۱۵تا۲۱ذوالقعدہ ۱۴۳۷ھ مطابق ۱۹تا۲۵اگست ۲۰۱۶ء

ن والقلم وما یسطرون (القرآن)
556
ہفت روزہ
القلم پشاور
WEEKLY
ALQALAM-e-PESHAWAR
www.alqalamonline.com

بہترین تحفہ

رنگ و نور
سعدیؔ کے قلم سے

اللہ تعالیٰ سے جو کچھ دوسرے مسلمانوں کے لئے مانگا جائے......وہ مانگنے والے کو خود بخود مل جاتا ہے......

آیئے! ہم اللہ تعالیٰ سے سب مسلمانوں کے لئے ''مغفرت'' مانگیں......اور اُمید رکھیں کہ اس عمل کی برکت سے ہمیں ''مغفرت'' کا عظیم تحفہ مل جائے گا......

(۱) رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ

(۲) اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّۃِ مُحَمَّدٍ ﷺ

(۳) اَللّٰھُمَّ رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

(۴) اَللّٰھُمَّ رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَ لِوَالِدَیَّ وَ لِاَھْلِیْ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ اَلْاَحْیَاءِ مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ

کوئی تو ایسا بنے

آج ہر مسلمان، دوسرے مسلمانوں کے لئے دل میں دشمنی، بغض اور حسد لئے پھرتا ہے...... کتنے مسلمان ہر روز گھر سے نکلتے ہیں تا کہ دوسرے مسلمانوں کو ماریں، لوٹیں اور تکلیف پہنچائیں...... آج ہر گھر میں جھگڑا، ہر خاندان میں دشمنی...... ہر جماعت کے کارکنوں میں باہمی رنجش......آہ افسوس! ہمارے دلوں سے ''کلمہ طیبہ'' کی قدر نکل گئی...... حتی کہ مسجد میں جاؤ تو مقتدی امام سے ناراض اور امام اپنے مقتدیوں سے شاکی...... ہر مجلس میں غیبت...... ہر گھر میں چغل خوری......

ایسے حالات میں کچھ لوگ تو ایسے ہوں جو......حضور اقدس ﷺ کی امت سے محبت کریں ......اور اپنے دل میں اُن کے لئے خیر خواہی جگائیں...... وہ اُن کے لئے صبح شام اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگیں......کسی گاڑی میں بیٹھیں تو گاڑی میں موجود تمام مسلمانوں کے لئے استغفار کریں ......کیونکہ عارضی پڑوسی کا بھی حق ہوتا ہے......مسجد میں جائیں تو تمام نمازیوں کے لئے استغفار کریں ......مسجد میں تو ان شاء اللہ سب مسلمان ہی آتے ہیں......کسی مسلمان پر تنقید اور اعتراض کی نظر پڑے تو فوراً...... اپنے لئے اور اس کے لئے استغفار کریں......یہ عادت نصیب ہوگئی تو خیر کے بہت سے دروازے کھل جائیں گے...... اور دل بغض اور حسد سے پاک ہوتا چلا جائے گا ان شاء اللہ......

فوائد بے شمار

ایک آدمی کے دل میں اچانک جذبہ اُبھرتا ہے کہ......میں ابھی تھوڑے سے وقت میں بے شمار نیکیاں کروں......بستر پر پڑا ہے......وضو کر کے نماز نفل کی ہمت نہیں......کوئی ساتھ نہیں کہ ہدیہ، صدقہ، خیرات یا نصیحت کی نیکی کر سکے...... وہ اچانک اپنے دل میں ایمان والوں کے لئے خیر خواہی بھر کر اُن کے لئے استغفار میں لگ جاتا ہے ......تو اسے ہر مومن مرد اور ہر مومن عورت، ہر مسلمان مرد اور ہر مسلمان عورت کے بدلے ایک ایک نیکی مل جاتی ہے...... حضرت آدم علیہ السلام سے قیامت تک......گنتی کریں کہ کتنے مومن اور مسلمان مرد اور عورتیں ہیں...... یقیناً اربوں، کھربوں، بے شمار......اسی لئے ہمارے اسلاف کے معمولات میں یہ شامل تھا کہ وہ روزانہ بلا ناغہ تمام اہل ایمان اور اہل اسلام کے لئے استغفار کرتے تھے......علامہ ابن قیمؒ نے لکھا ہے کہ یہ اسلاف کا ایسا معمول تھا جسے وہ کبھی نہیں چھوڑتے تھے......اور فرمایا کہ ہمارے شیخ علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ بھی پابندی سے روزانہ ستر بار یہ عمل کرتے تھے (انتہی)......اندازہ لگائیں کہ......ستر بار کی ترغیب کسی حدیث شریف میں نہیں ہے......

ایک روایت میں ستائیس بار کا تذکرہ ہے ......مگر ہمارے اسلاف نے دیکھا کہ......استغفار کے ساتھ ''ستر'' کے عدد کو خاص مناسبت ہے...... کیونکہ قرآن مجید میں حضور اقدس ﷺ سے فرمایا گیا......آپ اگر ان منافقین کے لئے ستر بار بھی استغفار کریں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں معاف نہیں فرمائے گا......

اسی طرح اسلاف نے دیکھا کہ......ایمان والوں کے لئے استغفار اسلام کے ذوق کا حصہ ہے ...... یہ حضرات انبیاء علیہم السلام کا عمل ہے...... یہ حضرات ملائکہ کا عمل ہے......تو انہوں نے اس عمل پر پابندی کے لئے......ستر بار استغفار کا معمول اختیار فرما لیا...... یہ نہ بدعت ہوئی اور نہ دین میں کوئی تحریف...... بلکہ دین پر عمل کی ایک منظم صورت بن گئی......

اسلاف نے دیکھا کہ......ایمان والوں کے لئے استغفار اسلام کے ذوق کا حصہ ہے...... یہ حضرات انبیاء علیہم السلام کا عمل ہے...... یہ حضرات ملائکہ کا عمل ہے......تو انہوں نے اس عمل پر پابندی کے لئے......ستر بار استغفار کا معمول اختیار فرما لیا...... یہ نہ بدعت ہوئی اور نہ دین میں کوئی تحریف...... بلکہ دین پر عمل کی ایک منظم صورت بن گئی......

اب اس استغفار کے فوائد پر نظر ڈالیں تو...... انسان حیران رہ جاتا ہے......آپ نے تمام اہل ایمان، اہل اسلام کے لئے استغفار کیا تو کیا ملا؟

۱ تمام اہل ایمان اور اہل اسلام کی تعداد میں نیکیاں
۲ اہل ایمان کے لئے خیر خواہی کا اجر
۳ خود آپ کے لئے فرشتے کی دعاء کہ یا اللہ! اسے بھی یہ عطاء فرما جو اس نے دوسروں کے لئے مانگا ہے
۴ رزق کی ایسی برکت کہ......اب آپ کے ذریعہ سے دوسروں کو بھی رزق ملے گا
۵ دل سے حسد اور بغض وکینہ کی پاکی
۶ حضرات انبیاء اور حضرات ملائکہ کی اتباع کا اجر
۷ اہل ایمان کے دلوں میں آپ کے لئے مقبولیت......اور محبت...... کیونکہ آپ نے اُن کے ساتھ خفیہ نیکی کی تو اب روحانی لہروں کے ذریعہ اُن کے دلوں میں خود بخود آپ کی محبت آ جائے گی
۸ دعاء کے تمام فائدے
۹ استغفار کے تمام فائدے
۱۰ دل میں کلمہ طیبہ اور ایمان کی قدر و قیمت کا بڑھ جانا

اور بہت سے فوائد......

بغض ونفرت کے دروازے

آپ نے ایک عجیب بات دیکھی ہوگی...... جو لوگ دنیاداری اور گناہوں میں غرق ہیں ان کی آپس میں زیادہ مخالفت نہیں ہوتی...... بددین گھرانوں میں ساس اور بہو کا جھگڑا کم ہوتا ہے...... مگر جیسے ہی دینداری آتی ہے ایک دم جھگڑے شروع ہو جاتے ہیں......اس کی بڑی وجہ تو واضح ہے کہ......شیطان دین داروں پر زیادہ حملہ کرتا ہے ......جو لوگ دن رات کفر، فسق اور کبیرہ گناہوں میں غرق رہتے ہیں شیطان کو ان کی کیا فکر؟ وہ تو شیطان کی جماعت میں پہلے سے بھرتی ہیں...... چور ہمیشہ خزانے کی تاک میں رہتا ہے...... پس جہاں ایمان کا خزانہ ہوگا وہیں شیطان ڈاکہ ڈالے گا......مگر آج کل دینداروں میں جو باہمی نفرت ہے اس کی ایک وجہ علم کی کمی بھی ہے...... جو لوگ نئے نئے دیندار ہوتے ہیں...... وہ دین کا بنیادی علم حاصل نہیں کرتے ......بس چند مسائل کو دین سمجھ لیتے ہیں...... پھر جو بھی انہیں ان مسائل کی خلاف ورزی کرتا نظر آئے اس سے نفرت شروع کر دیتے ہیں...... حالانکہ خود ماضی کی پوری زندگی کبیرہ گناہوں میں گذار چکے......مگر اب کسی کو کوئی مستحب چھوڑتا بھی دیکھ لیں تو اسے جہنمی سمجھنے لگتے ہیں......اور ہر کسی کی ٹوہ میں لگے رہتے ہیں کہ...... فلاں آدمی نے نماز میں ہاتھ کہاں رکھے تھے...... سجدہ میں جاتے ہوئے گھٹنے پہلے رکھے یا ہاتھ...... کھانے کے بعد پلیٹ پوری طرح صاف کی یا نہیں؟ حالانکہ دینی مسائل میں کافی وسعت ہے ......اور انسان کو عذر بھی ہو سکتا ہے......اور ہر حکم کی ایک تفصیل بھی ہے......مگر جس طرح ''نودولتیے'' مال کے ذریعہ گناہ اور تکبر کماتے ہیں تو اسی طرح کئی ''نو دینئے'' اپنے محدود دینی علم کی وجہ سے......تکبر اور نفرت میں پڑ جاتے ہیں......

یاد رکھیں! جس شخص پر بھی اللہ تعالیٰ ''دینداری'' کا احسان فرمائیں......اور اسے توبہ کی توفیق عطاء فرمائیں تو سب سے پہلے وہ دین کا بنیادی علم حاصل کرے......آغاز اختلافی مسائل سے نہیں ......کلمہ طیبہ، بنیادی عقائد اور نورانی قاعدے سے کرے...... پھر اسلامی فرائض سیکھے ......پھر سنتوں کا علم حاصل کرے...... اور پھر آداب اور ان کی حدود معلوم کرے......

جب تک وہ لازمی اور ضروری علم نہ سیکھ لے اس وقت تک......فتویٰ بازی، تنقید بازی اور الزام بازی میں نہ پڑے......خود نماز کا فریضہ ٹھیک طرح سے ادا کرنا نہ آتا ہو اور دوسروں پر اعتراضات شروع کر دے تو...... زیادہ عرصہ دینداری پر قائم نہیں رہ سکے گا......خود مکمل حلال کا اہتمام کرے مگر دوسروں کو حرام خوری کے طعنے نہ دے...... حضور اقدس ﷺ کی سیرت مبارکہ کا مطالعہ کرے...... سیرت کا مطالعہ انسان کو بہت سے فتنوں سے بچاتا ہے...... یہ آج کے دور کا بہت بڑا المیہ ہے کہ کئی لوگ توبہ کر کے دینداری پر آتے ہیں......اور پھر اپنے محدود علم کی وجہ سے اپنی دینداری کے فخر میں مبتلا ہو جاتے ہیں ...... اور پھر طرح طرح کی گمراہیوں کا شکار ہو جاتے ہیں...... اللہ تعالیٰ نے آپ کو توبہ کی توفیق بخشی تو......اب اپنے لئے اور تمام اہل اسلام کے لئے استغفار کو اپنا معمول بنا لیں...... استغفار کا بڑا فائدہ یہ بھی ہے کہ...... یہ انسان کو تکبر اور نفرت میں نہیں پڑنے دیتا...... بار بار استغفار، زیادہ استغفار اور دوسروں کے لئے استغفار ایسا عمل ہے...... جو انسان کے چھپے ہوئے گناہوں کو اس کے سامنے لاتا ہے تب ان گناہوں سے توبہ کی توفیق ملتی ہے...... یہ عمل انسان کو اس کی کمزوریاں دکھاتا ہے جنہیں دیکھ کر انسان زیادہ فکر اپنی اصلاح کی کرتا ہے......اور یہ عمل انسان کے اندر اس کے ایمان اور دینداری کو مضبوط کرتا ہے......

بار بار استغفار، زیادہ استغفار اور دوسروں کے لئے استغفار ایسا عمل ہے...... جو انسان کے چھپے ہوئے گناہوں کو اس کے سامنے لاتا ہے تب ان گناہوں سے توبہ کی توفیق ملتی ہے...... یہ عمل انسان کو اس کی کمزوریاں دکھاتا ہے جنہیں دیکھ کر انسان زیادہ فکر اپنی اصلاح کی کرتا ہے......اور یہ عمل انسان کے اندر اس کے ایمان اور دینداری کو مضبوط کرتا ہے......

سوشل میڈیا کا کردار

سوشل میڈیا نے مسلمانوں کے درمیان ناجائز محبتوں اور دوستیوں کو مضبوط کیا ہے...... ہر گناہ اور جرم پر اس گناہ سے محبت کرنے والے جمع ہو گئے ہیں...... روایات میں آتا ہے کہ...... قیامت کے دن ہر طرح کے گناہ گاروں کے الگ الگ ٹولے ہوں گے......

پھر اس کے ساتھ دوسرا ستم یہ ہوا کہ......اہل دین کے درمیان عداوتیں اور دوریاں اس سوشل میڈیا کی نحوست سے بڑھ گئیں......اب ہر معاملہ پر رائے مانگی جاتی ہے......اگر آپ کی رائے پسند نہ آئے تو فوراً نفرت اور دشمنی شروع ......اسی طرح امت مسلمہ کی مقبول شخصیات اور مقرب بندوں کے خلاف طرح طرح کے شوشے چھوڑ کر منٹوں میں انہیں ہر طرف پھیلا دیا جاتا ہے......ظاہر بات ہے کہ انسان ہر پڑھی ہوئی چیز کا کچھ نہ کچھ اثر ضرور لیتا ہے...... چنانچہ اس طرح کے شوشوں سے مسلمانوں کے درمیان مایوسی اور نفرت تیزی سے پھیل رہی ہے...... ہم ان تمام افراد کو عزت اور قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں جو...... سوشل میڈیا پر حق کی دعوت کے لئے اُترتے ہیں ......اللہ تعالیٰ اُن کی مغفرت فرمائے اور انہیں ان کے نیک مقاصد میں کامیاب فرمائے...... مگر انہیں پھر بھی اپنے دل، اپنی نیت اور اپنے طرز عمل کی خود نگرانی کرتے رہنا چاہیے...... کیونکہ شیطان کے پھندے بہت خطرناک، نفس کے حیلے بہت خوفناک......اور زندگی کے دن بہت تھوڑے ہیں ...... اور ہر شخص کو اپنے دل کی خبر ہے کہ......اس میں اصل نیت کیا پوشیدہ ہے......

ترتیب

کچھ عرصہ پہلے تک...... دوسروں کے لئے استغفار کرنا اور دوسروں سے اپنے لئے استغفار کرانا یہ ہمارے معاشرے میں تقریباً متروک ہوتا جا رہا تھا......الحمد للہ اس بارے میں آوازگی اور بار بارگی تو کئی افراد اس طرف متوجہ ہوئے اور انہوں نے یہ نعمت پا لی......مگر اس بارے مزید محنت کی ضرورت ہے...... دوسروں کے لئے استغفار کی ایک مختصر ترتیب عرض کی جا رہی ہے......اللہ تعالیٰ ہم سب کو نصیب فرمائے......

۱ سب ایمان والے مردوں اور عورتوں کے لئے استغفار......اس کے کچھ فوائد اوپر عرض ہو چکے......

۲ اپنے مسلمان والدین کے لئے استغفار ...... یہ بڑا عظیم اور بھاری عمل ہے......اس کا فائدہ والدین کو بھی پہنچتا ہے اور خود اولاد کو بھی......اور یہ والدین کے ساتھ حسن سلوک کا بہترین طریقہ ہے ......حضرات صحابہ کرام اس کا بڑا اہتمام فرماتے تھے......حتی کہ بعض صحابہ کرام نے اپنے سجدے کی دعاء ہی یہی بنا رکھی تھی......یعنی اپنے والدین کے لئے استغفار......

۳ اپنے اہل احسان کے لئے استغفار ......جس کسی نے آپ پر احسان کیا ہو کوئی دینی یا دنیوی تو اُن کے لئے استغفار کا معمول بنائیں...... اس میں شکر گذاری بھی آجائے گی کیونکہ جو بندوں کا احسان نہیں مانتا وہ اللہ تعالیٰ کا احسان بھی فراموش کرتا ہے......اس میں تو یہاں تک ثابت ہے کہ جو آپ کو ایک وقت کا کھانا کھلائے تو اسے بھی مغفرت کی دعاء دیں......یعنی اس کے لئے استغفار کریں......

۴ اپنے بڑوں کے لئے استغفار شرعی امام، امیر، شیخ، استاذ، خاندان کے بزرگ ......اس استغفار کی برکت سے انسان پر فیوض اور نسبتوں کے دروازے کھلتے ہیں......ان شاء اللہ

۵ اپنے چھوٹوں کے لئے استغفار...... رعایا، مامورین، شاگرد، خاندان کے چھوٹے ...... اس استغفار کی برکت سے اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے میں مدد ملتی ہے ان شاء اللہ

۶ اہل فضل کے لئے استغفار......وہ افراد جو کسی چیز میں آپ سے آگے ہیں یا زیادہ ہیں اور شیطان آپ کے دل میں اُن کی عزت، مال یا ترقی کے بارے میں حسد ڈالتا ہے تو آپ اُن کے لئے استغفار کریں اس کی برکت سے ان شاء اللہ آپ کا دل غنی ہوگا اور حسد سے نجات پائے گا......

۷ اہل توجہ کے لئے استغفار...... ایسے مسلمان افراد جن کی طرف آپ کے دل کی توجہ جاتی ہو کہ......وہ آپ کی حاجات پوری کریں...... یا جن کی طرف گناہ کی توجہ جاتی ہو......یا جن کو نقصان پہنچانے پر دل اُکساتا ہو......ایسے افراد کے لئے استغفار آپ کو بہت سے گناہوں، لالچ اور حرص وغیرہ سے بچا دے گا......

۸ مقیم اور عارضی پڑوسیوں کے لئے استغفار......یہ آپ کے اندر خیر خواہی اور مقبولیت پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ ہے تب آپ ایسے سخی کی طرح ہو جائیں گے جو کسی کو بھی خالی ہاتھ نہیں لوٹاتا......آپ کے ساتھ جو بھی تھوڑی دیر کے لئے آیا آپ نے آہستہ سے اسے مغفرت کی دعاء کا تحفہ دے دیا...... یہ کتنی سخاوت والا اور کتنے نفع والا عمل ہے......

۹ ایذاء پہنچانے والوں کے لئے استغفار ......مسلمانوں کو معاف کرنا اور ان سے درگذر کرنا یہ عزیمت والا عمل ہے......اور اس عمل کا بدلہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی معافی ہے......

پس ایسے مسلمان جنہوں نے آپ کو ایذاء پہنچائی......آپ نے انہیں معاف کیا اور اُن کے لئے استغفار کیا تو آپ مقام عزیمت پر آ گئے...... جو کہ عظیم سعادت ہے......

۱۰ اہل حقوق اور اہل مظالم کے لئے استغفار...... یہ بہت اہم اور ضروری ہے...... وہ مسلمان جنہیں آپ نے کبھی ایذاء پہنچائی......جن کی غیبت یا حق تلفی کی......جن کو گناہوں میں اُتارا یا جن کا مذاق اُڑایا اور انہیں حقیر سمجھا...... ایسے مسلمانوں کے لئے روز استغفار کرنا چاہیے...... تا کہ اُن بھاری گناہوں کا بوجھ اس استغفار کی برکت سے اُترتا چلا جائے......

یہ ہے دوسرے مسلمانوں کے لئے استغفار کی ایک مختصر ترتیب...... ذہن میں قرآن وسنت کے جو دلائل موجود ہیں اُن کو سامنے رکھ کر یہ ترتیب عرض کی ہے......اس میں والدین کے بعد اپنے اہل و عیال یعنی خاوند، بیوی، اولاد...... اور پھر بہن بھائیوں کے لئے استغفار کا خاص مقام ہے......

یہ فہرست مکمل اور جامع نہیں...... اگر دلائل میں غور کیا جائے تو اس میں مزید اضافہ ہو سکتا ہے ......بہرحال گذشتہ رنگ و نور......اور آج کی اس مجلس کو یکجا کر کے اس موضوع کو پڑھ لیا جائے تو......اُمید ہے دین اسلام کا یہ ''بہترین تحفہ'' ہمیں نصیب ہو جائے گا ان شاء اللہ......

اَللّٰھُمَّ رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِاَھْلِیْ وَمَنِ اسْتَغْفَرَلِیْ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ اَلْاَحْیَاءِ مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ

لا الہ الا اللّٰہ، لا الہ الا اللّٰہ، لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ

اللھم صل علی سیدنا محمد والہ وصحبہ وبارک وسلم تسلیما کثیرا کثیرا

لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ

☆......☆......☆

اظہار تعزیت

جامعہ عمر بن خطاب ملتان کے نائب شیخ الحدیث مولانا محمد امین صاحب، خان بشیر (مچن آباد) کی والدہ محترمہ، مولانا محمد الیاس (مالاکنڈ) کے ماموں اور ندیم بٹ شہیدؒ (کھاریاں) کی والدہ محترمہ کے سانحۂ ارتحال پر ان کے پسماندگان سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے دعاء گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کو مغفرت کاملہ اور پسماندگان کو صبر جمیل نصیب فرمائیں۔ آمین

منجانب
امیر المجاہدین حضرت مولانا محمد مسعود ازہر صاحب حفظہ اللہ
و ادارہ القلم

آپ حافظ قرآن ہیں؟ ...... ماشاء اللہ تقبل اللہ
کیا آپ حفظ بھول چکے ہیں؟......اناللہ وانا الیہ راجعون
یاد کرنا چاہتے ہیں مگر زیادہ فرصت نہیں؟
تو گھبرائیے مت اور مایوس مت ہوئیے:
صرف تین ماہ نکالئے
اور یہ نعمت عظمیٰ دوبارہ حاصل کر کے گناہ کبیرہ سے نجات پائیے:
مدرسہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ
پرسکون ماحول میں، مختصر وقت میں، باا کرام انداز میں یہ سہولت بہم پہنچا رہا ہے۔
کئی خوش نصیب اس میدان میں سبقت لے گئے اور اس نعمت سے مالا مال ہوئے۔
تو دیر نہ کیجئے جلد رابطہ کیجئے اور سعادتوں سے اپنی جھولیاں بھر لیجئے:
برائے رابطہ مرکز عثمانؓ وعلیؓ، ریلوے لنک روڈ، بہاولپور 0321-6818341

یوم آزادی کے بعد

پاکستانی قوم نے اپنا یوم آزادی بھرپور جوش و خروش سے منایا۔ اللہ تعالیٰ سینکڑوں، ہزاروں نہیں لاکھوں یوم آزادی اس ملک کو نصیب فرمائے۔ آزادی کسی نے پلیٹ میں رکھ کر مسلمانوں کو نہیں دی۔ نہ ہی یہ صرف کسی دستوری جدوجہد کا نتیجہ ہے۔

اس آزادی کے پس منظر میں جھانکیں تو کبھی ہمیں کالا پانی کے جزیرے پر قید وہ قیدی نظر آتے ہیں، جن کا جرم صرف یہ تھا کہ وہ آزادی چاہتے تھے۔ کبھی ہماری نگاہیں مالٹا کے ان اسیروں پر پڑتی ہیں، جو اپنی جگہ صاحب مسند بزرگ اور مرجع خلائق تھے لیکن پھر آزادی کی تڑپ نے انہیں کہاں سے کہاں پہنچا دیا۔

آہ! یہ آزادی بھی کس قدر سخت اور کٹھن قربانیاں مانگتی ہے۔ وہ جنہیں انگریز نے توپوں کے دہانوں پر باندھ کر ایسے موت کے گھاٹ اتارا کہ ان کے جسم کے ذرات بھی نہیں ملے، وہ کیا کہتے تھے صرف آزادی ہی تو مانگتے تھے۔ اس دور میں انگریز کے عقوبت خانے اور قید خانے کئی لوگوں سے آباد تھے، ذرا مولانا محمد جعفر تھانیسریؒ کی ''تاریخ کالا پانی'' یا حضرت مولانا سید محمد میاںؒ کی ''علماء ہند کا شاندار ماضی'' تو اٹھا کر دیکھ لیں۔

آزادی کی لیلیٰ کے مجنونوں نے اسے پانے کے لئے کن کن صحراؤں کی آبلہ پائی کی، کیسے تختہ دار کو محبوب کے رخسار کا تل سمجھ کر چوما، کس شان بے نیازی سے اس انگریز کے غرور کو ٹھکرایا، جو کہا کرتا تھا کہ میری سلطنت اتنی وسیع ہے کہ اس میں سورج غروب نہیں ہوتا۔ اگر ایک علاقے میں سورج ڈوبتا ہے تو دوسرے کسی علاقے میں طلوع ہو چکا ہوتا ہے۔

آزادی کی داستان کو ۱۹۴۰ء کی قرارداد پاکستان سے شروع کرنے والے تاریخ کے ساتھ ناانصافی ہی نہیں کر رہے بلکہ حقائق کو چھپانے کے بھی مرتکب ہو رہے ہیں۔ ہندوستان کے ایک کونے یوپی سے اٹھ کر سینکڑوں میل دور بالاکوٹ کی سنگلاخ وادی میں لہو کے نذرانے پیش کرنے والے ہی آزادی کے معمار تھے۔ وہ ہی اس عمارت کا سنگ بنیاد رکھنے والے تھے۔

آزادی کے ٹھیکیدار وہ کیسے بن گئے؟ جن کے کپڑوں کی استری بھی کبھی آزادی کی خاطر خراب نہیں ہوئی۔ جن کی پیشانیاں کبھی انگریزی استعمار کے ظلم کے سامنے شکن آلود نہیں ہوئیں۔ جنہوں نے کبھی جیل کی کال کوٹھڑیوں کو خواب میں بھی نہیں دیکھا۔ جن کی اولادوں اور خاندانوں میں سے بھی کبھی کسی نے آزادی کے لئے ناخن تک نہیں کٹوایا۔

یہاں مقصد کسی کی کردار کشی نہیں کہ ہمیں اس کا کوئی حق نہیں پہنچتا۔ یہاں ہماری غرض صرف یہ ہے کہ تصویر کا دوسرا رخ بھی دیکھا جائے اور جن عظیم ہستیوں کی بدولت ہم آزادی کی دولت سے مالا مال ہوئے، ان سب کا اعتراف کیا جائے۔ آزادی کی داستان میں صرف دستوری جدوجہد کو شامل کر دینا اور خونی جدوجہد کو نظر انداز کر دینا کسی طرح بھی قرین انصاف نہیں۔ تاریخ اپنا فیصلہ لباس دیکھ کر نہیں سناتی کہ کس نے سوٹ بوٹ پہن رکھا تھا، ٹائی لگا رکھی تھی اور کس نے جبہ و دستار زیب تن کر رکھے تھے۔ تاریخ تو یہ دیکھتی ہے کہ کس کا دامن قربانیوں سے مالا مال ہے اور کون اس سے تہی دامن ہے۔ اس دربار میں تو وہ ہی آبرو مند ٹھہرے گا جس کے سینے پر غلامی کے تمغے نہیں، اپنے لہو کے داغ ہوں گے۔ خواہ وہ بنگال کا نواب سراج الدولہ ہو یا میسور کا سلطان ٹیپو شہیدؒ، وہ رائے بریلی کے سید احمد شہیدؒ ہوں یا دہلی کے شاہ اسماعیل شہیدؒ، وہ دیوبند کے حضرت محمود حسنؒ ہوں یا آج کے خیر پختونخواہ کے مولانا عزیز گلؒ۔ پھر یہ فہرست تو اتنی طویل ہے کہ

''دو چار سے دنیا واقف ہے، گمنام نہ جانے کتنے ہیں''

آپ آزادی کی داستان سے دارالعلوم دیوبند کی مسند شیخ الحدیث پر فائز اس عظیم ہستی کو کیسے نکال سکتے ہیں جس نے کراچی کے خالق دینا ہال میں انگریز جج کے غرور کو خاک میں ملاتے ہوئے، ایک سفید کپڑا اس کے سامنے لہرا کر کہا تھا کہ جج صاحب! آپ نے جو فیصلہ کرنا ہے کر دیں۔ میں اپنا کفن دیوبند سے ساتھ لے کر آیا ہوں۔ آپ کو اچھا لگے نہ لگے، یہ اعزاز تو شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ ہی کے نام ہے اور اسی موقعہ پر ملت اسلامیہ ہند کے عظیم قائد مولانا محمد علی جوہرؒ نے بھری عدالت میں حضرت مدنیؒ کے پاؤں چوم لئے تھے۔

ہاں کون بھلا سکے گا اس ہستی کو جس نے کہا کہ آزادی کی خاطر میری آدھی زندگی جیل میں گزر گئی اور باقی آدھی ریل میں۔ فخر سادات اور فخر احرار سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے نام کو چھوڑ کر ہم اپنی نسلوں کو کون سی تاریخ پڑھانا چاہتے ہیں۔ کاش کہ یہ شاہ سے زیادہ شاہ کے وفادار تاریخ پر کچھ رحم کھائیں تا کہ تاریخ بھی ان کے ساتھ کچھ رحم کا سلوک کر سکے

یہ نازک مزاج اہل قلم کا قبیلہ تو اب تاریخ پاکستان میں اس عظیم شخصیت کا نام لکھنا بھی گوارہ نہیں کرتے جس نے بقول مولانا عبد الماجد دریابادیؒ کے تھانہ بھون کی چٹائیوں پر بیٹھ کر سب سے پہلے پاکستان کے لئے ایک الگ ملک اور ریاست کا تصور پیش کیا تھا۔ تحریک پاکستان کی اسلامی شناخت سے اگر حکیم الامت، مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کا نام

بقیہ صفحہ۵پر

صفحہ ہدایت

معارف سورۃ یوسف

صورت یوسف علیہ السلام اور سورت یوسف

حضرت مولانا بشیر احمد حسینیؒ

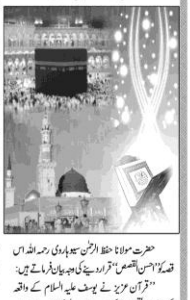

حضرت مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی رحمہ اللہ اس قصہ کو"احسن القصص" قرار دینے کی وجہ بیان فرماتے ہیں:

"قرآن عزیز نے یوسف علیہ السلام کے واقعہ کو"احسن القصص" کہا ہے، اس لئے کہ اس واقعہ میں جس قدر عبرتیں، حکمتیں اور مواعظ و نصائح ودیعت ہیں، دوسرے کسی واقعہ میں یکجا میسر نہیں ہیں۔ درحقیقت یہ واقعہ اپنی نوعیت کے اعتبار سے عجیب دلکش اور زمانہ کے عروج و زوال کی زندہ یادگار ہے، یہ ایک فرد کے ذریعہ قوموں کے بننے اور بگڑنے، گرنے اور اُبھرنے کی ایسی بولتی ہوئی تصویر ہے جو کسی تشریح و توضیح کی محتاج نہیں رہتی، یہ بدوی اور خانہ بدوش قبیلہ سے ایک ایسے فرد یگانہ اور انمول موتی کی حیرت زا تاریخ ہے جس کو خدائے تعالیٰ کی قدرت کاملہ کے اعجاز نے اس زمانہ کی بڑی سے بڑی متمدن قوم کی رہنمائی اور ان پر حاکمانہ اقتدار کے لئے چن لیا تھا اور شرف نبوت سے نوازا تھا۔

قرآن عزیز تورات کی طرح داستان گوئی یا محض اشخاص واقوام کے تاریخی حالات کا مرقع نہیں ہے بلکہ وہ جن واقعات تاریخی کو بیان کرتا ہے اس کے سامنے صرف ایک ہی مقصد ہوتا ہے اور وہ عبرت و موعظت اور تذکیر وپند کا مقصد وحید ہے۔

پس جبکہ یوسف علیہ السلام کے واقعہ میں بے نظیر عبرتیں اور بصیرتیں پنہاں تھیں مثلاً رشد و ہدایت کی اہمیت، ابتلاء اور آزمائشوں پر صبر و استقامت، رضا و تسلیم کے مظاہرے، افراد واقوام کے عروج و اقبال کے وقائع، خدائے تعالیٰ کے عدل و رحم کی کرشمہ سازیاں، انسانی اور بشری لغزشیں اور ان کے انجام و مآل، عصمت اور ضبط نفس کی عجوبہ کاریاں، تو بلاشبہ وہ"احسن قصص" ہے اور کتاب ماضی کا وہ حسین ورق جو اپنی شان زیبائی میں یکتا اور فرد کہلانے کا مستحق ہے۔" (قصص القرآن جلد اول ص ۲۸۱،۲۸۲)

شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ سورہ یوسف کی گذشتہ آیت مبارکہ کے تحت تحریر فرماتے ہیں:

"یعنی اس وحی کے ذریعہ سے جو قرآن کی صورت میں تم پر نازل ہوئی ہے، ہم ایک نہایت اچھا بیان نہایت حسین طرز میں تم کو سناتے ہیں، جس سے اب تک اپنی قوم کی طرح تم بھی بے خبر تھے، گو یہ واقعہ کتب تاریخ اور بائبل میں پہلے سے مذکور تھا مگر محض ایک افسانہ کی صورت میں تھا، قرآن کریم نے اس کے ضروری اور مفید اجزاء کو ایسی عجیب ترتیب اور بلیغ ومؤثر انداز میں بیان فرمایا، جس نے نہ صرف پہلے تذکرہ نویسوں کی کوتاہیوں پر مطلع کیا بلکہ موقع بہ موقع نہایت ہی اعلیٰ نتائج کی طرف رہنمائی کی اور قصہ کے ضمن میں علوم و ہدایات کے ابواب مفتوح کر دیئے۔ یہ بات کہ خداوند قدوس کی تقدیر کو کوئی چیز نہیں روک سکتی اور خدا جب کسی پر فضل کرنا چاہے تو سارا جہان مل کر بھی اپنی ساری امکانی تدابیر سے اسے محروم نہیں کر سکتا۔ صبر واستقامت، دنیوی واخروی کامیابی کی کلید ہے، حسد وعداوت کا انجام خذلان ونقصان کے سوا کچھ بھی نہیں، عقل انسانی بڑا شریف جوہر ہے جس کی بدولت آدمی بہت سی مشکلات پر غالب آتا اور اپنی زندگی کو کامیاب بنالیتا ہے، اخلاقی شرافت اور پاکدامنی انسان کو دشمنوں اور حاسدوں کی نظر میں بھی آخر کار معزز بنادیتی ہے۔ یہ اور اس قسم کے بے شمار حقائق ہیں جن پر اس احسن القصص کے ضمن میں متنبہ فرمایا ہے۔ مفسرین نے اس سورت کے شان نزول میں کئی روایتیں نقل کی ہیں سب کے ملانے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہود نے مشرکین مکہ کے ذریعہ سے امتحاناً یہ سوال کیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی اولاد تو شام میں رہتی تھی پھر"بنی اسرائیل"مصر میں کیسے پہنچ گئے جو موسیٰ علیہ السلام کو فرعون سے مقابلہ کی نوبت آئی۔ شاید مسلمانوں کو بھی ایک مفصل تاریخی واقعہ جو بصائر وعبر سے مملو ہو سننے کا اشتیاق ہوا ہوگا، ادھر اس قصہ کے ضمن میں جن احوال و حوادث کا تذکرہ ہونے والا تھا وہ کئی طرح سے نبی کریم ﷺ اور آپ کی قوم کے حالات سے مشابہت رکھتے تھے اور ان کا ذکر آنحضرت ﷺ کے حق میں موجب تسکین خاطر اور آپ کی قوم کے حق میں موجب عبرت تھا۔ ان وجوہ سے یہ پورا واقعہ کافی بسط وتفصیل سے قرآن کریم میں بیان فرمایا۔ تاکہ پوچھنے والوں کو معلوم ہوجائے کہ اسرائیل (یعنی حضرت یعقوب علیہ السلام) اور ان کی اولاد کے شام سے مصر آنے کا سبب حضرت یوسف علیہ السلام کا واقعہ ہوا ہے۔ پھر وہیں ان کی نسل پھیلی اور بڑھتی رہی تا آنکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آکر فرعون اور قبطیوں کی غلامی سے انہیں نجات دلائی۔" (فوائد عثمانیؒ)

"لقد کان فی یوسف و اخوته ایت للسائلین" یوسف علیہ السلام کے اور ان کے بھائیوں کے قصہ میں دلائل موجود ہیں ان لوگوں کے لئے جو پوچھتے ہیں۔

حضرت مولانا شاہ عبدالقادر محدث دہلوی رحمہ اللہ اس آیت مبارکہ کے تحت تحریر فرماتے ہیں:

"نقل ہے کہ قریش نے یہود سے کہا کچھ بتاؤ کہ ہم محمد ﷺ سے پوچھیں سچ آزمانے کو، کہا پوچھو کہ ابراہیم علیہ السلام کا وطن شام ہے اس کی اولاد بنی اسرائیل مصر میں کیونکر آئی کہ موسیٰ علیہ السلام کو فرعون سے قضیہ ہوا؟ یہ سورت اُتری۔ فرمایا کہ پوچھنے والوں کو نشانیاں ہیں قریش کو یہ ایک بھائی کا حسد کیا اطاعت قبول نہ کی آخر اللہ نے اس کی طرف محتاج کیا اور اسی طرح یہود حسد کر کر خراب ہوئے اور قریش نے بھائی کو وطن سے نکالا وہی اس کا عروج ہوا۔" (موضح القرآن)

شیخ الاسلام حضرت مولانا عثمانی رحمہ اللہ اسی آیت شریفہ کے تحت تحریر فرماتے ہیں:

"یعنی جو لوگ اس طرح کے واقعات دریافت کر کے کسی نتیجہ پر پہنچنا چاہتے ہیں ان کے لئے یوسف علیہ السلام اور ان کے بھائیوں کی سرگذشت میں ہدایت و عبرت کی بہت سی نشانیاں موجود ہیں، اس قصہ کو سن کر قلوب میں حق تعالیٰ کی عظیم قدرت وحکمت کا نقش جم جاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کی صداقت کا بیّن ثبوت ملتا ہے کہ آپ ﷺ باوجود اُمّی ہونے اور کسی کتاب یا معلم سے استفادہ نہ کرنے کے ایسے صحیح ومنضبط تاریخی حقائق کا انکشاف فرمارہے ہیں۔ جن کے بیان کی بجز اعلام ربانی کے کوئی توجیہ نہیں ہوسکتی۔ خصوصاً قریش مکہ کے لئے (جو یہود کے اُکسانے سے اس قصہ کے متعلق حضور ﷺ سے سوال کر رہے تھے) اس واقعہ میں عبرت آموز سبق ہے کہ جس طرح حضرت یوسف علیہ السلام کو بھائیوں نے گھر سے نکالا، از راہ حسد قتل یا جلاوطن کرنے کے مشورے کئے، طرح طرح سے ایذائیں پہنچائیں، اہانت و استخفاف میں کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھا۔ آخر ایک دن آیا کہ یوسف علیہ السلام کی طرف نادم ومحتاج ہو کر آئے۔ یوسف علیہ السلام کو خدا نے دین و دنیا کے اعلیٰ مناصب پر فائز کیا اور انہوں نے اپنے عروج واقتدار کے وقت بھائیوں کے جرائم سے چشم پوشی کی اور نہایت دریادلی سے سب کے قصور معاف کر دیئے۔ ٹھیک اسی طرح حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی برادری نے آپ کے متعلق ناپاک منصوبے باندھے، دکھ پہنچائے، عزت وآبرو پر حملے کئے، حتیٰ کہ وطن چھوڑنے پر مجبور کیا، لیکن جلد وہ دن آنے والا تھا جب وطن سے علیحدہ ہو کر آپ ﷺ کی کامیابی اور رفعت شان کا آفتاب چمکا اور چند سال کے بعد فتح مکہ کا وہ تاریخی دن آپہنچا جبکہ آپ ﷺ نے اپنے قومی اور وطنی بھائیوں کی گذشتہ تقصیرات پر بعینہ حضرت یوسف علیہ السلام والے کلمات"لاتثریب علیکم الیوم"فرما کر قلم عفو کھینچ دیا۔" (فوائد عثمانیؒ)

☆......☆......☆

شب وروز پڑھی جانے والی مسنون دعاؤں کا مجموعہ

کتاب وسنت کے اذکار

ہوا چلتے وقت کی دعائیں

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ خَیْرَھَا وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا (ابو داؤد)

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ خَیْرَھَا وَخَیْرَ مَافِیْھَا وَخَیْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ، وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّمَا فِیْھَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ (مسلم)

کلامِ ہادئ عالم ﷺ

السنہ

معارفِ نبوی

ہمارے یہاں ایک لوہار ہوتے تھے گیارہویں شریف والے، ایک دفعہ میں نے ان سے پوچھا کہ مستری جی! وہابی کس کو کہتے ہیں؟ کہنے لگا: جو پیران پیر کی گیارہویں نہ دے! میں نے کہا: تم ٹھیک کہتے ہو، میں نے کہا: آپ کو معلوم ہے کہ پیران پیر کب پیدا ہوئے ہیں؟ کہنے لگا: یہ تو نہیں معلوم! میں نے کہا: میں بتادیتا ہوں پانچویں صدی کے آخر میں پیدا ہوئے، نوے سال کے قریب ان کی عمر ہوئی ہے اور چھٹی صدی کے آخر میں فوت ہوئے۔ کہنے لگا: اچھا! میں نے کہا: پیران پیر شاہ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ پیدا ہوئے، بڑے ہوئے پھر انہوں نے پڑھا ہوگا، پھر کسی بزرگ کی خدمت میں جا کے اللہ اللہ سیکھی ہوگی، اس کے بعد ان کا انتقال ہوا ہوگا، اس کے بعد پھر لوگوں نے ان کی گیارہویں دینی شروع کی، زندگی میں گیارہویں کون دیتا ہے؟ کہنے لگے: ہاں! یہ بات تو سمجھ میں آتی ہے۔ میں نے کہا: ان سے پہلے کی پانچ صدیوں کے مسلمان، رسول اللہ ﷺ، صحابہ، تابعین، علمائے دین، بزرگان دین، چاروں امام وہ تو گیارہویں نہیں دیتے تھے نا؟ کہنے لگا: یہ بات تو ٹھیک ہے! میں نے کہا: اور جو گیارہویں نہ دے وہ وہابی ہے، تو یہ سارے کے سارے وہابی ہیں! اور حضرت پیران پیر خود اپنی زندگی میں اپنی گیارہویں تو نہیں دیتے ہوں گے؟ کہنے لگا: یہ بات بھی ٹھیک ہے! پھر میں نے کہا: اور جو گیارہویں نہ دے وہ وہابی ہے، اس کا مطلب ہے کہ پھر پیران پیر بھی وہابی تھے......!

کیسی کیسی توہم پرستیاں شیطان نے ڈال دی ہیں، اللہ کے بندو! ایصال ثواب کرنے کو کوئی منع نہیں کرتا، ہمیں غلط کہتے ہو، غلط سمجھتے ہو، امام ربانی مجدد الف ثانی رحمہ اللہ مکتوبات میں لکھتے ہیں: ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کی زیارت شریف ہوئی، تو میں نے دیکھا کہ آنحضرت ﷺ مجھ سے کچھ کھنچے کھنچے ہیں، ناراض معلوم ہو رہے ہیں، میں نے کہا: یا رسول اللہ! اگر معلوم ہوجائے کہ حضور کے مزاج کے خلاف کونسی بات ہوئی ہے تو میں کم از کم اپنی اصلاح تو کرلوں، مجھے تو معلوم نہیں۔ فرمانے لگے: تمہیں معلوم نہیں تھا کہ میرا کھانا عائشہ کے گھر ہوتا تھا! بس اتنا فرمایا، امام ربانی فرماتے ہیں: میں سمجھ گیا کہ جب میں ایصال ثواب کرتا آنحضرت ﷺ کو تو کرتا لیکن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو شریک نہیں کرتا تھا اور آنحضرت ﷺ کو یہ گوارا نہیں تھا کہ آپ ﷺ کو تو ہدیہ بھیجا جائے اور اس ہدیئے میں آپ ﷺ کے عزیزوں اور گھر والوں کو شامل نہ کیا جائے۔ میں بتاتا رہتا ہوں کہ تین مرتبہ قل ھو اللہ پڑھ کے، تین مرتبہ درود شریف پڑھ کے ایصال ثواب کر دیا کرو، اس پر تو کوئی خرچ نہیں ہوتا قل ھو اللہ ایک تہائی قرآن کے برابر ہے تین مرتبہ پڑھو گے گویا کہ ایک قرآن تم نے پڑھ لیا، تین دفعہ درود شریف بھی ساتھ پڑھ لو، ہر نماز کے بعد کرلو اور الحمدللہ میں کرتا ہوں اور فوقتاً فوقتاً کچھ صدقہ بھی کر دیا کرو، ضرورت مندوں کو دو کچھ کر جتنی بھی توفیق ہے روپیہ دو روپیہ دے دیا کرو اور کسی کو پتا بھی نہ چلے کہ یہ دے رہا ہے اور اس میں بزرگوں کی، والدین کی، رسول اللہ ﷺ کی نیت کرلیا کرو، ان کی طرف صدقے کی نیت کرلیا کرو، ہم اور ہمارے بزرگ بھی ایسا ہی کرتے ہیں منع کون کرتا ہے؟ لیکن صدقہ جو فرض ہے، وہ نہیں دیتے، گیارہویں دیتے ہیں، روزہ نہیں، نماز نہیں، بس گیارہویں رہ گئی۔

تو میں نے کہا کہ یہ عربوں کی تو ہم پرستیاں تھیں کہ اونٹنی کا جو سب سے پہلا بچہ پیدا ہوتا تھا اس کو وہ اپنے بتوں کے نام سے ذبح کرتے تھے اور اس کو استعمال کرنا حلال نہیں سمجھتے تھے یا ویسے ہی اس کو بتوں کے نام پر سالم چھوڑ دیتے تھے۔

اور دوسرا تھا عتیرہ، اسے رجبیہ بھی کہتے تھے، یہ رجب کے مہینے میں ہوتا تھا، وہ تو اپنے بتوں کے لئے دیتے ہوں گے، آنحضرت ﷺ نے اس کو بھی یکسر روک دیا کہ یہ قربانی ہی جائز نہیں اللہ کے نام پر کرو تو بھی جائز نہیں، کیونکہ کفار کی مشابہت پائی جاتی ہے، اس کی نفی کردی، ویسے تم اللہ کے واسطے جانور ذبح کرو کون روکتا ہے؟ کسی وقت بھی کردو، لیکن تنگ کر کر رجب کے مہینے میں کرنا اور مویشی کا خاص پہلا بچہ اسی کو ذبح کرنا یہ صحیح نہیں، آنحضرت ﷺ کو اللہ تعالیٰ پوری امت کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے کیسی صاف ستھری شریعت ہمیں دے کر گئے۔ والحمدللہ علی ذلک!

عرب میں بت پرستی کیسے شروع ہوئی

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک بار تلاوت کیا اللہ تعالیٰ کا ارشاد جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں ہے یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا:"رب انھن اضللن کثیرا من الناس""اے میرے پروردگار! ان بتوں نے گمراہ کردیا ہے بہت سے لوگوں کو"فمن تبعنی فانہ منی"پس جو لوگ میری پیروی کریں وہ تو مجھ سے ہیں"ومن عصانی فانک غفور رحیم"اور جو میری نافرمانی کریں تو آپ غفور رحیم ہیں، آپ بخشنا چاہیں تو بخش سکتے ہیں اور آنحضرت ﷺ نے تلاوت فرمایا:"وان تغفر لھم فانک انت العزیز الحکیم"اگر ان کو عذاب دیں تو یہ آپ کے بندے ہیں اور اگر آپ ان کو بخش دیں تو بے شک آپ عزیز وحکیم ہیں، پس آنحضرت ﷺ نے ہاتھ اُٹھائے اور کہا:

اے اللہ! میری امت! میری امت! اور آپ ﷺ رو پڑے، اللہ تعالیٰ نے جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا: جبرئیل! جاؤ محمد ﷺ کے پاس اور تمہارا رب خوب جانتا ہے، ان سے پوچھو کہ کیوں روتے ہیں؟ جبرئیل علیہ السلام آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور رسول اللہ ﷺ نے ان کو خبر دی جو آپ ﷺ نے کہا تھا حالانکہ اللہ تعالیٰ خوب جانتے ہیں، حضرت جبرئیل علیہ السلام نے وہ واقعہ اللہ تعالیٰ سے عرض کیا، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے جبرئیل! جاؤ محمد ﷺ کے پاس، ان سے کہو کہ بے شک ہم آپ کو عنقریب راضی کردیں گے، آپ کی امت کے بارے میں اور آپ کے لئے غم نہیں چھوڑیں گے۔"

☆......☆......☆

بیضاوی نے اس مقام پر یہ اسرائیلی روایت نقل کی ہے کہ قوم جن نے تخت سلیمان علیہ السلام کو اس کاریگری سے بنایا تھا کہ تخت کے نیچے دو زبردست اور خونخوار شیر کھڑے تھے اور دو گدھ (نسر) معلق تھے اور جب حضرت سلیمان علیہ السلام تخت حکومت پر جلوہ افروز ہونے کے لئے تخت کے قریب تشریف لے جاتے تو دونوں شیر اپنے بازو پھیلا کر بیٹھ جاتے اور تخت نیچا ہوجاتا اور وہ بیٹھ جاتے تو شیر پھر کھڑے ہوجاتے اور فوراً ہیبت ناک گدھ اپنے پروں کو پھیلا کر سر مبارک پر سایہ فگن ہوجاتے تھے۔ اسی طرح انہوں نے پتھر سے بڑی اور بھاری دیگیں بنائی تھیں جو چولہوں پر قائم تھیں اور اپنی ضخامت کی وجہ سے حرکت میں نہیں آتی تھیں اور بڑے بڑے حوض پتھر تراش کر بنائے تھے اور شہر بیت المقدس اور ہیکل (مسجد اقصیٰ) اور ان سب اشیاء کی تعمیر اور کاریگری میں صرف سات سال لگے تھے۔ (بیضاوی سورۂ سبا)

تورات میں متعدد جگہ ان تعمیری خدمات کا تفصیل کے ساتھ ذکر ہے:

"اور یہی باعث ہے جس سے سلیمان بادشاہ نے لوگوں کی بیگار لی کہ خداوند کا گھر (مسجد اور شہر یروشلم) اور اپنا قصر (قصر سلیمان) اور (شہر) ملو اور یروشلم کی شہر پناہ اور شہر (حاصور اور مجدو اور جازر بھی بنائے......سو سلیمان نے جازر اور بیت حوران اسفل کو پھر تعمیر کیا اور بعلات اور دشت تدمر کو مملکت کے درمیان......اور خزانے کے سارے شہر جو سلیمان کے تھے اور اس کی گاڑی کے شہر اور اس کے سرداروں کے شہر بنائے اور جو کچھ سلیمان کی تمنا تھی سو یروشلم میں اور لبنان میں اور اپنی مملکت کی ساری زمین میں بنائے۔" (سلاطین ا۔باب ۹ آیات ۲۰،۲۲۔۱۵)

اسی طرح تورات میں پتھر کے عظیم الشان حوض، بڑی اور بھاری دیگیں اور تصویروں اور ان کے بنانے کے لئے بیش قیمت پتھروں کے متعلق طویل فہرست دی گئی ہے۔ (سلاطین ا۔باب ۷۔۸)

تانبے کے چشمے

حضرت سلیمان علیہ السلام چونکہ عظیم الشان عمارات، پرشوکت و پرہیبت قلعوں کی تعمیر کے بہت شائق تھے اور ایسی تعمیرات کے استحکام میں بہت دلچسپی رکھتے تھے۔ اس لئے ضرورت تھی کہ گارے اور چونے کی بجائے پگھلی ہوئی دھات گارے کی طرح استعمال کی جائے لیکن اس قدر کثیر مقدار میں یہ کیسے میسر آئے؟ یہ سوال تھا جس کا حل حضرت سلیمان علیہ السلام چاہتے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی اس مشکل کو اس طرح حل کر دیا کہ ان کو پگھلے ہوئے تانبے کے چشمے مرحمت فرمادیئے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام

قرآن کے سائے میں......

ماخوذ از قصص القرآن
مولانا محمد حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ

بعض مفسرین کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حسب ضرورت سلیمان کے لئے تانبے کو پگھلا دیتا تھا اور یہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے لئے ایک"نشان"تھا اور اس سے قبل کوئی شخص دھات کا پگھلانا نہیں جانتا تھا۔

اور نجار کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام پر یہ انعام کیا کہ زمین کے جن حصوں میں ناری مادہ کی وجہ سے تانبا پانی کی طرح پگھل کر بہہ رہا تھا۔ ان چشموں کو حضرت سلیمان علیہ السلام پر آشکارا کر دیا اور ان سے قبل کوئی شخص"زمین کے اندر دھات کے چشموں سے آگاہ نہ تھا" (قصص الانبیاء عربی۔ص ۳۹۳)

چنانچہ ابن کثیر بروایت قتادہ رحمہ اللہ ناقل ہیں کہ پگھلے ہوئے تانبے کے یہ چشمے یمن میں تھے۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام پر ظاہر کر دیا تھا۔ (البدایہ والنہایہ ج ۲ص ۲۸)

قرآن عزیز نے اس حقیقت کی کوئی تفصیل بیان نہیں کی اور مسطورۂ بالا دونوں توجیہات آیت زیر بحث کا مصداق بن سکتی ہیں۔ اس لئے ان دونوں میں سے کسی ایک کا انتخاب صاحب مطالعہ کے اپنے ذوق پر ہے۔

تورات میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے اس خصوصی امتیاز کا کوئی ذکر نہیں ہے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کے گھوڑوں کا واقعہ

قرآن عزیز نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے متعلق ایک مختصر واقعہ کا اس طرح تذکرہ کیا ہے:

"اور ہم نے داؤد کو سلیمان (فرزند) عطا کیا وہ اچھا بندہ تھا، بیشک وہ خدا کی جانب بہت رجوع ہونے والا تھا (اس کا واقعہ قابل ذکر ہے) جب اس کے سامنے شام کے وقت اصیل اور سبک رو گھوڑے پیش کئے گئے تو وہ کہنے لگا: بیشک میری محبت مال (جہاد کے گھوڑوں کی محبت) پروردگار کے ذکر ہی میں سے ہے۔ یہاں تک کہ وہ گھوڑے نظر سے اوجھل ہوگئے (حضرت سلیمان نے فرمایا) ان کو واپس لاؤ پھر وہ ان کی پنڈلیاں اور گردنیں چھونے اور تھپتھپانے لگا۔" (ص)

ان آیات کی تفسیر میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے تین قول منقول ہیں، ایک حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے، دو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے، ان میں سے ایک حسن بصری رحمہ اللہ کی سند سے مذکور ہے اور دوسرا علی بن ابی طلحہ کی سند سے۔

(جاری ہے)

☆......☆......☆

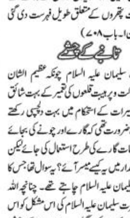

جہاد نبی الرحمۃ والملاحم ﷺ کے ارشادات کی روشنی میں

حدیث ۴۲۶: نبی کریم ﷺ کی کنیت

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ ہم انصار میں سے ایک شخص کے ہاں لڑکا پیدا ہوا تو اس نے اس کا نام قاسم رکھا۔ اس پر انصار نے کہا: ہم تجھے ابوالقاسم ہرگز نہیں کہیں گے اور نہ اس کنیت سے تمہاری آنکھ ہی ٹھنڈی کریں گے۔ یہ سن کر وہ شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول! میرے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے اور میں نے اس کا نام قاسم رکھا ہے اب انصار کہتے ہیں کہ ہم تجھے نہ تو ابوالقاسم کہیں گے اور نہ ہی تیری آنکھ ٹھنڈی کریں گے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: انصار نے اچھا کردار ادا کیا ہے۔ میرے نام پر نام تو رکھو لیکن کنیت مت اختیار کرو کیونکہ قاسم تو میں ہی ہوں۔

حدیث ۴۲۷: یہ اُمت غالب رہے گی

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جس شخص کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرے تو اسے دین میں سمجھ عطا کر دیتا ہے۔ دینے والا تو اللہ تعالیٰ ہی ہے میں تو صرف تقسیم کرنے والا ہوں۔ یہ امت اپنے مخالفین کے خلاف ہمیشہ غالب رہے گی یہاں تک کہ جب اللہ کا حکم (قیامت) آئے گا تو اس وقت بھی یہ غالب ہوں گے۔

حدیث ۴۲۸: نبی کریم ﷺ کی ذات اقدس قاسم (تقسیم کرنے والی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں کوئی چیز نہیں دیتا اور نہ تم سے کوئی چیز روکتا ہوں۔ میں تو صرف تقسیم کرنے والا ہوں۔ مجھے جہاں جہاں حکم ہوتا ہے وہاں وہاں تقسیم کردیتا ہوں۔

حدیث ۴۲۹: خیانت کا وبال

حضرت خولہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جو لوگ اللہ کے مال میں بے جا تصرف کرتے ہیں ان کے لیے قیامت کے دن آگ ہوگی۔ (وہ قیامت کے دن دوزخ میں جائیں گے)

ارشاد نبوی:"تمہارے لیے غنیموں کو حلال کردیا گیا ہے" کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے:"اللہ نے تم سے بہت سی غنیموں کا وعدہ کیا ہے جو تم حاصل کرو گے۔" (قرآن کی رو سے) یہ سب لوگوں کے لیے ہیں لیکن رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا ہے (کہ کون کون اس کے حقدار ہیں)

مشعل

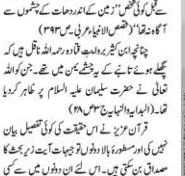

ترجمہ: کتاب الجہاد......صحیح بخاری

حدیث ۴۳۰: گھوڑوں کی پیشانیوں میں خیر وبرکت

حضرت عروہ بارقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: گھوڑوں کی پیشانیوں سے قیامت تک کے لیے خیر و برکت، یعنی اجر وغنیمت کو باندھ دیا گیا ہے۔

حدیث ۴۳۱: فتوحات کی بشارت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کسریٰ مرجائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ پیدا نہیں ہوگا اور جب قیصر مرجائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر پیدا نہیں ہوگا۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یقیناً تم ان دونوں (حکومتوں) کے خزانے (اللہ کی راہ میں) ضرور خرچ کرو گے۔

حدیث ۴۳۲: فتوحات کی بشارت

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کسریٰ ہلاک ہوجائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا اور جب قیصر ہلاک ہوجائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہوگا۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یقیناً تم لوگ ان دونوں (حکومتوں) کے خزانے (اللہ کے راستے میں) ضرور خرچ کرو گے۔

اس مستقل سلسلے میں"الفقہ" آپ کیلئے زندگی کے اہم مسائل اور وقت کی ضرورت کے پیش نظر دینی موضوعات پر اکابر علماء کے منتخب فقہی مقالات ترتیب وار پیش کرے گا۔ زیر نظر مضمون چند اہم عصری مسائل از افادات مفتی زین الاسلام قاسمی......سے ماخوذ ہیں

تصویر سے متعلق ایک فتویٰ

سوال: دیگر عرض خدمت عالیہ اینکہ تصویر کشی اور تصویر سازی کی حرمت اظہر من الشمس ہے اور کسی مفتی نے اس کی حلت کا فتویٰ آج تک نہیں دیا مگر ضرورت شدیدہ کی بناء پر اس کے باوجود بغیر کسی ضرورت کے اس کا ابتلائے عام ہوتا جارہا ہے، ان نازک حالات میں ہم اس کے خلاف آواز اور ایک تحریک اُٹھانا چاہتے ہیں، شریعت کی رو سے اس کا کیا حکم ہے؟

برائے مہربانی مفصل جواب عنایت فرمائیں۔

اس سے قبل بھی ۱۹۹۰ء میں تحریک حجاب کے جواز پر یہیں سے فتویٰ لیا گیا، جس سے بڑی کامیابی ہوئی، دعاء فرمائیں اللہ تعالیٰ اس تحریک میں بھی کامیابی عطا فرمائے۔

الجواب وباللّٰہ التوفیق:

تصویر کشی وتصویر سازی کا حرام ہونا تو آپ کو معلوم ہی ہے، نصوص بھی آپ کے سامنے ہیں، جواہر الفقہ میں مستقل ایک رسالہ اس سلسلہ میں لگا ہوا ہے، اس میں دلائل مذکور ہیں، ابتلائے عام کی وجہ سے یہ جائز نہیں ہوگا بلکہ حرام ہی ہے، آپ اس سلسلہ میں اصلاحی تحریک چلانا چاہتے ہیں، ماشاء اللہ بہت مبارک جذبہ ہے، اللہ پاک پوری کامیابی عطا فرمائے۔

واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

تصویر سے متعلق ایک فتویٰ

از حضرت مولانا مفتی سعید احمد پالنپوری (صدر المدرسین دارالعلوم دیوبند)

آپ نے فوٹو کے متعلق دریافت کیا ہے کہ جائز ہے یا ناجائز؟ اور ناجائز ہے تو اکابر کا عمل اس سے مختلف کیوں ہے؟ عام طور پر بڑے بڑے لوگ جلسوں میں اور کانفرنسوں میں بے دھڑک فوٹو کھنچواتے ہیں، بلکہ اب تو بعض بڑے ٹی وی پر بھی آنے لگے ہیں۔

تو اس سلسلہ میں عرض یہ ہے کہ برصغیر (انڈیا، پاکستان اور بنگلہ دیش) کے تمام مفتیان کرام بالاتفاق فتویٰ دیتے ہیں: کیمرے کا فوٹو بھی حرام ہے، حدیث صحیح میں جس تصویر کی ممانعت آئی ہے، وہ اس تصویر کو بھی شامل ہے، مصر اور عرب کے بعض علماء اس میں اختلاف رکھتے ہیں، مگر برصغیر کے علماء میں اس مسئلہ میں کوئی اختلاف نہیں۔

مگر امت کے اکابر عملی طور پر اپنے مفتیوں کی مخالفت کرتے ہیں، ان کے ذہنوں میں کیمرے کے فوٹو کی کوئی خاص قباحت نہیں رہی، یہ ایک بڑا المیہ ہے۔ میں ہمیشہ اکابرین سے عرض کرتا ہوں کہ اگر مسئلہ بدل گیا ہے اور کیمرے کا فوٹو جائز ہوگیا ہے تو پہلے دارالافتاؤں سے کہو کہ وہ جواز کا فتویٰ دیں، پھر فوٹو کھنچواؤ، موجودہ صورت دین کی تضحیک کا سبب ہے، عوام یہ کہتے ہیں کہ لو جی! مفتی صاحبان یہ فتویٰ دیتے ہیں اور حضرات کا یہ عمل ہے اور جب ایک مسئلہ میں عوام کے ذہنوں سے دین کی قدر ومنزلت ختم ہوجائے گی تو دین کے دوسرے شعبوں کا بھی یہی حال ہوگا۔

بلکہ بعض تجارت پیشہ ناعاقبت اندیشوں نے اکابرین کے فوٹو کی تجارت شروع کردی ہے، دیوبند میں حضرت تھانویؒ، حضرت مدنیؒ، حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانیؒ اور دیگر بہت سے بزرگوں کے فوٹو دھڑلے سے بک رہے ہیں، اس کا انجام کیا ہوگا؟ اس کا اندازہ ہر شخص کرسکتا ہے۔

اس لیے اکابرین سے میری گذارش ہے کہ خدارا دین پر رحم کریں، اگر ان کے دل میں دین کی کوئی قدر نہیں ہے تو عوام کو تباہ نہ کریں۔ واللّٰہ یھدی السبیل

املاہ سعید احمد عفا اللہ عنہ ۱۴۲۸/۵/۲۵ھ

ڈیجیٹل تصویر سے متعلق مظاہر علوم سہارنپور کا ایک فتویٰ دارالافتاء دارالعلوم دیوبند تصدیق کے لیے بھیجا گیا تھا، جس کی تصدیق کردی گئی تھی، اس وقت اسے بھی شامل اشاعت کیا جارہا ہے۔

ڈیجیٹل تصویر کی حرمت: اکابر کی عبارات کی روشنی میں

سوال: عرض خدمت اینکہ "مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور کا ایک فتویٰ "ڈیجیٹل تصویر" سے متعلق بھیج رہے ہیں، اگر یہ فتویٰ آپ حضرات کی تحقیق کے مطابق درست ہے، تو اس کی تصدیق فرمادی جائے۔

الجواب وباللّٰہ التوفیق:

ڈیجیٹل نظام کے ذریعہ کمپیوٹر یا ٹی وی اسکرین پر ظاہر ہونے والے مناظر کی شرعی حیثیت کے بارے میں جامعہ دارالعلوم کراچی کا موقف اور فتویٰ نظر نواز ہوا، جس میں ڈیجیٹل نظام کے ذریعہ محفوظ کیے گئے عکس کو آئینہ کے عکس پر قیاس کر کے بلکہ اس سے بھی کم درجہ تسلیم کر کے تصویر سازی سے خارج قرار دیا گیا ہے اور اس کے جواز کا حکم لکھا گیا ہے، اس سلسلہ میں چند باتیں غور طلب ہیں:

۱) ڈیجیٹل نظام کے ذریعہ محفوظ کردہ عکس کو آئینہ کے عکس کی طرح ناپائیدار قرار دے کر تصویر میں داخل نہ ماننا، درست معلوم نہیں ہوتا، دونوں میں واضح فرق موجود ہے، آئینہ کا عکس مستقل نہیں ہوتا، وہ صاحب عکس کے تابع ہوتا ہے، آئینہ کے سامنے سے جیسے ہی ذی عکس ہٹے گا، عکس بھی فوراً ختم ہوجائے گا، ایک لمحہ کے لیے بھی عکس بغیر ذی عکس کے قائم اور باقی نہیں رہتا اور اگر ذی عکس دوبارہ آئینہ میں اپنا عکس دیکھنا چاہے تو اس کو دوبارہ آئینہ کے سامنے آنا پڑے گا، بغیر اس کے اس کو اپنا عکس نظر نہیں آئے گا، جبکہ اس کے بالکل متضاد ڈیجیٹل نظام کے ذریعہ برقی ذرات کی شکل میں جو عکس محفوظ ہوا ہے، وہ مستقل ہوتا ہے، صاحب عکس کے تابع نہیں ہوتا، جب چاہیں اس کو بلا ذی عکس کے اسکرین پر دیکھ سکتے ہیں۔

(۲) حضرات اکابر کی تحریرات سے معلوم ہوتا ہے کہ عکس کے جواز کی وجہ یہ نہیں ہے کہ وہ کسی سطح پر رنگ ومسالہ سے قائم وپائیدار نہیں ہوتا، بلکہ اس کے جواز کی اصل وجہ یہ ہے کہ وہ غیر مستقل اور ذی عکس کے تابع ہوتا ہے، بغیر ذی عکس کے ایک لمحہ بھی قائم اور باقی نہیں رہتا۔ اگر کسی طرح سے اس کی یہ تبعیت اور ذی عکس پر اس کا یہ انحصار ختم ہوجائے اور اس میں ایسا استقلال پیدا ہوجائے کہ جب چاہیں بلا ذی عکس کے اس کو دیکھنا ممکن ہو، خواہ رنگ و مسالہ کے ذریعہ قائم کیے بغیر محض انعکاسی صورت ہی میں کیوں نہ ہو تو یہ بھی تصویر سازی کے حکم کے داخل ہوگا۔

عکس کے بقاء اور قیام و پائیداری کا مفہوم فقط اتنا ہے کہ عکس مستقل بن جائے، ذی عکس پر اس کا انحصار ختم ہوجائے اور بلا ذی عکس کے اس کو دیکھ لیا جانا ممکن ہو، خواہ اس میں یہ بقاء و پائیداری اور استقلال کسی سطح پر بعینہ منعکس اور محفوظ ہو کر ہو، جیسا کہ غیر ڈیجیٹل کیمرہ میں ہوتا ہے یا بلا کسی سطح کے برقی ذرات کی شکل میں محفوظ اور مقید ہو کر ہو، جیسا کہ ڈیجیٹل کیمرہ میں ہوتا ہے اور جہاں تک کسی سطح پر مسالہ وغیرہ کے ذریعہ عکس کے بقاء کا مسئلہ ہے تو چونکہ اس وقت بغیر سطح اور مسالہ کے عکس کو محفوظ کرنے اور باقی رکھنے کی شکل پیدا نہیں ہوئی تھی، اس لیے سطح اور مسالہ کے ذریعہ بقاء کی قید تھی، یہ قید قید واقعی ہے قید احترازی نہیں، لہٰذا اگر بغیر سطح اور مسالہ کے بھی عکس محفوظ اور باقی رہ جائے تو وہ بھی تصویر محرم میں داخل ہوگا، احادیث، شراح حدیث اور حضرات فقہاء کے کلام کے عموم سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے اور حضرات اکابر کی تصریحات سے بھی، ذیل میں اس مسئلہ سے متعلق حضرات اکابر کی مکمل تصریحات درج ہیں، مرسلہ مقالہ میں بعض اکابر کی تصریحات ناقص نقل کی گئی ہیں، جس سے ان اکابر کے موقف اور منشاء کی صحیح ترجمانی نہیں ہوسکی اور اس کا رخ دوسرا ہوگیا:

مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی رحمہ اللہ عکس اور فوٹو کے درمیان فرق کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں:

"سب سے بڑا فرق دونوں میں یہی ہے کہ آئینہ وغیرہ کا عکس پائیدار نہیں ہوتا اور فوٹو کا عکس مسالہ لگا کر قائم کرلیا جاتا ہے، پس وہ اسی وقت عکس ہے جب تک مسالہ سے اسے قائم نہ کیا جائے اور جب اس کو کسی طریقہ سے قائم اور پائیدار کرلیا جائے وہی تصویر بن جاتا ہے۔" (امداد الاحکام: ۴/۳۸۴)

☆......☆......☆

باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت ABC Certified ملک کا مقبول ترین ہفت روزہ

رجسٹرڈ نمبر P-483

ن والقلم وما یسطرون — قسم ہے قلم کی (القرآن)

ہفت روزہ القلم پشاور

WEEKLY

ALQALAM-E-PESHAWAR

صفحات 8 قیمت 10 روپے

11	15 تا 21 ذیقعدہ 1437ھ بمطابق 19 تا 25 اگست 2016ء	38

شامی اور روسی فضائیہ کی حلب و حسکہ پر وحشیانہ بمباری، بچوں سمیت 200 افراد شہید

بشار فورسز کی جانب سے کلورین گیس کا بھی حملہ کیا گیا، متعدد افراد نشانہ بنے، بیشتر شہری حکومت مخالفین کے زیرنگیں علاقے حلب میں نشانہ بنے

حلب میں حکومتی افواج اور حکومت مخالفین کے درمیان شدید لڑائی، مرنے والوں میں زیادہ تعداد عام شہریوں، بچوں اور خواتین کی شامل ہے، میڈیا ذرائع

رقہ شہر میں میں فضائی حملے میں 34 افراد شہید ہوئے، حلب میں بشار الاسد کی فورسز اور روسی لڑاکا طیاروں نے قتل و غارت کا نیا بازار سجا کر 90 افراد شہید کئے

شام کے سرحدی علاقے اطمہ میں بس میں دھماکہ، 15 افراد شہید، 25 سے زائد زخمی ہوئے، شمال مشرقی شہر میں حملے کر کے 30 افراد کو موت کے گھاٹ اتار اگیا

حلب (نیٹ نیوز) شام میں روس کی فضائی اور شامی فورسز نے وحشیانہ بمباری کر کے ایک ہفتے کے دوران 200 سے زائد عام شہریوں، بچوں اور خواتین کو شہید کر دیا، فورسز نے وحشیانہ بمباری حلب کے شہر میں کی جہاں حکومت مخالفین کی اکثریت ہے۔ تفصیلات کے مطابق شام میں صدر بشار الاسد کی حمایتی افواج اور روسی فضائیہ کی بمباری کے نتیجے میں بچوں سمیت 90 افراد شہید ہو گئے۔ غیرملکی میڈیا کے مطابق شام میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں مانیٹر کرنے والے گروپ نے بتایا کہ بشار الاسد نواز فوج اور روسی لڑاکا طیاروں نے حلب میں قتل و غارت گری کا نیا بازار سجاتے ہوئے 90 عام شہریوں کی جان لے لی۔ مانیٹرنگ گروپ کے مطابق مارے جانے والوں میں 4 بچے بھی شامل ہیں۔ بیشتر شہری اپوزیشن کے زیرنگیں علاقے حلب میں نشانہ بنے۔ شام میں روسی بمباری اور بشار فضائیہ کے کیمیائی حملوں میں 34 افراد شہید ہو گئے، جب کہ 70 سے زائد زخمی ہیں۔ شہر الرقہ میں روسی طیاروں نے فضائی حملہ کیا۔ شام میں جاری خانہ جنگی پر نظر رکھنے والی ایک برطانوی تنظیم کے مطابق شمال مشرقی شہر میں حملے کر کے 30 افراد کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا، جب کہ اس کارروائی میں 65 دیگر افراد زخمی بھی ہوئے۔ ادھر عوامی فوج کا کہنا ہے کہ حلب میں بشار فورسز کی جانب سے کلورین گیس کا حملہ کیا (باقی صفحہ 6 نمبر 1)

اللھم

ایمان کی سلامتی اور استقامت کی دُعا

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ○

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! جب تو ہمیں سیدھے راستے پر لگا چکا ہے تو پھر ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کرنا اور ہمیں اپنے خزانہ فیض سے رحمت عطا فرما کہ تو ہی فیاض حقیقی ہے۔

غرب اردن کی 231 ایکڑ اراضی ہتھیانے کا صیہونی منصوبہ، اسرائیلی ڈرون فلسطینی آبادی پر آگرا، 25 افراد زخمی

کریک ڈاؤن — 46 گرفتار

زخمیوں میں 13 بچے بھی شامل ہیں، یہودی شرپسند نے فلسطینی شہری کو بکریوں سمیت گاڑی تلے روند ڈالا، بیسیوں یہودیوں کی عبادت کی آڑ میں مسجد اقصیٰ کی بےحرمتی

مغربی کنارے سے 12، گھر گھر تلاشی کے دوران 34 افراد کا حراست میں لے لیا گیا، شرپسندوں نے فلسطینیوں کے زیتون کے 500 درخت تلف کر دیئے

مقبوضہ بیت المقدس (مانیٹرنگ ڈیسک، نیٹ نیوز) صیہونیوں نے غرب اردن کی 231 ایکڑ اراضی ہتھیانے کا منصوبہ تیار کر لیا، اسرائیلی ڈرون آبادی پر گرنے سے 25 فلسطینی بچے زخمی ہو گئے، مغربی کنارے سے 12، گھر گھر تلاشی کے دوران 34 افراد کو زیر حراست لے لیا گیا، شرپسندوں اسرائیلیوں نے فلسطینیوں کے 500 زیتون کے درخت تلف کر دیئے، گھر گھر تلاشی کے دوران 34 افراد کو حراست میں لے لیا گیا۔ مقبوضہ مغربی کنارے کے جنوبی شہر الخلیل میں تاریخی جامع مسجد الابراہیمی کے قریب اسرائیلی فوج نے ایک کارروائی کے دوران ایک فلسطینی لڑکی کو حراست میں لے لیا۔ مرکز اطلاعات فلسطین (باقی صفحہ 6 نمبر 1)

افغانستان میں آپریشن میں مزید تیزی — طالبان نے اتحادیوں کو ناکوں چنے چبوا دیئے، نورستان اور بغلان کے اضلاع پر قبضہ

97 اہلکار ہلاک — 18 ٹینک تباہ

پکتیکا میں امریکی بمباری سے ڈاکٹر سمیت خاندان کے 13 افراد شہید، بچے اور خواتین بھی شامل، پکتیکا، پکتیا، لغمان، بغلان اور فراہ صوبوں 11 فوجی ٹھکانے لگائے گئے

امریکی بمباری کے باوجود طالبان لشکر گاہ پہنچ گئے، گھمسان کا رن، ہلمند میں بھی شدید لڑائی جاری، ننگر ہار میں فوجی قافلے پر حملے میں 4 ٹینک تباہ، 10 اہلکار کام آئے

کابل (مانیٹرنگ ڈیسک) افغانستان میں طالبان نے عمری آپریشن مزید تیز کر دیا، مختلف کارروائیوں، فدائی حملوں میں مجاہدین نے اتحادی فورسز کے 97 اہلکاروں کو ٹھکانے لگا دیا جبکہ حملوں میں دشمن کے 18 ٹینک بھی تباہ کر دیئے، طالبان نے نورستان اور بغلان کے 2 اضلاع پر قبضہ کر لیا، امارت اسلامیہ میں طالبان نے مختلف حملوں میں کئی فوجی چوکیوں پر بھی قبضہ کر کے بھاری مقدار میں اسلحہ و فوجی ساز و سامان غنیمت کر لیا، پکتیکا میں امریکی بمباری سے ڈاکٹر سمیت خاندان کے 13 افراد شہید ہو گئے جن میں بچے اور خواتین بھی شامل ہیں، امریکی بمباری کے باوجود طالبان لشکر گاہ پہنچ گئے، گھمسان کا رن، ہلمند میں (باقی صفحہ 6 نمبر 3)

بغلان میں طالبان کے ہاتھوں تباہ ہونے والی اتحادی فورسز کی گاڑی

بھارتی یوم آزادی پر مجاہدین کا مودی سرکار کو تحفہ، بارہمولہ میں فوجی ہیڈ کوارٹر ڈھا دیا، متعدد فوجی ہلاک، 5 مجاہدین نے جام شہادت نوش فرمایا

تحریک آزادی میں مزید شدت

بھارتی فوج بے بس، سڑکوں پر کشمیری نوجوانوں کا راج

6 کشمیری شہید کر دیئے

پاکستان کے جشن آزادی پر مقبوضہ وادی میں سبز ہلالی پرچموں کی بہار، کشمیری جان پر کھیل کر یوم آزادی منانے نکل آئے، پاکستانی پرچم لہرانے پر بھارتی فوج کی خواتین ریلی پر فائرنگ، آسیہ اندرابی سمیت متعدد زخمی

بھارتی فوج اور مجاہدین کشمیر کے درمیان رات 12 سے صبح 8 بجے تک طویل خونی معرکہ جاری رہا، مجاہدین دشمن کو ٹارگٹ کر کے مارتے رہے، کیمپ کی متعدد بیرکوں اور گاڑیوں کو شدید نقصان پہنچا، آپریشن جاری

سرینگر کی تمام مساجد بند کر کے کشمیریوں کو نماز جمعہ سے روک روکا گیا، مسلسل کرفیو کے باعث کشمیری فاقوں پر مجبور، لاکھوں کشمیریوں کی ریلیوں میں شرکت، سید علی گیلانی سمیت کئی حریت رہنما گھروں پر نظر بند

بھارتی یوم آزادی پر دکانیں، سکولز، عدالتیں بند رہیں، گزشتہ ڈیڑھ ماہ سے موبائل اور انٹرنیٹ سروسز بھی تا حال بند، پیلٹ گن کی فائرنگ سے زخمی ایک اور نوجوان سہیل احمد چل بسا، شہدا کی تعداد 88 ہو گئی

سرینگر (مانیٹرنگ ڈیسک) بھارتی یوم آزادی پر مجاہدین نے مودی سرکار بارہمولہ میں فوجی ہیڈ کوارٹر پر دھاوا بول کر متعدد فوجیوں کی ہلاکت کا دعویٰ دیا، بھارتی فوج اور مجاہدین کشمیر کے درمیان رات 12 سے صبح 8 بجے تک طویل خونی معرکہ جاری رہا، مجاہدین دشمن کو ٹارگٹ کر کے مارتے رہے، حملے میں کیمپ کی متعدد بیرکوں اور گاڑیوں کو شدید نقصان پہنچا، قابض فورسز نے مقبوضہ وادی میں اپنے ظلم و ستم کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے مزید 6 کشمیریوں کو شہید کر دیا جبکہ بارہمولہ کے معرکے میں بھی 5 مجاہدین نے جام شہادت نوش فرمایا، مقبوضہ وادی سمیت دنیا بھر کے کشمیریوں نے بھارتی یوم آزادی یوم سیاہ کے طور پر منایا، احتجاجی ریلیوں، جلسوں میں بھارت کے خلاف سخت نعرے بازی کی گئی، دوسری جانب پاکستان کے جشن آزادی پر وادی بھر میں کشمیریوں نے پاکستانی پرچم لہرا کر مودی سرکار کے انگ انگ میں آگ لگا دی، وادی بھر میں سبز ہلالی پرچموں کی بہار نظر آئی، پاکستانی پرچم لہرانے پر بھارتی فوج کی خواتین ریلی پر فائرنگ کر دی جس کے نتیجے میں آسیہ اندرابی سمیت متعدد خواتین زخمی ہو گئیں۔ ادھر سرینگر کی تمام مساجد بند کر کے کشمیریوں کو نماز جمعہ سے روک روکا گیا، مسلسل کرفیو کے باعث کشمیری فاقوں پر مجبور، لاکھوں کشمیریوں کی ریلیوں میں شرکت، سید علی گیلانی سمیت کئی حریت رہنما گھروں پر نظر بند، بھارت نے اپنے یوم آزادی پر سرینگر کو فوجی چھاؤنی میں تبدیل کر دیا۔ (باقی صفحہ 6 نمبر 4)

بھارتی فوج بوکھلاہٹ کا شکار، اہلکار نے اپنے ہی ساتھی کو گولی ماردی

ایک ماہ میں دوسرا واقعہ، سرحدی چوکی پر تعینات ہیڈ کانسٹیبل نے ساتھی کو نشانہ بنایا

24 جولائی کو بی ایس ایف اہلکار اپنے ساتھی پر وار کر کے سروس رائفل سمیت فرار ہو گیا تھا

جموں (نیٹ نیوز) بھارتی فوج بوکھلاہٹ اور بے چینی کا شکار ہے۔ مقبوضہ کشمیر میں جموں کے علاقے آر ایس پورہ کی سرحدی چوکی پر تعینات بھارتی بارڈر سکیورٹی فورس کے ایک اہلکار نے اپنے ہی ساتھی کو گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق آر ایس پورہ سیکٹر میں سرحدی چوکی پر تعینات ہیڈ کانسٹیبل ہیرا لال نے اپنی سروس رائفل سے اپنے ساتھی پر گولی چلا کر اس کو ہلاک کر دیا۔ ہلاک اہلکار کی شناخت ہیڈ کانسٹیبل راکیش کمار کے طور پر ہوئی ہے۔ یہ ایک ماہ میں اس طرح کا دوسرا واقعہ ہے۔ اس سے پہلے 24 جولائی کو کانا چک علاقے میں بی ایس ایف کے ایک اہلکار نے اپنے ساتھی پر وار کیا اور سروس رائفل سمیت فرار ہو گیا تھا۔

حریت رہنما سید علی گیلانی — قوم سیاسی مکر و فریب سے ہوشیار رہ کر آزادی کی جدوجہد جاری رکھے

محبوبہ مفتی کو ہمارے شہداء پر آنسو بہانے کی چنداں ضرورت نہیں، وہ اپنے آنسو بچا کر رکھیں تا کہ بھارتی فورسز کی ہلاکتوں پر بہا سکیں

دھوکہ دہی سے ووٹ لے کر ایوانوں میں پہنچنے والے عوام کیلئے آواز نہیں اٹھائیں گے، انہیں صرف اپنے اقتدار سے مطلب ہے

سری نگر (ایجنسیاں) چیئرمین حریت کانفرنس اور بزرگ حریت رہنما سید علی گیلانی نے وزیراعلیٰ محبوبہ مفتی کی طرف سے دو نوجوانوں کے اہل خانہ کو سرکاری ڈاک بنگلہ پر بلا کر ان سے ملنے کو محض ایک ڈرامہ، مکاری سیاست اور شاطرانہ چال قرار دیتے ہوئے قوم کو ان سیاسی طالع آزماؤں کے مکر و فریب سے ہوشیار رہنے کی دردمندانہ اپیل کی ہے، مقبوضہ کشمیر کی کٹھ پتلی حکومت کی پالیسیوں کو مکر و فریب سے تعبیر کرتے ہوئے انہوں نے کہا ہے کہ بھارتی فوج ریاستی ظلم و ستم پر پردہ ڈالنے کی مذموم کوششوں میں مصروف ہے بھارتی حکمران اور ان کے چیلے نہتے کشمیریوں کے زخموں پر مرہم رکھنے کے بجائے نمک پاشی کر رہے ہیں۔ بھارت اور اس کے مقامی بہی خواہوں کو آزادی اور حق پسند لوگوں کا صدائے احتجاج دیکھ کر شرمندہ ہونا چاہیے۔ دھوکہ دہی سے ووٹ لے کر ایوانوں میں پہنچنے والے (باقی صفحہ 6 نمبر 15)

بالاکوٹ میں 3 روزہ اجتماع، عصری تعلیمی داروں کے طلبہ و اساتذہ کی شرکت

مولانا طلحہ السیف نے سورہ محمد پر تفصیلی گفتگو کی اور سوال جواب کا سیشن ہوا

سورہ انفال کی تفسیر اور خلاصہ مولانا عمار نے بیان کیا، 179 شرکاء نے شرکت کی

بالاکوٹ (القلم نیوز) بالاکوٹ کے پرفضا مقام پر تین روزہ عظیم الشان طلبہ اجتماع کا انعقاد کیا گیا، جس کی نگرانی سید علی بھائی اور یوسف اظہر بھائی نے کی۔ اجتماع میں حضرت شیخ کے ترتیب دیئے گئے معمولات کے مطابق تربیہ، اساسیہ اور تفسیر کے معمولات کا حسین امتزاج تھا، جس میں مولانا عمار نے سورہ انفال کی تفسیر اور خلاصہ بیان کیا جبکہ مولانا طلحہ السیف نے سورہ محمد پر تفصیلی گفتگو کی اور سوال جواب کا سیشن ہوا۔ (باقی صفحہ 6 نمبر 14)

عراق بم دھماکے، ہسپتال میں آتشزدگی، 11 بچوں سمیت 15 افراد ہلاک

بغداد کے ایک ہسپتال میں آتشزدگی سے 11 نومولود بچے دم توڑ گئے، 7 بچوں اور 29 خواتین کو بچا لیا گیا، آگ بجلی خرابی سے لگی

الدورہ میں سیکورٹی فورسز کی چیک پوسٹ کے قریب کار بم دھماکے میں 4 اہلکار ہلاک، 100 حکومت مخالف رمادی سے فرار

بغداد (مانیٹرنگ ڈیسک) عراق میں بم دھماکے اور ہسپتال کے زچہ بچہ وارڈ میں آتشزدگی کے باعث 11 نومولود بچوں سمیت 15 افراد ہلاک ہو گئے، آگ بجلی خرابی کے باعث لگی، عراق کے دارالحکومت کے ہسپتال میں آتشزدگی سے 11 نومولود بچے دم توڑ گئے۔ غیرملکی خبر رساں ادارے کے مطابق عراق کے دارالحکومت بغداد کے یرموک اسپتال کے زچہ و بچہ وارڈ میں آتشزدگی کے باعث 11 نومولود بچے دم توڑ گئے جب کہ 7 دیگر بچوں اور 29 خواتین کو بچا کر دوسرے (باقی صفحہ 6 نمبر 5)

امریکہ میں سکھوں نے پاکستان کا جشن آزادی منایا، بھارت کا بائیکاٹ

بھارتی پرچم نذر آتش کئے گئے، پاکستان ساتھ دے تو خالصتان آزاد کرا سکتے ہیں، چرن سنگھ

نیویارک (نیٹ نیوز) امریکہ میں مقیم سکھ کمیونٹی نے 14 اگست کو پاکستان کا یوم آزادی بھرپور طریقے سے منایا جبکہ 15 اگست کو بھارت کے یوم آزادی کی تقریبات کا بائیکاٹ کرتے ہوئے یوم سیاہ منایا گیا اور بھارتی پرچم نذر آتش کئے گئے۔ نیویارک میں مقیم سکھ کمیونٹی کے رہنما چرن سنگھ نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ بھارت نے سکھوں اور کشمیر میں لڑنے والے کشمیری مجاہدین کے خلاف جو آپریشن شروع کر رکھا ہے، بھارتی حکومت کے اس بھیانک کردار کو بڑی طاقتیں ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت نظر (باقی صفحہ 6 نمبر 12)

سعودی شہر ریاض میں رہائشی عمارت میں آتشزدگی، 4 افراد جاں بحق

ریاض (نیٹ نیوز) سعودی عرب کے شہر ریاض میں رہائشی عمارت میں آگ بھڑک اٹھی جس کے نتیجے میں 4 افراد جاں بحق ہو گئے۔ ریسکیو حکام کے مطابق بدھ کو ریاض میں ایک رہائشی عمارت میں آتشزدگی میں 4 افراد جان کی بازی ہار گئے۔ عمارت میں دھواں بھرنے سے کئی افراد متاثر بھی ہوئے جنہیں اسپتال منتقل کر دیا گیا۔

بھارت میں سابق وزیراعلیٰ نے گلے میں پھندا ڈال کر خودکشی کر لی

کانگریس کے چیلنج کرنے پر کالیکھو پل کو سپریم کورٹ نے عہدے سے ہٹایا تھا

نئی دہلی (نیٹ نیوز) بھارتی ریاست اروناچل پردیش کے سابق وزیراعلیٰ کالی کھو پل نے گلے میں پھندا ڈال کر خودکشی کر لی۔ پولیس کے مطابق 47 سالہ کالیکھو پل نے ایٹا نگر میں وزیراعلیٰ کی سرکاری رہائش گاہ پر پھندے سے لٹک کر خودکشی کی ہے۔ منگل کی صبح 10 بجے ان کی لاش کمرے سے برآمد ہوئی۔ کالیکھو پل کو ایک ہفتہ قبل بھارتی سپریم کورٹ کی طرف سے عہدے سے برطرف کیا گیا تھا اور وہ ابھی اپنے گھر منتقل نہیں ہوئے تھے۔ وہ 2015 تک کانگریس کیساتھ چلے آ رہے تھے، تاہم رواں سال بی جے پی کی حمایت پر وہ وزیراعلیٰ بنے تھے۔ کانگریس کی طرف سے گزشتہ سال دسمبر میں ان کی تقرری کو چیلنج کیا گیا، جس پر سپریم کورٹ نے ان کی تقرری کو غیرقانونی قرار دے دیا تھا۔

مسلمان طالب علم کے والد نے امریکی اسکول پر دعویٰ کر دیا

14 سالہ محمد احمد کو اسکول انتظامیہ نے بم لانے کے شبہے میں گرفتار کیا تھا

ٹیکساس (نیٹ نیوز) اسکول میں بم لانے کے شبہے میں گرفتار مسلم نوجوان نے ٹیکساس کے اسکول پر دعویٰ دائر کر دیا۔ ریاست ٹیکساس کے شہر ڈیلاس کے رہائشی محمد احمد کے والد نے اسکول کے خلاف دعویٰ دائر کر دیا ہے، جس میں ان کا مؤقف ہے کہ اسکول نے ان کے بیٹے کے ساتھ انسانی حقوق کی خلاف ورزی کی ہے۔ اسکول انتظامیہ نے اس تاثر کی تردید کی ہے کہ اس نے طالب علم کے حقوق کی خلاف ورزی کی ہے۔ گزشتہ برس 14 سالہ طالب علم محمد احمد کی گھریلو (باقی صفحہ 6 نمبر 11)

امریکہ میں پولیس فائرنگ سے شہری کی ہلاکت پر پرتشدد مظاہرے

ملواکی (نیٹ نیوز) امریکی شہر ملواکی میں پولیس کے ہاتھوں 1 شخص کی ہلاکت کے بعد وہاں جھڑپوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ ہفتے کے دن پولیس نے مشتبہ شخص کو گولی مار کر ہلاک کر دیا تھا، جو وارننگ کے باوجود فرار ہونے کی کوشش میں تھا۔ اس واقعے کے بعد گزشتہ رات ملواکی میں لوگوں (باقی صفحہ 6 نمبر 10)

الرحمت شعبہ تبلیغ کی کارگزاری

جہاد چھوڑنے پر مسلمان پوری دنیا میں مظلوم بن گئے

مسلمانوں کی عزت، عزت، سعادت، شہادت میدان جہاد میں، استاد محمد احمد

شکار پور (القلم نیوز) مسلمان جہاد چھوڑنے کی وجہ سے پوری دنیا میں مظلوم ہیں، نہ مساجد محفوظ، نہ ہماری عزت و غیرت محفوظ، جب مسلمان جہاد کیا کرتے تو پوری دنیا کے حکمران تھا، مسلمانو! عزت، سعادت، شہادت میدان جہاد میں ہے۔ ان خیالات کا اظہار ضلع شکار پور میں صوبائی منتظم استاد (باقی صفحہ 6 نمبر 16)

پیغام شہداء کانفرنس کوہاٹ میں 2000 شرکاء کی شرکت

کوہاٹ (القلم نیوز) پیغام شہداء کانفرنس 14 اگست بروز اتوار بعد نماز ظہر بمقام علی مسجد ڈھوڈہ شریف ضلع کوہاٹ منعقد ہوئی۔ جس میں اسیر ہند مولانا الیاس قاسمی صاحب، مولانا عبدالرحیم (باقی صفحہ 6 نمبر 17)

مولانا الیاس قاسمی کا بالاکوٹ میں کلمہ، جہاد اور نماز پر خصوصی بیان

بالاکوٹ (القلم نیوز) 12 اگست طلباء اجتماع مدرسہ سید احمد شہیدؒ جابہ بالاکوٹ بعد از نماز عشاء منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مولانا محمد الیاس قاسمی صاحب کا بیان تین نکاتی نصاب کلمہ، نماز اور جہاد کی دعوت پر ہوا۔ حضرت نے فرمایا: شعداء کا (باقی صفحہ 6 نمبر 18)

دنیا میں اسلام کے غلبے کیلئے مسلمانوں کو جہاد پر نکلنا پڑیگا، استاد محمد احمد

سکھر میں کلمہ، نماز، جہاد پر جمعہ کے خطبہ مفصل بیان، 500 افراد مستفید ہوئے

سکھر (القلم نیوز) دنیا میں اسلام کے غلبے کے لئے مسلمانوں کو جہاد پر نکلنا پڑے گا، اہل ایمان پر جس طرح اللہ تعالیٰ نے نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ فرض کئے اسی طرح جہاد فی سبیل اللہ کو بھی فرض فرمایا ہے۔ ان خیالات کا اظہار ضلع سکھر میں جامع مسجد گوٹھ راضی خان ڈھیری میں صوبائی منتظم استاد محمد احمد صاحب نے جمعۃ المبارک کا خصوصی خطاب میں فرمایا۔ بعد از نماز جمعہ علماء کرام سے تفصیلی نشست فرمائی۔ حضرت نے (باقی صفحہ 6 نمبر 19)

امریکہ میں امام مسجد اور موذن قتل، مسلم کمیونٹی کے احتجاجی مظاہرے

45 سالہ مولانا اکونجے اور 64 سالہ تھارہ الدین کو ظہر کی نماز کے بعد مسجد سے واپس جاتے ہوئے نشانہ بنایا گیا

دونوں کے سروں میں گولیاں لگیں۔ مسلم کمیونٹی کا حملہ آور کی گرفتاری کا مطالبہ، ملزم کا خاکہ بھی جاری کر دیا گیا

نیویارک (نیٹ نیوز) امریکی شہر نیویارک میں کوئن کے علاقے میں نامعلوم فرد نے فائرنگ کر کے امام مسجد اور ان کے موذن کو قتل کر دیا۔ ملزم کا تصویری خاکہ جاری کر دیا گیا۔ فائرنگ اوزون پارک کے نزدیک فرقان مسجد کے قریب کی گئی۔ 45 سالہ امام مسجد مولانا اکونجے اور 64 سالہ موذن تھارہ الدین کو ظہر کی نماز کے بعد مسجد سے واپس جاتے ہوئے نشانہ بنایا گیا۔ جب پولیس جائے وقوعہ پر پہنچی تو یہ دونوں افراد زخمی تھے اور کے سروں میں گولی لگی ہوئی تھی۔ پولیس نے انہیں جیکا اسپتال میڈیکل سینٹر منتقل کیا اور دونوں افراد زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے اسپتال پہنچ کر دم توڑ گئے۔ حملے میں جاں بحق ہونے والے امام مسجد کا تعلق بنگلہ دیش سے تھا۔ پولیس کا حملے پر کہنا تھا کہ حملہ آور نے امام مسجد اور ان کے معاون کو نشانہ بنایا مگر قتل کے پیچھے محرک کا نہیں بتایا تاہم پولیس اہلکار نے بتایا کہ حملہ پورے (باقی صفحہ 6 نمبر 6)

امریکی ریاست ورجینیا میں مسافر طیارہ تباہ، 10 افراد ہلاک

شانن پر لینڈنگ کے دوران چھوٹا مسافر طیارہ رن وے سے اتر کر درختوں سے ٹکرا گیا

ورجینیا (نیٹ نیوز) امریکی ریاست ورجینیا میں چھوٹا مسافر طیارہ لینڈنگ کے دوران درختوں سے ٹکرا کر تباہ ہو گیا جس کے نتیجے میں 10 افراد ہلاک ہو گئے۔ غیرملکی خبر رساں ادارے کے مطابق امریکی ریاست ورجینیا کے ایئرپورٹ شانن پر لینڈنگ کے دوران ایک چھوٹا مسافر طیارہ رن وے سے اتر کر (باقی صفحہ 6 نمبر 20)

کولگام میں مسلح افراد کی فائرنگ سے کانسٹیبل سمیت دو ہلاک

سرینگر (نیٹ نیوز) مقبوضہ کشمیر میں مسلح افراد کی فائرنگ کے نتیجے میں ایک پولیس اہلکار سمیت دو افراد ہلاک جبکہ دو زخمی ہو گئے۔ (باقی صفحہ 6 نمبر 13)

پاکستان کے خلاف سازشوں کیلئے جوائنٹ کمانڈ سینٹر کا امریکی اور بھارتی منصوبہ

بھارت کی افغانستان میں فوجی موجودگی کیلئے انسٹرکٹرز کے بہانے بھارتی فوجیوں کو لانے کی بھی تیاری کی جارہی ہے

لاہور (نیٹ نیوز) امریکہ اور بھارت نے افغانستان میں جوائنٹ کمانڈ سینٹر قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے، تا کہ افغان سرزمین سے دونوں ملک پاکستان میں سی پیک منصوبے کی راہ میں رکاوٹیں پیدا کرنے کے لئے زیادہ سرگرمی سے کام کر سکیں۔ دونوں ملکوں کی خفیہ ایجنسیاں پہلے ہی پس پردہ اس معاملے میں سرگرم ہیں، لیکن مشترکہ کمانڈ سینٹر بنا کر امریکہ نے بھارت کو پاکستان کے خلاف افغانستان میں باضابطہ پلیٹ فارم فراہم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کے علاوہ بھارت کی افغانستان میں فوجی موجودگی کے لئے انسٹرکٹرز کے بہانے بھارتی فوجیوں کو لانے کی بھی تیاری کی جارہی ہے۔ یہ امریکی فیصلہ ایسے وقت میں سامنے آیا (باقی صفحہ 6 نمبر 9)

ترنگا کشمیریوں کے قدموں میں آگرا، مودی کی تقریر میں شرکاء سو گئے

94 منٹ کھڑے رہ کر خطاب۔ کہیں کشمیر میں حکومت مخالف تحریک کا ذکر نہ کیا

سری نگر۔ نئی دلی (نیٹ نیوز) ترنگا کشمیریوں کے قدموں میں آگرا، مودی کی تقریر میں شرکاء سو گئے، بھارتی میڈیا رپورٹس کے مطابق مقبوضہ کشمیر میں بھارت کے یوم آزادی پر ایک طرف تو کشمیری عوام کی جانب سے پاکستانی پرچم لہرائے جا رہے ہیں تو دوسری جانب وادی کی کٹھ پتلی وزیراعلیٰ محبوبہ مفتی کو اس وقت خفت کا سامنا کرنا پڑا جب پرچم کشائی کی تقریب کے دوران ترنگا زمین پر آ گرا۔ سری نگر میں بھارت کی یوم آزادی کی تقریب میں محبوبہ مفتی نے بھارتی پرچم کشائی کی کوشش کی تو وہ زمین پر آ گرا جس پر انہیں خفت کا سامنا کرنا پڑا۔ وزیراعلیٰ محبوبہ مفتی نے واقعہ کی تحقیقات کا حکم دیدیا ہے۔ جبکہ مودی کی یوم آزادی کی تقریب کے دوران طویل ترین تقریر سے تنگ آ کر بیشتر سیاسی رہنما اور وزرا نیند کے مزے لوٹتے رہے۔ بھارتی میڈیا کے مطابق مودی نے 94 منٹ کھڑے رہ کر خطاب کر کے گزشتہ آزادی کی تقریب میں سب سے طویل خطاب کرنے کا اپنا ہی ریکارڈ توڑ دیا۔

تھائی لینڈ میں سیاحتی مقام پر 3 دھماکے، خاتون سمیت 3 افراد ہلاک

تھائی لینڈ (نیٹ نیوز) تھائی لینڈ میں سیاحتی مقام پر 3 دھماکے، خاتون سمیت 3 افراد ہلاک، 25 زخمی تھائی لینڈ کے سیاحتی مقام ہوا ہن میں چند گھنٹوں کے وقفے سے تین دھماکے ہوئے ہیں، جس میں ایک خاتون سمیت تین افراد ہلاک اور پچیس زخمی ہو گئے ہیں، مرنے اور زخمی ہونے والوں میں غیرملکی سیاح بھی شامل ہیں۔ تھائی لینڈ پولیس کے مطابق پہلا دھماکہ سیاحتی مقام ہن میں ہوا اور دھماکہ خیز مواد پودوں میں چھپایا گیا تھا جسے موبائل فونز کی مدد سے اڑایا گیا۔ ہلاک (باقی صفحہ 6 نمبر 7)

تھائی فوجی جنرل کا ہیلی کاپٹر اہلکاروں سمیت لاپتہ

بنکاک (نیٹ نیوز) تھائی فوجی افسر کا ہیلی کاپٹر دیگر اہلکاروں سمیت اچانک لاپتہ ہو گیا۔ یو ایچ-72 لائٹ ہیلی کاپٹر میں میجر جنرل سمیت کل 5 فوجی سوار تھے۔ غیرملکی میڈیا کے مطابق فوجی ہیلی کاپٹر 30 منٹ تک پرواز کرتا رہا اور پھر اچانک ریڈار سے غائب ہو گیا۔ اعلیٰ سیکورٹی ذرائع کا کہنا ہے کہ میجر جنرل نوپرن رنچن دیگر اہلکاروں کے ہمراہ سیلاب زدہ علاقے سے لوٹ رہے تھے کہ ان کا ہیلی کاپٹر ریڈار سے غائب ہو گیا۔ واقعے کے بعد ہیلی کاپٹر کی تلاش کیلئے کارروائی شروع کر دی گئی، جو آخری اطلاعات ملنے تک جاری تھی۔

سوئٹزرلینڈ میں مسافروں پر چاقو سے حملہ، ٹرین کو آگ لگا دی گئی

جنیوا (نیٹ نیوز) سوئٹزرلینڈ میں ایک حملہ آور نے ٹرین میں چاقو سے حملہ کر کے چھ مسافروں کو شدید زخمی کر دیا۔ حملہ آور نے آتشگیر مادہ پھینک کر ٹرین کو آگ بھی لگا دی۔ مقامی پولیس کے مطابق ایک شخص نے مشرقی سوئٹزرلینڈ میں موجود ریل گاڑی کے مسافروں پر چاقو کے وار کرنے کے بعد اس ٹرین میں آگ لگا دی جس کے نتیجے میں چھ افراد زخمی ہو گئے۔ جن کی حالت تشویشناک بتائی جاتی ہے۔ اطلاعات کے مطابق (باقی صفحہ 6 نمبر 8)

القلم پشاور
WEEKLY
ALQALM-E-PESHAWAR
www.alqalamonline.com
ناشر عرفان احمد نے برہان پرنٹنگ پریس محلہ جنگی پشاور سے چھپوا کر وزیرستان پلازہ پشاور صدر سے شائع کیا۔
دفتر کا پتہ: دکان نمبر UG/8A ڈینز ٹریڈ سنٹر پشاور کینٹ
راولپنڈی دفتر فون و فیکس: 051-4582224
alqalam_weekly@yahoo.com

بھارتی وزیر اعظم مودی کے خطرناک عزائم اور بیانات

اپنے پڑوسیوں کو دہشت گردی کے طعنے دینے والا بھارت خود کس حد تک دہشت گردی کی دلدل میں دھنس چکا ہے، بلکہ دہشت گردی کو اپنی حکومتی و قومی پالیسی بنا کر جس طرح آگے بڑھ رہا ہے اس کے لیے مودی جیسے دہشت گرد کا وزارت کی کرسی پر پہنچ جانا اور پھر پڑوسی ملک کے بارے میں دہشت گردی کے بار بار بیانات دینا اس کی واضح ثبوت ہیں اور یہ بات جہاں بھارت کی قلعی کھولنے کے لیے بہت کافی ہے وہیں پاکستانی حکمرانوں کی آنکھیں کھولنے کے لیے بھی کافی ہونا چاہئے۔

اس وقت ملک میں جو بدترین بدامنی کی کیفیت ہے، بم دھماکوں اور قتل وغارت گری کے بعد اب جو بچوں کے اغواء کاری کا سلسلہ شروع ہوا ہے اس نے پوری قوم کو حکومت اور اس کی کارکردگی سے بدظن کر دیا ہے اور یہ بات ملکی سلامتی کے لیے بہت ہی خطرناک ہے۔

مزید قابل غور بات یہ بھی ہے کہ مودی سرکار نے یہ تشویشناک بیانات اپنے یوم آزادی کے اہم موقع پر دیئے ہیں جو گویا بھارتی کی سرکاری اور قومی پالیسی کا ایک اظہار یہ ہیں اور اس میں موجود چھپے پیغامات پر نظر رکھنا انتہائی ضروری ہو گیا ہے۔

تفصیلات کے مطابق بھارتی وزیر اعظم نریندر مودی نے یوم آزادی پر اپنے خطاب میں پاکستان کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا اور کہا کہ اب وقت آ گیا ہے کہ پاکستان سے بلوچستان، گلگت بلتستان اور کشمیر میں کیے جانے والے مظالم کا جواب طلب کیا جائے۔ نیز یہ بھی کہا کہ کشمیر میں دہشت گردی کے مددگاروں کو کڑے ہاتھوں لیا جائے گا۔ اس تقریر میں بھارتی حکومتی کی کارکردگی اور داخلہ امور پر بات چیت کی بجائے زیادہ تر فوکس خارجہ امور پر رکھا اور اس میں بھی زیادہ تر نشانہ پاکستان کو ہی بنائے رکھا۔

نریندر مودی نے اپنے خبث باطن کا مزید اظہار کرتے ہوئے یہ جھوٹ بھی بولا کہ "دنیا دیکھ رہی ہے، بلوچستان، گلگت اور پاکستان کے زیر قبضہ کشمیر کے لوگوں نے پچھلے دنوں میں میرا بہت شکریہ ادا کیا ہے، یہ فخر کا موقع ہے ان لوگوں نے بھارت کی جانب مدد کے لیے دیکھا ہے"

ملکوں کے باہمی تنازعات اور معاملات پر نظر رکھنے والے بخوبی جانتے ہیں کہ ایک ملک جب دوسرے ملک کے علاقوں کے بارے میں اس طرح کھلے لفظوں میں اپنے تاثرات اور عزائم کا اظہار کرتے ہیں تو یہ صریحاً ان علاقوں میں مداخلت کا اعلان سمجھے جاتے ہیں اور مودی سرکار اس وقت یہ اظہار کر کے ایک طرف بھارتی افواج کی طرف سے بھارت کے مختلف علاقوں اور مقبوضہ کشمیر کے عوام پر ڈھائے جانے والے بے پناہ مظالم سے دنیا کی نظریں ہٹانا چاہتے ہیں اور دوسری طرف پاکستان کو دہشت گردی کا مورد الزام ٹھہرا کر اس کے گرد مزید گھیرا تنگ کر کے اپنے مفادات کو محفوظ کرنے اور پاکستان کو کمزور کرنے کی راہ پر گامزن ہیں۔

اسی وجہ سے پاکستان کے مشیر امور خارجہ نے اس بیان پر ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ بھارتی وزیر اعظم نے اپنے بیان میں بلوچستان کا ذکر کر کے ہمارے "را" کی صوبے میں سرگرمیوں سے متعلق موقف کی تائید کی ہے۔ لیکن مشیر صاحب کی بات میں یہ اضافہ بھی ناگزیر ہے کہ صرف بلوچستان میں نہیں بلکہ آزاد کشمیر اور گلگت بلتستان میں بھی بھارتی سرگرمیوں کا اعتراف ہے جسے سادہ انداز میں ہرگز نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

پاکستان کے حکمرانوں اور دفاعی اداروں کی آنکھیں اب پوری طرح کھل جانی چاہئیں اور اس کھلے دشمن کو اسی کی زبان میں جواب دینے کے لیے تیاری کرنا ہوگی، نیز مودی نے جس طرح آزاد کشمیر اور گلگت کے عوام کے شکریے کی بات کی ہے اس نے اس وقت وہاں کامیاب ہونے والی سیاسی جماعتوں کی کامیابی پر بڑا سوالیہ نشان لگا دیا ہے جسے انہیں مٹانا ہوگا۔

اس وقت بھارتی دخل اندازی ایک عفریت سانپ بن کر پاکستان کو کاٹ رہا ہے اگر اس سانپ کو بروقت کچلنے کا منصوبہ نہ بنایا گیا تو ملک کسی بھی بڑے خطرے سے دوچار ہو سکتا ہے۔

حج کی آسان و مفید ترتیب (آخری قسط)

مولانا قاضی محمد اسرائیل گڑنگی

گزشتہ سے پیوستہ

(23) محصر: محصر وہ ہے جو احرام باندھ کر عمرہ یا حج کی نیت کر لینے کے بعد بیماری دشمن یا حکومت کی پابندی لگا دینے وغیرہ کی وجہ سے مکہ مکرمہ نہ پہنچ سکے۔ تو اس کیلئے حکم ہے کہ حرم میں کسی طریقہ سے ایک قربانی کروائے اور اس کے بعد احرام کھول کر حلق یا تقصیر کر کے احرام سے نکل جائے اور پھر رکاوٹ دور ہونے کے بعد قضا کرے۔

(23) بدنہ: اس سے مراد گائے یا اونٹ کی قربانی ہے۔ پورے بدنہ کی قربانی اس شخص پر فرض ہے جو وقوف عرفہ کے بعد حلق یا تقصیر سے پہلے بیوی سے ہمبستری کر لے اور حلق و تقصیر کے بعد اور طواف فرض سے پہلے ہمبستری کرے تو دم (ایک قربانی) واجب ہے اور جو شخص وقوف عرفہ سے پہلے ہمبستری کرے اس کا حج فاسد ہو جاتا ہے۔ دم دے یہ حج بھی پورا کرے اور قضا بھی کرے۔

(24) دم: دم سے مراد ایک بکری یا گائے اونٹ کا/حصہ ہے۔ کسی واجب کے چھوٹ جانے یا کسی حرام کے کر لینے سے عموماً دم واجب ہو جاتا ہے۔

حج کے فرائض: حج میں پانچ فرض ہیں۔ (1) نیت حج یعنی دل میں حج کا ارادہ کرنا (2) احرام (3) وقوف عرفات یعنی عرفات میدان میں 9 ذوالحج کو دوپہر کے بعد کچھ وقت ٹھہرنا وقوف عرفہ اگر دن کو نہ کر سکے تو آئندہ رات کو صبح صادق سے پہلے تک یہ فرض ادا کیا جا سکتا ہے (4) طواف زیارت (5) ان افعال میں ترتیب۔ ان فرائض میں سے ایک کے رہ جانے سے بھی حج نہیں ہوتا۔

حج کے واجبات: (1) میقات سے باہر آنے والوں کے لئے میقات یا اس سے پہلے احرام باندھنا (2) سعی (3) سعی صفا سے شروع کرنا (4) اگر عذر نہ ہو تو پیدل کرنا (5) دن کو وقوف عرفہ کرنے والے کے لئے غروب آفتاب تک عرفات میں ٹھہرنا (6) سعی کا طواف کے کم از کم چار چکروں کے بعد ہونا (7) عرفات سے امام کے ساتھ واپسی مزدلفہ (8) مزدلفہ میں ٹھہرنا (9) مغرب و عشا کی نماز عشاء کے وقت میں مزدلفہ میں ادا کرنا (10) 10 ذوالحج کو صرف پہلے جمرہ (ستون) کو سات کنکریاں اور گیارہ، بارہ ذوالحج کے روز تینوں جمروں کو کنکریاں مارنا (11) 10 ذوالحج کو رمی حلق سے پہلے کرنا (12) حلق یا تقصیر دس، گیارہ اور بارہ میں سے کسی روز حرم کی حدود کے اندر اندر کرنا (13) عمرہ و حج دونوں کی سعادت حاصل کرنے والے کے لئے قربانی کرنا جو کہ ایام قربانی کے اندر ہو حدود حرم کے بھی اندر ہو نیز رمی کے بعد اور حلق و تقصیر سے پہلے ہو (14) طواف زیارت کا اکثر حصہ ایام قربانی کے اندر ادا کرنا (15) طواف حطیم کعبہ سے باہر کرنا (16) دائیں طرف طواف کرنا (17) عذر نہ ہو تو پیدل طواف کرنا (18) طواف باوضو کرنا (19) طواف کے وقت اپنا ستر ڈھانپنا (20) طواف کے بعد 2 رکعت پڑھنا (21) رمی قربانی حلق و تقصیر اور طواف زیارت میں ترتیب (22) طواف صدر، ان کے لئے جو میقات سے باہر سے آئے ہوں (23) وقوف عرفہ کے بعد حلق و تقصیر کے بعد جماع نہ کرنا (24) احرام کی پابندیوں کا لحاظ رکھنا۔

حج کی سنتیں (1) طواف قدوم یہ طواف صرف مفرد اور قارن حاجی کے لئے ہے اور اس کی وضاحت آگے آ رہی ہے (2) طواف کا حجر اسود سے شروع کرنا (3) رمل (4) سعی میں دونوں سبز لائٹوں کے درمیان مرد کیلئے دوڑنا (5) امام کا سات ذوالحج کو خطبہ دینا (6) 9 ذوالحج کو عرفات میں خطبہ دینا (7) منی پہنچ کر پانچ نمازیں پڑھنا (9) نویں رات منی میں گزارنا (10) 10 ذوالحج کو طلوع آفتاب کے بعد منی سے عرفات روانگی (11) وقوف عرفات کے لئے غسل کرنا (12) عرفات سے واپسی پر مزدلفہ میں رات گزارنا (13) 10 ذوالحج کو طلوع آفتاب سے پہلے مزدلفہ سے منی روانہ ہونا (14) گیارہ اور بارہ ذوالحج کی راتیں منی میں گزارنا (15) ابطح خانہ کعبہ کے قریب ایک مقام ہے جسے وادی محصب بھی کہتے ہیں۔ منی سے واپسی پر یہاں کچھ دیر ٹھہرنا۔

احرام میں کونسی باتیں حرام ہیں (1) عورت سے صحبت کرنا، بوسہ لینا، یا شہوت سے چھونا وغیرہ (2) عورت سے ہیجان انگیز باتیں کرنا (3) فحش کام اور فحش باتیں (4) دنیاوی جھگڑا (5) جنگلی جانور کا شکار یا شکاری کی مدد کرنا (6) پرندوں کے انڈے توڑنا، کھانا، پکانا وغیرہ، اسی طرح کسی جنگلی جانور کو تکلیف پہنچانا یا اس کا دودھ دھونا (7) ناخن کترنا، حجامت بنوانا، بال اکھیڑنا، یا کاٹنا وغیرہ (8) منہ یا سر مرد کے لئے چھپانا، البتہ عورت اجنبی لوگوں کے سامنے اور نماز میں سر چھپائے (9) عمامہ باندھنا برقعہ یا دستانے پہننا موزے یا جرابیں وغیرہ جو پنڈلی اور قدم کے جوڑ کو چھپائے یا سلہ کپڑا پہننا یونہی ٹوپی پہننا (10) جسم یا کپڑوں میں خوشبو لگانا (11) کسی خوشبودار چیز سے رنگے کپڑے پہننا، جبکہ ابھی خوشبو دے رہے ہوں (12) خالص خوشبو یا کوئی خوشبودار چیز مثلاً الائچی، زعفران، دار چینی وغیرہ کھانا یا آنچل میں باندھنا (13) کسی دوائی سے سر یا داڑھی دھونا تا کہ جوئیں مر جائیں (14) مہندی وغیرہ کا استعمال (15) گوند وغیرہ سے بال جمانا (16) زیتون اور تل کا تیل لگانا (17) کسی دوسرے کا سر مونڈنا (18) جوں مارنا یا کسی کو اس کیلئے اشارہ کرنا (19) کپڑوں کو جوئیں مارنے کے لئے دھوپ میں رکھنا۔

احرام کے مکروہات: یعنی وہ کام جن سے حج فاسد تو نہیں ہوتا اور نہ ہی دم (قربانی) واجب ہوتا ہے البتہ ثواب میں کمی آتی ہے۔

(1) جسم کی میل دور کرنا (2) کنگھی کرنا یا کھجانا، جس سے بال گریں یا جوئیں مریں (3) جان بوجھ کر خوشبو سونگھنا (4) سر یا منہ پر پٹی باندھنا، ناک یا منہ کا کچھ حصہ کپڑے سے چھپانا (5) غلاف کعبہ کے اندر اس طرح داخل ہونا کہ سر یا منہ غلاف سے چھوئے (6) احرام کا بے سلا کپڑا جو رفو کیا ہوا ہو یا پیوند لگا ہو (7) تکیہ پر منہ رکھ کر اوندھا لیٹنا (8) کوئی ایسی چیز کھانا پینا جس میں خوشبو ملائی گئی ہو اور اسے زائل نہ کیا گیا ہو اور پکایا نہ گیا ہو (9) مہکتی خوشبو (خشک) کو ہاتھ لگانا (10) بازو یا گلے پر تعویز باندھنا (11) سنگھار کرنا مثلاً آئینہ دیکھنا وغیرہ (12) تہبند کو رسی یا کمر بند سے کسنا (13) تہبند دونوں کناروں میں گرا دینا (14) چادر کے آنچلوں میں گرہ دینا (15) بلا عذر بدن پر پٹی باندھنا (16) خوشبو کی دھنی دیا ہوا کپڑا کہ ابھی خوشبو دے رہا ہو پہننا یا اوڑھنا۔

حج کی تین قسمیں

حج افراد: اس حاجی کو مفرد کہتے ہیں۔ حج افراد یہ ہے کہ احرام باندھ کر صرف حج کیا جائے اور عمرہ نہ کیا جائے یہ حج اہل مکہ کے لئے ہے کیونکہ اہل مکہ سارا سال عمرہ کرتے رہتے ہیں لہٰذا ان کے لئے حج افراد کافی ہے۔

حج قران: اس حاجی کو قارن کہتے ہیں۔ حج قران یہ ہے کہ عمرہ و حج کی اکٹھی نیت کر کے احرام باندھا جائے اور عمرہ سے فارغ ہو کر احرام ختم نہ کیا جائے بلکہ اسی احرام سے حج کیا جائے یہ حج افضل ترین حج ہے حجۃ الوداع میں حضور نبی اکرم ﷺ نے حج قران ہی کیا تھا۔

حج تمتع: اس حاجی کو متمتع کہا جاتا ہے، حج تمتع یہ ہے کہ عمرہ کا احرام باندھ کر عمرہ کیا جائے اور حلق یا تقصیر کر کے احرام ختم کر دے۔ پھر حج کے لئے علیحدہ احرام باندھ کر حج کرے۔

حج قران اور حج تمتع میں قربانی واجب ہے۔ یہ قربانی ایام نحر یعنی 10-11-12 ذوالحج میں حدود حرم کے اندر کرنا واجب ہے۔

عمرہ: عمرہ یہ ہے کہ حسب دستور احرام باندھ کر طواف کعبہ کرے اور صفا و مروہ کی سعی کر کے حلق یا تقصیر کرائے۔

حج کا مختصر طریقہ: مفرد حاجی اور قارن طواف قدوم اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کریں اور آٹھ ذوالحج کو ہر قسم کے حاجی صبح کے وقت مکہ مکرمہ سے منی جائیں اور پانچ نمازیں وہاں پڑھیں اور 8 ذوالحج کی صبح کو عرفات روانہ ہو جائیں۔ عرفات میں بعد دوپہر کچھ ٹھہریں اسے وقوف عرفہ کہتے ہیں اور یہ حج کا رکن اعظم ہے اور نماز ظہر و عصر دونوں وقت ظہر میں ادا کریں بشرطیکہ جماعت کے ساتھ پڑھیں ورنہ اپنے اپنے اوقات میں پڑھیں۔ غروب آفتاب کے بعد امام الحج کے ساتھ مزدلفہ آئیں اور یہاں عشا کے وقت میں مغرب اور عشا کی نمازیں پڑھیں اور پھر اندھیرے میں نماز فجر پڑھ کر مزدلفہ میں مشعر حرام یا جہاں ممکن ہو کچھ ٹھہریں جو کہ واجب ہے اور پھر طلوع آفتاب سے پہلے مزدلفہ سے منی آئیں اور پھر منی میں کم از کم 12 ذوالحج سہ پہر رمی کرنے تک ٹھہریں اور اگر 13 ذوالحج کو بھی ٹھہریں جو کہ زیادہ بہتر ہے تو 13 ذوالحج دن کو زوال کے بعد رمی کر کے مکہ مکرمہ واپس جائیں۔

منی میں 10 ذوالحج کو پہلے جمرہ کو زوال سے پہلے سات کنکریاں ماریں پھر قارن اور متمتع قربانی کریں اور حلق یا تقصیر کریں اور اس کے بعد 10-11 اور 12 ذوالحج کے اندر مکہ مکرمہ پہنچ کر طواف فرض کریں۔ طواف فرض کے بعد متمتع حاجی سعی بھی کرے اور مفرد و قارن حاجی طواف قدوم اور سعی پہلے کر چکے ہیں انہیں اب سعی کی ضرورت نہیں۔ عورت اگر حیض یا نفاس کی حالت میں ہو تو پاک ہو کر ان دنوں کے بعد طواف فرض ادا کرے۔ 11 اور 12 ذوالحج کو زوال کے بعد تینوں جمروں کو سات سات کنکریاں ماریں اور اگر 13 ذوالحج کو ٹھہرے تو 13 ذوالحج کو بھی زوال کے بعد تینوں جمروں کو رمی کریں۔ اس کے بعد مکہ مکرمہ آئے وادی محصب میں کچھ دیر ٹھہرے اور طواف صدر کرے۔ طواف صدر پر حج مکمل ہو گیا۔

حج بدل: جس شخص پر حج فرض ہو جائے اور وہ اس کے بعد کمزوری یا معذور ہونے کی وجہ سے خود حج پر روانہ نہ ہو سکے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ کسی اور مسلمان کو اپنی جگہ پر بھیجے۔ جو اس کی طرف سے حج کرے ایسے ہی وہ عورت جس پر حج فرض ہو گیا ہو، اگر اسے محرم یا شوہر کے ساتھ حج کے لئے جانا ممکن نہ ہو تو وہ حج بدل کے لئے کسی کو بھیجے۔

یہ حج و عمرہ کے چند اہم مسائل تھے جو قارئین کی نظر کیے ہیں اللہ پاک ہمیں دین اسلام کی خدمت کے لیے قبول فرمائے اور ہماری نسلوں میں دین اسلام کو جاری فرمائے (آمین یا رب العالمین)

☆......☆......☆

بڑے مشن کا آغاز (۱)

ابوجندل شفیق

مشین بنی بڑے مشن کا آغاز...... پرندے کے لئے سونے کا پنجرا بنا دو، تو کیا پرندہ جو آزاد فضاؤں کا عادی بلکہ اس کی فطرت ہی آزاد اور آزادی ہوتی ہے کب وہ سونے کے پنجرے میں چین سے بیٹھے گا۔ پنجرے میں چکر کاٹے اور پھڑ پھڑائے گا کہ کہاں سے اور کب موقع ملے اور میں اس خوشنما قید سے آزاد ہو جاؤں، جب پرندوں میں یہ شعور ہے تو پھر انسان میں اس احساس کا کیا عالم ہوگا؟

مومن کے لئے تو ویسے بھی دنیا قید خانہ ہے یہ دنیا بس کافروں کے لئے جنت ہے۔ ہم بات اس قید خانے کی کر رہے ہیں جو کفار نے اہل اسلام مظلوموں کے لئے بنا رکھے ہیں، اس وقت موضوع بحث فقط کوٹ بھلوال جیل ہے۔ جہاں قریباً ستر غیر ملکی (جن میں اکثر پاکستانی قیدی تھے) قیدیوں کو بلاک نمبر ۱۲ اور بلاک نمبر ۱۳ میں قید رکھا گیا تھا۔ جیل سے نکلنے کے منصوبے اور سکیمیں تو بہت تھیں پر ایک پر سب کا اتفاق ہو گیا کہ ایڈوانی کی ناک رگڑی اور کاٹی جائے۔ تین لوگ تو سر سے کاٹی دیواریں پھاندتے پاکستان جا پہنچے ان کا تو بھلا ہوا پر پیچھے والوں کے کچھ آزمائش بڑھ گئی۔ جیل سپرینڈنٹ (مشین جس سے منظور کروائی تھی) سمیت دس افراد پر مشتمل افسران اور وہ عملہ جو ہمارے بلاک سے متعلقہ تھا گھر کی یاترا بھیج دیے گئے۔ ہاں وہ سکھ ڈی ایس پی ان دنوں چھٹی پر تھا بچ گیا۔ واپس آیا تو ایک روز ہمارے بلاک کے دورے پر آ نکلا۔ بندہ نے کہا "تو اڈے صاحب جی تاں سسپنڈ ہو گئے"۔ کہنے لگا مالک دی کرپا ہوئی میں اچھے نہیں ساں۔ بار بار شکر کے الفاظ پھر بندہ کی وہ بات دہرائی جو مشین لینے گیا تھا اور اس سکھ ڈی ایس پی سے کہی تھی، ہمیشہ یہ کرسی نہیں رہنی تے اسی ہمیشہ قیدی نئی رہنا۔ ایس پی کے انجام سے عبرت حاصل کر رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ یار تو ٹھیک ہی آکھیا سی۔ خیر سسپنڈ یا معطل عملے کی جگہ نئے عملے نے لے لی، کرائم برانچ کا ایک اور سخت گیر ظالم افسر جس کی تعریف آپ حضرات نے مولانا الیاس قاسمی صاحب کے بیانات میں بہت بار سنی ہوگی۔

جی ہاں! مکھن لعل شرما، شرما کے اسیر ساتھیوں نے اپنے ذوق کے حساب سے اس کے نام بنا رکھے تھے کوئی مکھن لال بے شرما کہتا تو کسی نے مکھن کھوتی دا (گدھی کا) نام دیا۔ اس کھوتی دے مکھن کے زمانے میں کئی معرکے ہوئے اگر وہ شروع ہوئے تو ہم موضوع سے کافی دور ہو جائیں گے اور مشین کا بڑا مشن انتظار گاہ میں کھڑا سوکھتا رہے گا۔ مکھن لال شرما خود کیا آیا ساتھ میں اپنا ایک بڑا معتمد افسر پیارے لعل کٹوچ بھی ساتھ لایا اور اس کو پاکستانی مجاہدین کے بلاک کا افسر اعلیٰ مقرر کر دیا۔ وہ نیا نیا آیا تھا، افسری کا نشہ اور کچھ کر دکھانے کا جذبہ اس کے ذہن میں کلبلا رہا تھا۔ شام کو ہمارے بلاک میں آیا تو اسیران کو مغرورانہ انداز میں آواز دے کر کہا سب ایک لائن میں کھڑے ہو جاؤ۔ اس کے کہنے پر کسی نے کان نہ دھرا، اتنے میں کمانڈر سجاد (شہید) نے اسے بڑے بے باکانہ انداز میں للکارتے ہوئے کہا تو کون ہوتا ہے ہمیں لائن میں لگوانے والا؟ اور بھی اسے کھری کھوٹی سنا دیں۔ اس پر وہ ہکا بکا اپنے ماتحتوں کے سامنے ذلیل و رسوا ہو گیا۔ اسے بتا دیا کہ گنتی کرنی ہے تو پہلے طریقے کے مطابق کرنی ہوگی اور وہ یوں ہوتی تھی کہ ہر ساتھی اپنے سیل میں چلا جاتا اور جیل والے گنتی کرتے جاتے۔ اس کے بعد جب بھی آتا مودب ہو کر بغیر کچھ کہنے سنے اپنا کام کرتا اور چلا جاتا۔ اسے اپنے مرض کی دوا پہلی ملاقات پر ہی مل گئی۔ لگتا تھا کہ پہلے عملے والوں نے جن کے ساتھ کچھ اسطرح کے یا اس سے بھی بڑھ کر زیادہ کڑے دو بدو جنگ والے معرکے اسی بلاک میں ہو چکے تھے نہ بتائے گئے اور یہ کہ یہاں بند کئے گئے اسیران فیلڈ میں کیا تھے۔ یہ سب کچھ کسی کا کمال نہیں محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور خصوصی نصرت تھی۔

فرمان باری تعالیٰ ہے:

"سنلقی فی قلوب الذین کفروا الرعب" ہم کافروں کے دلوں میں رعب ڈال دیتے ہیں۔

بزدل سامنے تو کچھ نہ کر پا رہے تھے البتہ اقتصادی پابندیاں بڑھنے لگیں۔ روٹین میں آنے والی چیزوں میں کٹوتی یا بندش، سیلوں میں بنے سیلوں میں بند کرنا، لیٹ کھولنا، تلاشی سسٹم میں سختی، بلاک کی باریک بینی سے چیکنگ وغیرہ۔

پہلے تین ساتھیوں کو موقع ملا سریئے کاٹ نکلے تو پھر اس سمت خوب حکام نے توجہ دی وہ اس پر نظریں لگائے بیٹھے تھے۔ پر اسیران نئی سمت متعین کر چکے تھے جس میں سب کی آزادی کے مواقع تھے وہ سمت تھی بھارت ماتا میں ایک بڑا سوراخ۔

لیکن یہ افسر کٹوچ شیطانی دماغ والا تھا ایک بار ان میں بات چلی کہ پہلے نکلنے والے کیسے نکل گئے؟ تو کٹوچ کہنے لگا تم دیواروں پر ہی نظر نہ رکھو اب یہ اوپر سے نہیں جائیں گے۔ (باقی آئندہ)

غزوہ ہند کا کمسن شہید

حبیب الحق

اللہ تعالیٰ غزوہ ہند کے شہداء کی قربانیوں کی برکت سے اہل کشمیر کو آزادی نصیب فرمائیں...آج کے غزوہ ہند کے شہید کے تذکرے سے پہلے غزوۂ ہند کے کچھ فضائل قارئین کے نظر کرتے ہیں.....

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے "میرے جگری دوست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے بیان کیا کہ اس امت میں سندھ و ہند کی طرف لشکروں کی روانگی ہوگی"۔ اگر مجھے ایسی کسی مہم میں شرکت کا موقع ملا اور میں (اس میں شریک ہو کر) شہید ہو گیا تو ٹھیک، اگر (غازی بن کر) واپس لوٹ آیا تو میں ایک آزاد ابوہریرہ ہونگا۔ جسے اللہ تعالیٰ نے جہنم سے آزاد کر دیا ہوگا۔ (مسند احمد)

حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میری امت میں دو جماعتیں ایسی ہونگی جنہیں اللہ تعالیٰ نے آگ سے محفوظ کر دیا ہے۔ ایک جماعت ہندوستان کے خلاف جہاد کرے گی اور دوسری جماعت حضرت عیسیٰ ابن مریمؑ کے ساتھ ہوگی۔ (مسند احمد، سنن الکبری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہندوستان کا تذکرہ فرمایا اور ارشاد فرمایا "ضرور تمہارا ایک لشکر ہندوستان سے جنگ کریگا۔ اللہ تعالیٰ ان مجاہدین کو فتح عطاء فرمائے گا حتی کہ وہ (مجاہدین) ان (ہندوؤں) کے بادشاہوں کو بیڑیوں میں جکڑ کر لائیں گے اور اللہ (اس عظیم جہاد کی برکت سے) ان مجاہدین کی مغفرت فرما دے گا۔ جب وہ مسلمان واپس پلٹیں گے تو عیسیٰ ابن مریم کو شام میں پائیں گے۔"

غزوۂ ہند کے فضائل آپ نے پڑھ لئے اب غزوۂ ہند کے ایک خوش قسمت اور کمسن شہید کا تذکرہ پڑھتے ہیں.....

کچھ دن قبل راقم نے شعبہ المرابطون کراچی کے منتظم مولانا عامر صاحب سے گزارش کی تھی کہ مجھے بھائی عبدالرحیم برمی شہیدؒ کے حالات زندگی کے متعلق کچھ معلومات مرحمت فرما دیں، مولانا نے جو احوال عرض کئے وہ قارئین کی نظر کرتے ہیں۔

"عبدالرحیم برمی ان مجاہدین میں سے ایک تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے بہت ہی کم عمری میں جہاد کی سمجھ نصیب فرمائی.... عبدالرحیم شہیدؒ بھی تقریباً 14 سال کی عمر ہی سے فریضہ جہاد کے ساتھ وابستہ ہوئے، حفظ قرآن کے ساتھ ساتھ جہادی امور میں بھی مشغول رہتے... چونکہ عبدالرحیم شہیدؒ کا تعلق انتہائی غریب گھرانے سے تھا جس کی وجہ سے وہ حفظ قرآن کی تکمیل نہ کر سکے اور 24 پارے حفظ کرنے کے بعد گھریلو مجبوریوں کی وجہ سے صدر میں کریم سینٹر میں ایک حلیم کی دکان پر کام کرنے لگا.... کام سے فارغ ہو کر رات کو جب گھر آتا تو سب سے پہلے دعوت جہاد میں مشغول ہو جاتا..... جمعرات کے دن عشاء کے بعد مجاہدین کا جوڑ (شب جمعہ) ہوتا ہے (کراچی میں) عبدالرحیم کی جب کام سے چھٹی ہوتی تو اس وقت تک شب جمعہ کی ترتیب ختم ہو چکی ہوتی... لیکن اس کے باوجود عبدالرحیم شہیدؒ سب سے پہلے عثمانیہ مسجد کورنگی (جہاں شب جمعہ ہوتا تھا) میں حاضری لگانے چلا جاتا... اور موقع پر موجود جماعت کے ذمہ دار ساتھیوں سے جماعتی کام کی ترتیب سن کر اور سمجھ کر پھر گھر جاتا تھا.... یہ ان کا معمول تھا... مولانا عامر نے بتایا کہ ہم نے اپنے علاقہ میں ایک جماعتی لائبریری بنانے کا پروگرام بنایا... اور جماعتی ساتھیوں سے حسب توفیق حصہ ملانے کی اپیل کی.... مولانا فرماتے ہیں کہ انتہائی غربت اور کسمپرسی کے باوجود سب سے پہلے لائبریری میں مالی تعاون کی صورت میں حصہ ملانے والے عبدالرحیم برمی شہیدؒ تھے.....

رمضان المبارک کا مہینہ انفاق مہم کا مہینہ ہوتا ہے جس میں جماعتی ساتھی مساجد کے باہر نمازوں کے اوقات میں مجاہدین کیلئے چندہ جمع کرتے ہیں.... عبدالرحیم جہاں کام کرتے تھے اسی علاقے میں نماز کے اوقات میں مختلف مساجد میں جا کر نماز کے بعد اکیلے جھولی پکڑ کر مجاہدین کے لئے چندہ جمع کرتا... غالباً سات مہینے تک وہ کام کرتا رہا لیکن جذبہ جہاد کمزور نہیں ہوا اور نہ ہی مال کی محبت جذبہ جہاد کو ٹھنڈا کر سکی بلکہ مزید پختگی جذبہ میں آئی.... آج بروز ہفتہ 13 اگست کو راقم کو مولانا محمد عامر صاحب اور دیگر جماعتی احباب کے معیت میں شہید عبدالرحیم برمی کے گھر جانے کا موقع ملا... شہید کے والد نے انتہائی گرمجوشی سے ہمارا استقبال کیا... شہید کے والد نے فرمایا کہ عبدالرحیم کو قرآن پاک کی تلاوت کا مثالی درجہ کا شوق تھا.... جب بھی کام سے واپس گھر آتا تو سب سے پہلے قرآن کی تلاوت شروع کرتا... تلاوت سے فارغ ہو کر ذکر و اذکار میں مشغول ہو جاتا... ہم اس کو منع کرتے کہ اتنی زیادہ تلاوت اور ذکر نہ کیا کرو، پاگل ہو جاؤ گے لیکن وہ باز نہ آتا.... شہید کے والد محترم فرماتے ہیں کہ تہجد کا بہت زیادہ پابند تھا..... رات کو اکثر جب میری آنکھ کھلتی تو میں عبدالرحیم کے بستر پر نظر ڈالتا تو وہ خالی نظر آتا اور عبدالرحیم ایک کونے میں کھڑا ہو کر اپنے رب سے آہ و زاری میں مشغول ہوتا.... مجھے اکثر کہتا تھا کہ ابو جان میں جہاد میں جاؤنگا اور شہادت پاؤنگا... شہید کے والد نے فرمایا کہ مجھے اپنے بیٹے کی شہادت پر کوئی دکھ نہیں ہے بلکہ میرے لئے خوشی کا مقام ہے کہ میرا بیٹا شہید ہو گیا ہے...راقم نے شہید کے والد سے شہید کا آخری وصیت نامہ مانگا جو انہوں نے نے خوشی خوشی دے دیا... وہ بھی کالم کے آخر میں ذکر کرینگے۔ ان شاء اللہ

سن 2013ء میں وہ محض 16 سال کی عمر میں کام کو خیر باد کہہ کر دورۂ تربیہ کیلئے بہاولپور مرکز تشریف لے گئے، دورۂ تربیہ، اساسیہ، تفسیر اور دورہ خیر کرنے کے بعد مجاہدین کی خدمت میں لگ گئے.... کچھ عرصہ بعد شہداء کی سرزمین بالاکوٹ تشریف لے گئے اور وہاں جہاد کی ابتدائی تربیت حاصل کی...اس دوران تقریباً ایک سال کا عرصہ گزرا 2014ء میں جب افضل گورو شہیدؒ کا انتقام لینے کے لئے AGS کلاس کا آغاز ہوا تو عبدالرحیم برمی نے سب سے پہلے اس ترتیبی کلاس میں داخلہ لیا اور بہت زیادہ جانفشانی کے ساتھ مشکل ترین مراحل طے کر کے AGS کی خصوصی تربیت حاصل کی، تربیت مکمل کرنے کے بعد کوٹلی آزاد کشمیر تشکیل ہو گئی...

اسی گروپ میں شامل ایک فدائی مجاہد نے راقم کو بتایا کہ عبدالرحیم شہیدؒ دل و جان سے مجاہد ساتھیوں کی خدمت کرتا تھا... انہوں نے مزید بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے عبدالرحیم کو اتنی خوبصورت آواز عطاء فرمائی تھی کہ جب وہ تلاوت کرنے لگتا تو سارے ساتھی اپنے کام کاج چھوڑ کر تلاوت سننے بیٹھ جاے اور تلاوت کے دوران یکسر خاموشی چھا جاتی...

کوٹلی تشکیل ہونے کے بعد چند ہی دن گزرے تھے کہ لانچنگ کے لئے پہلے سے تیار ساتھیوں کی لانچ ہونے کی ترتیب بن گئی... عبدالرحیم شہیدؒ نے مفتی اصغر کشمیری صاحب حفظہ اللہ سے کہا کہ مجھے ساتھیوں کے ساتھ ہاف لانچنگ کی اجازت دے دیں (یعنی صرف بارڈر تک ساتھیوں کے ساتھ جانے کی اجازت) مفتی صاحب نے اجازت دے دی.... جب عبدالرحیم ساتھیوں کے ساتھ خونی لکیر تک گیا اور ساتھی خونی لکیر عبور کر کے وادی میں داخل ہونے لگے تو عبدالرحیم نمناک اور حسرت بھری نگاہوں سے انہیں دیکھنے لگا.... اس دوران ان کے ذمہ دار کی نگاہیں عبدالرحیم پر جمی ہوئی تھی اور انہوں نے عبدالرحیم کے غم اور تمنا کو اپنے دل میں محسوس کیا اور عبدالرحیم سے کہا، کیا آپ ان کے ساتھ جانا چاہتے ہو؟ عبدالرحیم نے فوراً کہا جی میں بھی ان کے ساتھ جانا چاہتا ہوں.... انہوں نے اپنی کلاشنکوف عبدالرحیم کو دی اور الوداع کیا... تقریباً 2 سال کا عرصہ وادی میں ہندو بنیا کے خلاف برسر پیکار رہا اس دوران انہوں نے حفظ قرآن بھی مکمل کیا... جس کی اطلاع بذریعہ فون وادی سے اپنے والدین کو دی... اور ساتھ ساتھ اپنے والد محترم سے کہا کہ میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بخوشی اجازت دی....

2 سال گائے کے پجاریوں سے نبرد آزما رہنے کے بعد گذشتہ سال اپریل 2015ء کو ترال کے علاقہ میں اپنے ہر دلعزیز کمانڈر اور استاد المجاہدین استاد عدیل کشمیری کے ہمراہ انڈین آرمی کا مقابلہ کرتے ہوئے 5 فوجیوں کو واصل جہنم کرنے کے بعد جام شہادت نوش فرما گئے... اللہ تعالیٰ استاد عدیل اور برمی شہیدؒ کی شہادت قبول فرمائیں۔ آمین

آخر میں شہید کے وصیت نامہ پر اس کالم کا اختتام کرتے ہیں۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

از سلام عرض کہ آپ خیر خیریت سے ہونگے مجھے خوشی ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے میرے اوپر انعام کر کے مجھے غزوۃ الہند (کشمیر) کیلئے چن لیا ہے۔ زندگی اور موت کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے اپنے خیالات کا اظہار بذریعہ قلم کر رہا ہوں۔ اگر میں شہید ہو گیا یا غازی بن کر لوٹا تو آپ سے گزارش ہے کہ جماعت یا ذمہ دار کے اوپر کسی قسم کا دباؤ نہیں ڈالیں گے بلکہ خوشی محسوس کرینگے اور جب میں نے مدرسہ چھوڑا تو میرا ارادہ والدین کی خدمت کا تھا کیونکہ والد صاحب آپ بوڑھے ہیں اور میں نے بھی آپ کا ساتھ دیا لیکن اللہ کو کچھ اور منظور تھا اور مجھے اپنے راستے میں لیکر آیا۔ اور جب میں گھر سے نکلا اور بعد میں آپ کو فون کیا تو آپ نے کہا کہ بیٹا یہ صحیح راستہ ہے اور آپ گھر والوں کو دعائیں دینا اور ہم آپ کو دعائیں دینگے تب مجھے بہت خوشی محسوس ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو دنیا اور آخرت میں خوشی نصیب فرمائیں اور میں اپنا والدہ صاحبہ سے گزارش ہے کہ اگر شہادت نصیب ہوئی تو خوشی منائیں... اور اپنے دل کو بڑا رکھیں۔ سب سے معافی کا طلبگار۔

(عبدالرحیم)

وادیٔ کشمیر کا ۱۴ اور ۱۵ اگست

عبدالحفیظ امیر پوری

بین الاقوامی تنازعات میں کشمیر کا مقدمہ سب سے سیدھا ہے۔ اس کی تاریخ جھٹلائی نہیں جا سکتی۔ یہ مقدمہ پاکستان نہیں بلکہ بھارت خود بطور ریاست اقوام متحدہ میں لے کر گیا۔ مقدمے کا پہلا اور آخری نکتہ اب انسانی حقوق کے بین الاقوامی چارٹر کا ابتدائیہ سمجھا جاتا ہے۔ آج ساری بین الاقوامی برادری دُنیا کے کسی نہ کسی خطے میں آزادی کیلئے لڑنے والوں کی عملی، عسکری، سفارتی یا اخلاقی مدد کر رہی ہے۔ اسی مدد کا نتیجہ ہے کہ وہ سوڈان جو صدیوں سے افریقہ کا دل سمجھا جاتا تھا اور 1400 سال سے شاہ نجاشی جیسے عادل بادشاہ کی سرزمین کے طور پر کروڑوں لوگوں کی سجدہ گاہ نیاز تھی اُس میں مٹھی بھر عیسائی آبادی نے طاقتور عیسائی ریاستوں کی مداخلت سے خود مختار ملک بنا لیے۔ یہی نہیں بلکہ دنیا کے سب سے بڑے اسلامی ملک انڈونیشیا کے ایک جزیرے میں ایشیاء کا پہلا عیسائی ملک ایسٹ تیمور بھی خود مختاری لینے میں کامیاب ہو گیا۔ ان دونوں خطوں میں نہ کوئی آزادی کی تحریک چلی، نہ تو لاکھوں شہیدوں کے نئے قبرستان بنے اور نہ ہی سرزمین وطن کی کسی بیٹی کی آبرو کا آنچل تار تار ہوا۔ اس کے باوجود حق خود ارادیت کے نام پر عالمی طور پر تسلیم شدہ ریاستوں کا پیٹ چاک کر کے دو نئے ملک بنا دیئے گئے۔

یہاں میں ایک سیاسی مغالطے کو بھی دور کرتا ہوں وہ یہ کہ کشمیر کے مقدمے کے فریق بھارت اور پاکستان نہیں بلکہ اس کے چار فریق ہیں۔ پاک و ہند دو فریق ہیں اس کا تیسرا فریق وہ کشمیری ہیں جن کو اپنے مستقبل کی تقدیر کا فیصلہ کرنے کا حق دلوانے کے لئے بھارت کی ریاست نے اقوام متحدہ سے رجوع کیا تھا۔ چوتھا فریق اقوام متحدہ ہے، جس کی قرارداد کے زور پر شمالی سوڈان، ایسٹ تیمور میں امن کے نام پر فوجیں اتاری گئیں۔ جس کی تحریری اجازت سے عراق پر بمباری ہوئی، لیبیا پر آگ کی بارش اور افغانستان پر بارودی ستم کے پہاڑ توڑے گئے۔ یہ ادارہ اپنے بین الریاستی چارٹر کے تحت پابند ہے کہ وہ کشمیر کے حریت پسند عوام کو مزید کسی بھی مجرمانہ تاخیر کے بغیر آزادی کے ساتھ اپنی رائے اور مرضی سے پاکستان میں شامل ہونے کا حق دلوائے۔

اگر کسی کو کشمیریوں کی پاکستان میں شمولیت پر شک وشبہ تھا تو وہ مقبوضہ علاقے کے باشندوں کے حالیہ 14 اگست کو کرفیو اور سخت پابندی کے باوجود اپنے گھروں، دکانوں، شاہراہوں، درختوں، اپنی گاڑیوں، سائیکلوں، تانگوں پر پاکستان کا سبز ہلالی پرچم لہرا کر اس کے ساتھ یکجہتی کے مظاہرے پر دور رہ جانا چاہیے اور یہ عوامی حمایت وادی پر قابض 6 لاکھ بھارتی فوج، نیم فوجی دستوں، پولیس کے سخت پہرے کے باوجود دیکھنے میں آئی۔

اہل کشمیر کا پاکستان کے یوم آزادی پر جشن اور بھارت کے یوم آزادی کو بطور یوم سیاہ منانے کی یہ صورت حال ریاست جموں کشمیر پر بھارت کے 68 سالہ قبضے کے باوجود نہ صرف برقرار ہے بلکہ اس میں روز بروز شدت پیدا ہوتی جا رہی ہے۔

بھارت کے سرکاری و غیر سرکاری ذرائع ابلاغ غیر ممالک اور کچھ آزاد خیال پاکستانیوں کو مقبوضہ کشمیر میں ترقیاتی منصوبوں کے اعداد و شمار بتا کر ان کا مقابلہ آزاد کشمیر سے کر کے انہیں باور کرانے کی کوشش کرتے ہیں کہ ان کا مقبوضہ کشمیر آزاد کشمیر سے کہیں زیادہ ترقی یافتہ ہے لیکن وہ نہیں جانتے کہ ایسے دلائل برطانیہ، فرانس، ولندیزی، ہسپانوی، پرتگالی، اطالوی استعماری طاقتیں بھی اپنے اپنے افرایشائی لاطینی امریکی نو آبادیاتی روایات کے بارے میں دیا کرتی تھیں لیکن ان کا اثر مقامی آبادیوں پر بالکل نہیں پڑتا تھا۔ کیونکہ مادی ترقی کبھی بھی "آزادی" کا بدل ہو ہی نہیں سکتی۔

بھارت کے کھدر پوش حکمرانوں کو تو یاد ہوگا انگریز سامراج انہیں بار بار جتاتا رہتا تھا کہ کیا برطانوی قبضے سے قبل بھارت کے طول و عرض میں ریلوے کا جال بچھا ہوا تھا؟ کیا دریاؤں پر ایسے مستحکم پل پہلے کبھی تھے؟ کیا پنجاب جیسی نہریں شاہجہان کے زمانے میں کھودی گئی تھیں جنہوں نے بنجر زمینوں کو زرخیز بنا دیا؟ کیا پہاڑوں کو کاٹ کر ریل کی پٹریاں کبھی بچھائی گئی تھیں؟ کیا تار گھر اور ٹیلی فون کا مربوط نظام پہلے بھی موجود تھا؟ کیا ایسی سائنسی تجربہ گاہیں تھیں؟ کیا جدید طبی و جراحی سہولتیں میسر تھیں؟ کیا آرٹس سائنس انجینئرنگ کی درسگاہیں تھیں؟ کیا مرکزی اور صوبائی ملازمتوں کے لیے پہلے مقابلے کے امتحانات اور قابلیت کی بناء پر تقرریاں ہوتی تھیں؟

بھارت کا یہ پروپیگنڈا کہ ویسے تو راوی کشمیر میں چین لکھتا ہے لیکن پاکستان سے گھس بیٹھیے (در انداز) کشمیر میں داخل ہو کر دہشت گردی برپا کرتے ہیں تو بھارت کی قابض فوج کو مجبوراً گولی چلانا پڑتی ہے۔ جبکہ کشمیر کے عوام تو بھارت کے ساتھ ہیں۔ اگر وہ بھارت کے ساتھ ہوتے تو سری نگر اور وادیٔ کشمیر میں بھارت کی فوج کو 14 اور 15 اگست کو کرفیو کیوں نافذ کرنا پڑتا؟ کیا سری نگر، دوسرے قصبات میں مکانوں، دکانوں اور شاہراہوں پر سبز ہلالی پرچم لگانے والے سیالکوٹ یا مظفر آباد سے آ کر وادیٔ میں پاکستان کی پرچم کشائی کرتے ہیں؟

اور 15 اگست کو وادیٔ کشمیر میں سڑکیں کیوں ویران رہتی ہیں اور مقامی آبادی اپنی چھتوں پر ترنگا جھنڈا کیوں نہیں لگاتے؟

کیا یہ شواہد اور قرائن یہ ثابت نہیں کرتے کہ کشمیر کے عوام ریاست پر بھارت کے قبضے کے سخت مخالف ہیں اور اس سے جلد از جلد نجات چاہتے ہیں۔

عالمی طاقتیں کشمیریوں کو ان کا حق خود ارادیت دلانے میں دوہرے معیار سے کام لے رہی ہیں، اقوام متحدہ نے 1975 میں انڈونیشیا کے قبضہ میں آنے والی عیسائی ریاست مشرقی تیمور کو ان کا حق خود ارادیت دلایا، اور حالیہ سکاٹ لینڈ برطانیہ میں لوگوں نے علیحدگی کا سوچا تو ان کو فوراً رائے شماری کا حق دے دیا گیا مگر کشمیر میں رائے شماری کیوں نہیں ہو سکتی جبکہ اس کے لئے اقوام متحدہ کی 18 قراردادیں موجود ہیں۔ کشمیری اسی اقوام متحدہ کے چارٹر کے مطابق ہی رائے شماری مانگ رہے ہیں۔ مگر بھارتی حکومت طرح طرح کی قانون سازی کر کے کشمیریوں کی آزادی کی تحریک کو کچلنے کی کوشش کر رہی ہے، اقوام متحدہ اور بین الاقوامی برادری کو کشمیر کے معاملہ پر اپنی دوغلی پالیسی ترک کرنی ہوگی اگر اقوام متحدہ اپنی دیگر قراردادوں پر عمل کرا سکتی ہے تو مسئلہ کشمیر کے حل کے لئے اپنی ہی منظور کردہ قرارداد پر عمل درآمد کیوں نہیں کرا سکتی ہے؟؟

☆......☆......☆

ذوالقعدہ کی اہمیت وحرمت، قرآن وسنت کے آئینے میں

امیر افضل اعوان

قمری تقویم کا گیارہواں مہینہ ذوالقعدہ یا ذی قعد اسلامی حرمت والے مہینوں میں شامل اور معتبر سمجھا جاتا ہے، قعدہ دراصل قعود سے ہے، جس کے معنی بیٹھنے کے ہیں، عرب اس مہینے میں لڑائی جھگڑا وقتال نہیں کرتے تھے، گویا گھروں میں بیٹھے رہتے تھے اسی نسبت سے اس ماہ کا نام ذوالقعدہ یعنی بیٹھنے والا مہینہ پڑ گیا، جب کہ عربی میں ذو کے معنی صاحب یا والا کے ہوتے ہیں جیسے ذوالمال یعنی مال والا یا صاحب مال، اسلامی سال کے حرمت والے مہینوں میں ماہ ذوالقعدہ کی واضح فضیلت بیان کرتے ہوئے قرآن میں متعدد مقام پر اس کا بیان موجود ہے، قرآن کریم میں خالق کائنات ذوالقعدہ کی حرمت بارے خود ارشاد فرماتا ہے" بے شک اللہ کے ہاں مہینوں کی گنتی بارہ ہے، اللہ کی کتاب (لوح محفوظ) میں، اس دن سے جب سے اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا، ان میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں، یہی دین کا سیدھا راستہ ہے تو ان مہینوں میں قتال ناحق سے اپنی جانوں پر ظلم نہ کرنا" سورۃ التوبہ، آیت 36، ماہ ذی القعدہ کی حرمت بارے ایک احادیث مبارکہ میں منقول ہے" سال میں بارہ مہینے ہیں، ان میں چار حرمت والے ہیں، تین مسلسل (لگاتار) ہیں، ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم (چوتھا) رجب المرجب ہے جو شعبان اور جمادی (الآخر) کے درمیان ہے، صحیح بخاری 3197، صحیح مسلم 1679، واضح رہے کہ ان چار حرمت والے مہینوں میں تین پے در پے اس لئے ہیں کہ دراصل انہیں حج کے مہینے کہا جاتا تھا اور اسی نسبت سے کہ جب حاجی حج کے لئے ذوالقعدہ میں اپنے گھروں سے نکلیں تو لڑائیاں، مار پیٹ، جنگ و جدال، قتل و قتال بند ہوا اور وہ لوگ اپنے گھروں میں بیٹھے رہیں، پھر ذوالحجہ میں احکام حج کی ادائیگی امن و امان سے عمدگی و شان سے ہو جائے تو حجاج کرام ماہ محرم کی حرمت میں اپنے گھروں کو واپس لوٹ جائیں اور سال کے درمیان میں رجب کو حرمت والا مہینہ بنانے کی وجہ یہ ہے کہ زائرین اپنے طواف بیت اللہ کے شوق کو عمرہ کی صورت میں ادا کر لیں۔

قرآن و حدیث کی رو سے ان چار مہینوں میں خصوصاً جنگ و جدال اور دیگر حرام امور سے اجتناب کرنا چاہئے، حتیٰ کہ کفار سے لڑنے کی ضرورت ہو تب بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ اس کا آغاز کسی حرمت والے مہینے سے نہ ہو، ہاں اگر کافر حملہ آور ہوں تو پھر دفاع میں ہتھیار اٹھانا نہ صرف جائز بلکہ ضروری ہے، ایک روایت کے مطابق آپ ﷺ نے طائف کا محاصرہ ذی القعدہ میں کیا اور چالیس روز کے محاصرہ کے بعد بنا جنگ آپ ﷺ واپس لوٹ گئے، یہاں یہ امر واضح کر دینا ضروری ہے کہ جیسا کہ صحیح مسلم اور بخاری میں مرقوم ہے کہ آپ ﷺ نے ماہ شوال میں ہوازن قبیلہ کی طرف چلے، جب ان کو حزیمت ہوئی تو ان میں سے بچے ہوئے لوگ بھاگ کر طائف میں پناہ گزین ہو گئے تو آپ ﷺ وہاں گئے اور محاصر کیا تو ذوالقعدہ کا مہینہ شروع ہو گیا اور پھر واضح فتح کے مواقع موجود ہونے کے باوجود حملہ نہ کیا اور کفار کی جانب سے حملہ آور نہ ہونے پر ذوالقعدہ کی حرمت کے پیش نظر آپ ﷺ واپس لوٹ گئے، واضح رہے کہ قبیلہ ہوازن اور ثقیف کے ساتھ جنگ دراصل لڑائی تمیمہ تھی اور جنگ کا آغاز بھی انہوں نے ہی کیا تھا، پھر ادھر ادھر سے اسلام مخالفین کو جمع کر کے لڑائی کی دعوت دی، پس آپ ﷺ نے پیش قدمی کی اور یہ پیش قدمی حرمت والے مہینہ میں نہ تھی۔

ماہ ذوالقعدہ قمری تقویم کا واحد مہینہ ہے کہ جس کے حوالہ سے ہمارے ہاں کوئی بدعت رائج نہیں، تاریخ اسلامی کا مطالعہ کیا جائے تو بخوبی علم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے اپنی حیات مبارکہ میں چار عمرے کئے جن میں سے دو ذوالقعدہ میں کئے اس حوالہ سے بعض روایات میں تین عمرے اس ماہ مبارک میں کئے جانا بھی مرقوم ہے، ایک حدیث مبارکہ میں ذکر ہے "حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چار عمرے کئے تھے اور سبھی ذوالقعدہ میں کئے سوائے اس کے جو حج کے ساتھ تھا" ترمذی 816، سنن ابوداؤد 1993، گو کہ اس مہینے کی بابت کوئی فضیلت وارد نہیں ہے مگر حرمت والے مہینوں میں اس ماہ کے شمار کے باعث یہ مہینہ بذات خود باعث فضیلت ہے اور یہ امر بھی مقدم ہے کہ حرمت والے مہینوں میں ماہ ذوالقعدہ کے شمار کا حکم قرآن وحدیث میں واضح موجود ہے اس لئے اس کی عزت وحرمت مسلمہ ہے، اسی لئے حرمت والے مہینوں میں گناہ و ثواب کے معیار بھی مختلف ہوتے ہیں، کسی کے ساتھ بلاوجہ زیادتی، لڑائی جھگڑا یا مار پیٹ تو ویسے بھی ممنوع ہے مگر حرمت والے مہینوں میں گناہ سزا کے اعتبار سے اور نیکیاں اجر و ثواب کے اعتبار سے بڑھ جاتی ہیں، حضرت قتادہؓ کا قول ہے کہ ان حرمت والے مہینوں کی سزا اور بوجھ بڑھ جاتا ہے، گو کہ ظلم ہر حال میں بری چیز ہے لیکن اللہ پاک اپنے جس امر کو چاہے بڑھا دے، جس طرح اللہ پاک نے اپنی مخلوق میں سے انسانوں کو اشرف قرار دیا اور پسند فرمایا، مہینوں میں رمضان شریف اور دیگر تین مہینوں کو پسند فرمایا، انسانوں میں اپنے رسول چنے، کلام میں اپنے ذکر کو پسند فرمایا، زمین میں مسجدوں کو پسند فرمایا، دنوں میں جمعہ کے دن کو پسند فرمایا، راتوں میں لیلۃ القدر کو پسند فرمایا پس ہمیں ان چیزوں کی تعظیم کا خیال رکھنا چاہئے جنہیں اللہ پاک نے عظمت دی۔

حضرت عبدالمطلب کی نذر

"زمزم" کی کھدائی کے وقت چونکہ حضرت عبدالمطلب کے صرف ایک ہی بیٹے "حارث" تھے اور وہی تن تنہا اس عظیم مشن میں والد کے مددگار تھے اور کوئی دوسرا اس مشن میں ان کا ہاتھ بٹانے والا نہ تھا، اس لئے انہیں انتہائی دقت اور پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ بعض روایات کے مطابق اس موقع پر قریش مکہ نے بھی انہیں مختلف انداز سے ستایا اور طعنے دیئے تو اس وقت حضرت عبدالمطلب نے یہ نذر مانی کہ "اگر میں نے یہ کنواں کھود لیا اور اس کا کام مکمل کر لیا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے دس بیٹے عطاء فرمائے تو میں ایک بیٹے کو اللہ کے نام پر ذبح کروں گا۔"

اللہ تعالیٰ نے "زمزم" کی کھدائی اور بحالی کا کام بھی مکمل کرا دیا اور انہیں دس بیٹے بھی عطاء فرما دیئے، جن کے نام یہ ہیں:

(۱) حارث (۲) عبداللہ (۳) ابوطالب (۴) زبیر (۵) عباس (۶) ضرار (۷) ابولہب (۸) اَلْغَيْدَاق (۹) حمزہ (۱۰) المقوّم

جب حضرت عبدالمطلب نے اپنی نذر پوری کرنی چاہی تو بیٹوں کے درمیان قرعہ اندازی کی کہ کس بیٹے کو اللہ تعالیٰ کے نام پر ذبح کیا جائے؟ قرعہ حضرت عبد اللہ کے نام نکلا۔ حضرت عبدالمطلب انہیں قربان کرنے کے لیے لے چلے تو ان کے ننھیال بنو مخزوم اور قریش کے سردار اور اہل رائے لوگ آڑے آ گئے اور کہا: "اللہ کی قسم! آپ ان کو ذبح نہیں کریں گے۔ کیونکہ اگر آپ نے ان کو ذبح کر دیا تو یہ ہم پر ہماری اولاد میں اور عرب میں سنت بن جائے گی۔"

حضرت عبدالمطلب کے باقی بیٹوں نے بھی اس معاملہ میں قریش کا ساتھ دیا۔ آخر بحث و مباحثہ اور مشاورت کے بعد طے یہ ہوا کہ حضرت عبداللہ اور دس اُونٹوں کے درمیان قرعہ اندازی کی جائے۔ (اس زمانہ میں دیت کی مقدار دس اونٹ تھے) اگر قرعہ اونٹوں کے نام نکلے تو انہیں حضرت عبد اللہ کی جگہ ذبح کر دیا جائے اور اگر قرعہ حضرت عبداللہ کے نام نکلے تو دس، دس کر کے اونٹوں کی تعداد بڑھائی جائے، یہاں تک کہ قرعہ اونٹوں کے نام نکل آئے۔ چنانچہ حضرت عبدالمطلب نے اسی طرح قرعہ اندازی کی۔ قرعہ مسلسل حضرت عبداللہ کے نام نکلتا رہا اور وہ دس، دس اونٹ بڑھاتے چلے گئے، یہاں تک کہ جب اونٹوں کی تعداد "سو" ہوگئی تو قرعہ اونٹوں کے نام نکلا۔ حضرت عبدالمطلب نے تسلی اور اطمینانِ قلب کے لیے تین بار قرعہ اندازی کی۔ جب تینوں بار قرعہ "سو اونٹوں" کے نام نکل آیا تو حضرت عبدالمطلب سمجھ گئے کہ مشیت ایزدی یہی ہے اور انہوں نے حضرت عبداللہ کے فدیہ میں سو اونٹ ذبح کر ڈالے۔ یہیں سے "سو اونٹ دیت" کی روایت چلی اور اسلام نے بھی اسے باقی رکھا۔

اونٹوں کے ذبح سے فارغ ہو کر جب حضرت عبدالمطلب واپس گھر پلٹے تو مسجد حرام "وھب بن عبد مناف" سے ملاقات ہوئی، جو ان دنوں مکہ کے سرداروں میں شمار کیے جاتے تھے۔ انہوں نے اپنی بیٹی "آمنہ بنت وھب" کا نکاح حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب سے کرا دیا۔ (ملخص از: اخبار مکہ للازرقی/ ۲/ ۴۷، ۴۹)

آب زمزم کی عمر

ویسے تو زمزم جنت کے چشموں میں سے ایک چشمہ ہے۔ جیسا کہ روایات میں آیا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے انسانیت کے اعزاز اور ان کے فائدے کے لیے یہ چشمہ، یہ کنواں اور یہ پانی دنیا میں ہی انسانوں کو عطاء فرما دیا۔ روئے زمین پر اس مبارک پانی کا ظہور سیدنا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی ولادت کے چند روز بعد ہوا، جیسا کہ اس کا تفصیلی واقعہ گزر چکا ہے۔ اس ظہور سے قبل کتنے عرصے سے زمزم زیر زمین موجود تھا؟ یہ بات سوائے ذات باری تعالیٰ کے اور کوئی نہیں جانتا۔ البتہ اس پانی کے ظہور سے لے کر اب تک اس پانی کی عمر مبارک کتنی ہے؟؟؟ اس موضوع کو حضرات علمائے کرامؒ زیر بحث لائے ہیں اور اس کی عمر کا ایک اجمالی خاکہ پیش کیا ہے۔ جس کا لب لباب یہ نکلتا ہے کہ ظہور سے لے کر اب تک "آب زمزم" کی عمر تقریباً چار ہزار، آٹھ سو، ساٹھ سال بنتی ہے۔ اس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام سے حضرت موسیٰ علیہ السلام تک کا زمانہ: ۱۰۰۰ سال۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک کا زمانہ: ۱۹۰۰ سال۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت سے حضور ﷺ تک کا زمانہ: ۵۶۹ سال۔ (طبقات ابن سعد/ ۱/ ۲۵)

ان سب کو جمع کرنے سے کل مدت بنتی ہے: ۳۴۶۹ سال۔

نبی اکرم ﷺ کی عمر مبارک قبل از ہجرت: ۵۳ سال۔

ہجرت سے لے کر اب تک کا زمانہ: ۱۴۳۷ سال۔

کل مدت: ۴۹۵۹ سال۔

اس میں سے ۹۹ سال منفی کر دیجئے۔ کیونکہ سیدنا اسمٰعیل علیہ السلام کی ولادت کے وقت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی عمر مبارک ۹۹ سال تھی، جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے سورۃ ابراہیم، آیت ۳۹ کی تفسیر میں فرمایا ہے۔ (بحوالہ تفسیر قرطبی)

یوں زمزم شریف کی عمر ۴۸۶۰ سال بنتی ہے...... (ملخص از: فضل ماء زمزم/ص ۵۰)

زمزم کا محلِ وقوع

زمزم کا کنواں بیت اللہ شریف سے مشرق اور کسی قدر جنوب کی جانب واقع ہے۔ اگر آپ بیت اللہ شریف کے مشرقی جانب واقع "مقام ابراہیم" سے کچھ پیچھے جا کر قبلہ رخ کھڑے ہوں تو آپ کے بائیں جانب تھوڑے سے فاصلے پر "زمزم" کا کنواں ہے۔ لیکن آج کل یہ کنواں نظر نہیں آتا۔ کیونکہ اس کے اوپر مطاف کی چھت آ گئی ہے۔ البتہ زیر چھت کنویں تک جانے کا راستہ موجود ہے، لیکن وہاں بھی اب عوام الناس کو نہیں جانے دیا جاتا۔ صرف انتظامی عملے کا وہاں آنا جانا ہوتا ہے اور مشینری کے ذریعے حرم شریف میں زمزم کی ترسیل کی جاتی ہے۔

زمزم کے کنویں کی کیفیت اور پیمائش

زمزم کا کنواں دو حصوں میں تقسیم ہے۔

(۱) وہ حصہ جو باقاعدہ اینٹوں وغیرہ سے دیوار نما بنایا گیا ہے۔ اس کی گہرائی ۱۲.۸۰ میٹر ہے۔

(۲) دوسرا حصہ وہ ہے جو نیچے پہاڑی چٹان میں سوراخ نما قدرتی شکل میں ہے۔ اس کی گہرائی ۱۷.۲۰ میٹر ہے۔ اس طرح زمزم کے کنویں کی کل گہرائی ۳۰ میٹر بنتی ہے۔ اس کو مزید یوں سمجھئے کہ اگر آپ زمزم کے کنویں کی منڈیر پر جا کھڑے ہوں اور کنویں میں جھانکیں تو کنویں کے منہ سے لے کر نیچے ۱۲.۸۰ میٹر تک وہ حصہ ہے جو دیواروں کی شکل میں باقاعدہ تعمیر کیا گیا ہے اور اس کے بعد مزید نیچے ۱۷.۲۰ میٹر حصہ قدرتی سوراخ نما ہے۔ کنویں کا قطر کہیں زیادہ اور کہیں کم ہے۔ کم سے کم قطر ۱.۵۰ میٹر (ڈیڑھ میٹر) اور زیادہ سے زیادہ ۲.۵۰ میٹر (اڑھائی میٹر) ہے۔ جبکہ پانی کنویں کے منہ سے تقریباً ۴ میٹر گہرا ہے۔

زمزم کو سیراب کرنے والے چشمے

کنویں کی گہرائی میں جاتے ہوئے جہاں انسانی تعمیر شدہ دیواریں ختم ہو جاتی ہیں، یعنی ۱۲.۸۰ میٹر نیچے، وہیں کچھ پتھریلی چٹانیں ہیں جن سے مختلف چشمے پھوٹتے ہیں اور زمزم کے کنویں کو سیراب کرتے ہیں۔ جدید تحقیق کے مطابق ان چشموں کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

(۱) مرکزی چشمہ۔ یہ چشمہ کعبۃ اللہ کے حجر اسود والے کونے سے آ رہا ہے۔ اس کے دہانے کی لمبائی ۴۵ سینٹی میٹر اور اونچائی ۳۰ سینٹی میٹر ہے۔ زمزم کے پانی کی بڑی مقدار اسی چشمے سے آتی ہے۔

(۲) دوسرا بڑا چشمہ۔ یہ چشمہ "مکبریّہ" کی جانب سے آ رہا ہے۔ اس کی لمبائی ۷۰ سینٹی میٹر اور اونچائی ۳۰ سینٹی میٹر ہے۔

اس کے علاوہ پتھروں کے درمیان مزید ۲۶ چھوٹے چھوٹے سوراخ ہیں، جن سے زمزم کا پانی پھوٹتا ہے۔ ان میں سے پانچ سوراخ تو مذکورہ بالا دو مرکزی اور بڑے چشموں کے دہانوں کے درمیانی فاصلے میں واقع ہیں اور یہ فاصلہ تقریباً ایک میٹر ہے۔ اور مزید ۲۱ چھوٹے سوراخ جبل ابی قبیس، صفا اور مروہ والی سمتوں میں ہیں۔ (ملخص از "زمزم" یحییٰ کوشک/ص ۶۱/ وفضل ماء زمزم، ص/ ۵۱، ۵۲)

زمزم کے نام

جو چیز جتنی اہم، جتنی افضل اور جتنی زیادہ شان و شوکت والی ہوتی ہے اسی قدر اس کے نام اور القاب بھی زیادہ ہوتے ہیں۔ اور ایسے ہی کسی چیز کے ناموں اور القاب کا زیادہ ہونا اس چیز کے علو رتبہ کی دلیل ہوتا ہے۔ "آب زمزم" چونکہ روئے زمین کے پانیوں میں سب سے افضل، اشرف، محبوب اور فضائل و فوائد سے بھرپور پانی ہے اور سب پانیوں کا سردار ہے، اس لیے اس کے نام بھی بہت زیادہ ہیں۔ حضرات علمائے کرامؒ نے مختلف تعدادوں میں زمزم کے ناموں کو جمع کیا ہے...... استاد، دکتور سائد بکداش نے اپنی کتاب "فضل ماء زمزم" میں آب زمزم کے ۵۴ نام جمع کیے ہیں۔ افادۂ قارئین کے لیے وہ نام حروف تہجی کی ترتیب سے پیش کیے جاتے ہیں۔

(۱) بَرَکۃ...... (۲) بَرّۃ...... (۳) بُشریٰ...... (۴) تُکْتَم...... (۵) حَرَمِیّۃ...... (۶) حَفِیرۃُ عبدالمطلب...... (۷) رَکْضَۃُ جبریل علیہ السلام...... (۸) الرُّواء...... (۹) رِوَی...... (۱۰) رَوِی...... (۱۱) رِیّ...... (۱۲) زُمازِم...... (۱۳) زمزم...... (۱۴) سَابِق...... (۱۵) سَالِمۃ...... (۱۶) سِقَایۃُ الحاج...... (۱۷) سُقْیا اللہ إسماعیل علیہ السلام...... (۱۸) سیّدۃ...... (۱۹) الشُّبَاعۃ...... (۲۰) شَبّاعۃُ الْعِیَال...... (۲۱) شُبْعۃ...... (۲۲) شَرابُ الأَبْرار...... (۲۳) شِفاءُ سُقْم...... (۲۴) صَافِیۃ...... (۲۵) طَاھِرۃ...... (۲۶) طَعامُ الأبْرار...... (۲۷) طَعَامُ طُعْم...... (۲۸) طَیِّبَۃ...... (۲۹) ظَاھِرۃ...... (۳۰) ظَبْیَۃ...... (۳۱) عَاصِمَۃ...... (۳۲) عَافِیَۃ...... (۳۳) عِصْمَۃ...... (۳۴) عَوْنَۃ...... (۳۵) غِیَاث...... (۳۶) قَرْیَۃُ النَّمْل...... (۳۷) کَافِیۃ...... (۳۸) لَا تُنْزَفُ وَ لَا تُذَمُّ...... (۳۹) مَأثَرۃُ العَبَّاس رضی اللہ عنہ...... (۴۰) مُبارَکۃ...... (۴۱) مُجَلِّیۃُ البَصَر...... (۴۲) مَرْوِیَۃ...... (۴۳) مَضْنُونۃ...... (۴۴) مُعْذِبۃ...... (۴۵) مُغْذِیۃ...... (۴۶) مُقَدَّسۃ...... (۴۷) مَکْتُومۃ...... (۴۸) مُؤنِسۃ...... (۴۹) مَیْمُونۃ...... (۵۰) نَافِعۃ...... (۵۱) نُقْرَۃُ الغُرَابِ الأَعْصَم...... (۵۲) ھَزْمَۃُ جبْرِیل علیہ السلام...... (۵۳) ھَمْزَۃُ جبْرِیل علیہ السلام...... (۵۴) وَطْأۃُ جبْرِیل علیہ السلام......

لطیف نکتہ

حضور اکرم ﷺ کو آب زمزم سے بہت پیار، اُنس اور گہرا تعلق تھا۔ اس لیے آپ ﷺ کے مبارک ناموں میں سے ایسے نام بھی ہیں جو زمزم کی نسبت سے ہیں مثلاً......

(۱) اَلزَّمْزَمِی (زمزم والے) صلی اللہ علیہ وسلم

(۲) صَاحِبُ زمزم (زمزم والے) صلی اللہ علیہ وسلم

(۳) اَلْمُزَمْزَم (جن کے دل کو زمزم سے غسل دیا گیا) صلی اللہ علیہ وسلم

(۴) نبی زمزم (زمزم والے نبی) صلی اللہ علیہ وسلم (سبل الہدیٰ والرشاد، ۱/ ۴۶۸/ ۴۷۸/ ۵۱۱/ ۵۲۹، بیروت)

پھر نبی کریم ﷺ کے نام گرامی "اَلزَّمْزَمِی" پر بہت سے لوگوں نے اپنا نام "زمزمی" رکھا۔ جن میں سے ایک مشہور نام ہے۔ المحدث، الشیخ، السید محمد الزمزمی ابن العلامہ السید محمد جعفر الکتانی، المغربی، الفاسی۔ (وفات: ۱۳۷۱ ہجری)

علاوہ ازیں! مکہ کے بہت سے علماء اور غیر علماء ایسے حضرات بھی گزرے ہیں، جو زمزم کے ساتھ کسی نہ کسی مناسبت کی وجہ سے "الزمزمی" کہلائے۔ مثلاً......

(۱) امام ابراہیم بن علی بن محمد الشمباری، المکی، الشافعی، الزمزمیؒ۔ (وفات: ۸۶۴ھ)

آپ کو زمزمی اس لیے کہا جاتا ہے کہ آپ "زمزم" کے امور کے متولی تھے اور "سقایہ" (پانی پلانے) کا منصب بھی امیر المؤمنین عباسی کی طرف سے بطور نیابت آپ کو عطاء ہوا تھا۔

(۲) علامہ عبدالعزیز بن علی بن عبدالعزیز الزمزمی، المکی، الشافعی۔ (وفات: ۹۶۳ھ)

آپؒ کے فتاویٰ کا نام "الفتاوى الزمزمية" ہے۔

(۳) علامہ خلیفہ بن ابوالفرج الزمزمیؒ۔ (وفات: ۱۰۶۰ھ کے لگ بھگ)

آپؒ کی ایک کتاب ہے جس کا نام ہے "نشر الآس فی فضائل زمزم وسقایۃ العباسؓ"۔

(۴) امام عبدالعزیز بن محمد بن عبدالعزیز الزمزمی، المکی، الشافعی، المُعمَّرؒ۔ (وفات: ۱۰۷۶ھ)

(ملخص از: فضل ماء زمزم/ص ۷۶ تا ۷۸)

(جاری ہے)

☆......☆......☆

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد منظور احمد نعمانی (ظاہر پیر)

فریاد دل
حافظ شیرازیؒ

این چہ شوریست کہ در دَورِ قمر مے بینم
ہمہ آفاق پُر از فتنہ و شرے بینم
ہر کسے روز بہی مے طلبد از ایام
مشکل این است کہ ہر روز بتر مے بینم
ابلہاں را ہمہ شربت از قند و گلاب
قوت دانا ہمہ از خونِ جگر مے بینم
اسپ تازی شدہ مجروح زیر پالاں
طوقِ زرّیں ہمہ درگردنِ خرے بینم
دختراں راہمہ جنگ وجدل با مادر
پسراں راہمہ بد خواہِ پدرے بینم
ہیچ رحمے نہ برادر بہ برادر دارد
ہیچ شفقت نہ پدر را بہ پسرے بینم
پند حافظ بشنو خواجہ برو نیکی کن
زانکہ این پند بہ از دُرّ و گہرے بینم

☆...... حجر اسود کے استلام (یعنی حجر اسود کو ہاتھ لگانے اور بوسہ دینے کے وقت) بعض آدمی ایسی بے عنوانیاں کرتے ہیں جس سے خود ان کو اور دوسروں کو بھی بعض اوقات سخت تکلیف پہنچتی ہے، حجر اسود کو بوسہ دینا صرف سنت ہے اور مسلمانوں کو تکلیف دینا حرام ہے...... اس لئے دوسروں کو دیکھ کر تم زور آزمائی مت کرو، اگر موقع ہو تو بوسہ دے لو ورنہ ہجوم کے وقت دونوں ہاتھ یا صرف داہنا ہاتھ حجر اسود کو لگا کر چوم لو، اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو کوئی لکڑی وغیرہ حجر اسود کو لگا کر چوم لو، اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر دونوں ہتھیلیوں کو حجر اسود کی طرف اس طرح کرو کہ ہتھیلیوں کے پشت اپنے چہرے کی طرف رہے اور یہ نیت کرو کہ یہ ہتھیلیاں حجر اسود پر رکھی ہیں اور تکبیر و تہلیل کہہ کر ہتھیلیوں کو بوسہ دے لو...... رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خاص طور سے تاکید فرمائی تھی کہ دیکھو اے عمر تم قوی آدمی ہو، حجر اسود کے استلام کے وقت لوگوں سے مزاحمت نہ کرنا، اگر جگہ ہو تو استلام کرنا ورنہ صرف استقبال کر کے تکبیر و تہلیل کہہ لینا......

☆...... حج کے زمانہ میں حجر اسود پر بعض لوگ خوشبو لگا دیتے ہیں، اس وقت محرم کو استلام نہ کرنا چاہئے، چونکہ اس سے خوشبو کا استعمال ہوگا اور محرم کو خوشبو کا استعمال منع ہے...... بعض آدمی احرام کی حالت میں ایسے وقت میں بھی بوسہ دیتے ہیں یا ہاتھ لگاتے ہیں، ایسے وقت بوسہ دینا اور ہاتھ لگانا منع ہے، ایسے وقت ہاتھ کا اشارہ کافی ہوتا ہے......

☆......طواف کرتے وقت بیت اللہ کی طرف منہ کرنا مکروہ تحریمی ہے، اکثر لوگ اس طرف توجہ نہیں کرتے اور طواف میں جہاں چاہتے ہیں بیت اللہ کی طرف منہ کر دیتے ہیں، البتہ حجر اسود کے استلام کے وقت بیت اللہ کی طرف منہ کرنا جائز ہے...... مگر اس وقت بھی دونوں پاؤں اپنی جگہ رہنے چاہئیں اور استلام کے بعد اسی جگہ سیدھا کھڑا ہو کر طواف کرنا چاہئے، جہاں استلام کرنے سے پہلے پاؤں تھے...... اگر استلام کے بعد بیت اللہ کی طرف منہ کرنے کی حالت میں پاؤں اپنی جگہ سے بیت اللہ کے دروازے کی طرف تھوڑے سے بھی ہٹ جائیں گے تو مکروہ تحریمی کا ارتکاب لازم آئے گا اور گناہ ہوگا اور طواف اگرچہ حنفیہ کے نزدیک باطل نہ ہوگا، مگر ترک واجب کی وجہ سے اعادہ واجب ہوگا......

☆...... حجر اسود کے چاروں طرف چاندی لگی ہوئی ہے، بہت سے ناواقف استلام کرنے والے اس چاندی پر ہاتھ لگاتے ہیں، اس کے اوپر استلام کے وقت ہاتھ لگانا منع ہے...... اس طرح استلام کرنا چاہئے کہ چاندی کو ہاتھ وغیرہ نہ لگے......

☆......استلام کے بعد عام طور سے لوگ پیچھے کو ہٹتے ہیں، جس سے بسا اوقات خود بھی تکلیف میں مبتلاء ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی تکلیف پہنچاتے ہیں، پیچھے کو نہ ہٹنا چاہئے، بلکہ اسی جگہ سیدھا کھڑا ہو کر طواف مثل سابق شروع کر دینا چاہئے جیسا کہ ابھی بیان کیا گیا ہے......

☆......بعض آدمی طواف شروع کرنے سے پہلے حجر اسود کے علاوہ اور جگہ بھی بیت اللہ کو بوسہ دیتے ہیں اور التزام (لپٹنا) کرتے ہیں، یہ خلاف سنت ہے...... طواف کی ابتداء حجر اسود سے مسنون ہے، اس کے علاوہ اور کسی جگہ سے ابتداء کرنا بدعت ہے...... ایسے ہی بعض ناواقف حجر اسود کو اول بوسہ دیتے ہیں اس کے بعد طواف کی نیت کرتے ہیں، یہ بھی خلاف سنت ہے، پہلے نیت کرنی چاہئے اس کے بعد بوسہ دینا چاہئے......

☆...... ایک بڑی مصیبت اس زمانہ میں یہ ہے کہ عورت اور مرد اکٹھے طواف کرتے ہیں اور بعض عورتیں بناؤ سنگھار کر کے جاتی ہیں اور بعض کے بعض اعضاء کھلے ہوئے ہوتے ہیں اور اژدھام کے وقت اجنبیوں سے لگ جاتے ہیں، شوافع کے نزدیک تو چونکہ عورت کو چھونا ناقض وضو ہے اس لئے مرد سے چھونے کی صورت میں ان کے نزدیک بوجہ وضو ٹوٹ جانے کے ان عورتوں اور مردوں کا طواف صحیح ہی نہیں ہوتا...... اور حنفیہ کے نزدیک طواف تو ہو جاتا ہے مگر اس طرح مخلوط ہو کر طواف کرنا سخت گناہ ہے...... اس مبارک و مقدس مقام پر تو بہت ہی احتیاط کی ضرورت ہے...... عورتوں کو رات کے وقت، یا ایسے وقت میں طواف کرنا چاہئے جب مردوں کا ہجوم نہ ہو اور مردوں سے علیحدہ ہو کر کنارہ پر چلنا چاہئے...... ایسے ہی حجر اسود کو ہاتھ لگانے اور بوسہ دینے کے لئے بھی مردوں کے ہجوم کے وقت عورتوں کو کوشش نہیں کرنی چاہئے...... جب ہجوم نہ ہو اس وقت استلام کریں، ہجوم کے وقت بوسہ نہ دیں...... حکومت حجاز کو اس کا انتظام کرنا چاہئے کہ عورتوں اور مردوں کا اختلاط نہ ہو، اور با اثر لوگوں کو بھی اسکی سعی کرنی چاہئے اور جب تک کوئی انتظام نہ ہو، عورتوں کو اور عورتوں کے اولیا کو اس کا اہتمام کرنا چاہئے اور ایسے وقت میں طواف کرنا چاہئے کہ مردوں کا اژدھام نہ ہو......

☆......بعض عورتیں طواف کرتے وقت مَطُوّف کا ہاتھ پکڑ لیتی ہیں، یا بعض بلا محرم ان کے ساتھ اِدھر اُدھر زیارات کو چل دیتی ہیں...... اس طرح ہاتھ پکڑ کر طواف کرنا ناجائز ہے، اجنبی مرد کو ہاتھ لگانا حرام ہے، اپنے محارم کے ساتھ طواف کرنا چاہئے، اجنبیوں کے ساتھ اِدھر اُدھر جانے سے بھی احتیاط کرنی چاہئے ورنہ بعض دفعہ ناگفتنی واقعات پیش آ جاتے ہیں......

☆......بعض عورتیں "مقام ابراہیم" یا "حطیم" وغیرہ میں نوافل پڑھنے کے لئے مردوں کے ساتھ مزاحمت کرنے لگتی ہیں اور شوق کا ایسا غلبہ ہوتا ہے کہ ہوش ہی نہیں رہتا...... یہ سخت غلطی ہے، مردوں کو بھی عورتوں کا خیال کرنا چاہئے اور ان سے مزاحمت نہیں کرنی چاہئے اور عورتوں کو خود بھی احتیاط کرنی چاہئے، مردوں کے ہجوم کے وقت ایسی جگہ نہیں جانا چاہئے، مستحب کی خاطر حرام کا ارتکاب اور وہ بھی دربار خداوندی میں، بڑے شرم کی بات ہے!......

☆......بعض آدمی رکن یمانی کو بھی طواف کے وقت بوسہ دیتے ہیں، صحیح قول کے مطابق اس کو صرف ہاتھ لگانا چاہئے بوسہ نہ دیا جائے...... ایسے ہی بیت اللہ کو، حجر اسود، بیت اللہ کی دہلیز کے علاوہ اور کسی جگہ بوسہ دینا بھی خلاف سنت ہے...... بہت سے لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ بیت اللہ کی دیوار کو ان دونوں جگہ کے علاوہ بوسہ دیتے ہیں اور علاوہ ملتزم کے اور جگہ بھی لپٹتے ہیں......

(جاری ہے)

☆......☆......☆

اسلام کے پانچ ارکان میں سے آخری اور تکمیلی رکن "حج بیت اللہ" ہے۔ حج کیا ہے؟...... ایک معین اور مقررہ وقت پر اللہ تعالیٰ کے دربار میں دیوانوں کی طرح حاضر ہونا، اور اس کے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اداؤں اور طور طریقوں کی نقل کر کے ان کے سلسلے اور مسلک سے اپنی وابستگی اور وفاداری کا ثبوت دینا اور اپنی استعداد کے بقدر ابراہیمی جذبات اور کیفیات سے حصہ لینا اور اپنے کو ان کے رنگ میں رنگنا۔

مزید وضاحت کے لئے کہا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ایک شان یہ ہے کہ وہ ذوالجلال والجبروت، احکم الحاکمین اور شہنشاہ کل ہے، اور ہم اس کے عاجز و محتاج بندے اور مملوک ہیں۔ اور دوسری شان اس کی یہ ہے ان تمام صفات جمال سے بدرجہ اتم متصف ہے، جس کی وجہ سے انسان کو کسی سے محبت ہوتی ہے اور اس لحاظ سے وہ...... بلکہ صرف وہی...... محبوب حقیقی ہے۔ اس کی پہلی حاکمانہ اور شاہانہ شان کا تقاضا یہ ہے کہ بندے اس کے حضور میں ادب و نیاز کی تصویر بن کر حاضر ہوں...... ارکان اسلام میں پہلا عملی رکن نماز اسی کا خاص مرقع ہے اور اس میں یہی رنگ غالب ہے۔ اور زکوٰۃ بھی اسی نسبت کے ایک دوسرے رخ کو ظاہر کرتی ہے...... اور اس کی دوسری شان محبوبیت کا تقاضا یہ ہے کہ بندوں کا تعلق اس کے ساتھ محبت اور والہیت کا ہو۔ روزے میں بھی کسی قدر یہ رنگ ہے، کھانا پینا چھوڑ دینا اور نفسانی خواہشات سے منہ موڑ لینا عشق و محبت کی منزلوں میں سے ہے، مگر حج اس کا پورا پورا مرقع ہے۔ سلے کپڑوں کے بجائے ایک کفن نما لباس پہن لینا، ننگے سر رہنا، حجامت نہ بنوانا، ناخن نہ ترشانا، بالوں میں کنگھا نہ کرنا، تیل نہ لگانا، خوشبو کا استعمال نہ کرنا، میل کچیل سے جسم کی صفائی نہ کرنا، چیخ چیخ کے لبیک لبیک پکارنا، بیت اللہ کے گرد چکر لگانا، اس کے ایک گوشے میں لگے ہوئے سیاہ پتھر (حجر اسود) کو چومنا، اور اس کے در و دیوار سے لپٹنا اور آہ و زاری کرنا، پھر صفا و مروہ کے پھیرے کرنا، پھر مکہ شہر سے بھی نکل جانا اور منیٰ اور کبھی عرفات اور کبھی مزدلفہ کے صحراؤں میں جا پڑنا، پھر جمرات پہ بار بار کنکریاں مارنا، یہ سارے اعمال وہی ہیں جو محبت کے دیوانوں سے سرزد ہوا کرتے ہیں، اور حضرت ابراہیم علیہ السلام گویا اس رسم عاشقی کے بانی ہیں...... اللہ تعالیٰ کو ان کی یہ ادائیں اتنی پسند آئیں کہ اپنے دربار کی خاص الخاص حاضری حج و عمرہ کے ارکان و مناسک ان کو قرار دیا۔ انہی سب کا نام گویا حج ہے، اور یہ اسلام کا آخری اور تکمیلی رکن ہے۔

حج کی فرضیت کا حکم راجح قول کے مطابق ۹ھ میں آیا، اور اس کے اگلے سال ۱۰ھ میں اپنے دنیا سے پردہ فرمانے سے صرف تین مہینے پہلے رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بڑی تعداد کے ساتھ حج فرمایا، جو "حجۃ الوداع" کے نام سے مشہور ہے۔ اور اسی حجۃ الوداع میں خاص عرفات کے میدان میں آپ ﷺ پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

ترجمہ: "آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا، اور تم پر اپنی نعمت کا اتمام کر دیا"۔ (المائدہ) اس میں ایک طرف ایک لطیف اشارہ ہے کہ حج اسلام کا تکمیلی رکن ہے۔

اگر بندہ کو صحیح اور مخلصانہ حج نصیب ہو جائے جس کو دین و شریعت کی زبان میں "حج مبرور" کہتے ہیں اور ابراہیمی و محمدی نسبت کا کوئی ذرہ اس کو عطاء ہو جائے تو گویا اس کو سعادت کا اعلیٰ مقام حاصل ہو گیا، اور وہ نعمت عظمیٰ اس کے ہاتھ آ گئی جس سے بڑی نعمت کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔

فرضیت حج

ترجمہ: "اللہ کے واسطے بیت اللہ کا حج کرنا فرض ہے ان لوگوں پر، جو اس کی استطاعت رکھتے ہوں"۔ (آل عمران: ۹۷)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن خطبہ دیا اور اس میں فرمایا: "اے لوگو! تم پر حج فرض کر دیا گیا ہے لہٰذا اس کو ادا کرنے کی فکر کرو"۔ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہر سال حج کرنا فرض کیا گیا ہے؟۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے جواب میں سکوت فرمایا اور کوئی جواب نہیں دیا، یہاں تک کہ اس شخص نے تین دفعہ اپنا سوال دہرایا، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ: "اگر میں تمہارے اس سوال کے جواب میں کہہ دیتا کہ ہاں! ہر سال حج کرنا فرض کیا گیا ہے تو اسی طرح فرض ہو جاتا اور تم ادا نہ کر سکتے"۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے ہدایت فرمائی کہ: "کسی معاملہ میں جب میں خود تم کو کوئی حکم نہ دوں تم مجھ سے حکم لینے کی کوشش نہ کرو...... تم سے پہلی امتوں کے لوگ اسی لئے تباہ ہوئے کہ وہ اپنے نبیوں سے سوال بہت کرتے تھے اور پھر ان کے احکام کی خلاف ورزی کرتے تھے...... لہٰذا جب میں تم کو کسی چیز کا حکم دوں تو جہاں تک تم سے ہو سکے اس کی تعمیل کرو اور جب تم کو کسی چیز سے منع کروں تو اس کو چھوڑ دو"۔ (صحیح مسلم)

استطاعت کے باوجود حج نہ کرنا

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرمایا: "جس کے پاس سفر حج کا ضروری سامان ہو اور اس کو سواری میسر ہو جو بیت اللہ تک اس کو پہنچا سکے اور پھر وہ حج نہ کرے، تو کوئی فرق نہیں کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر، اور یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اللہ کے لئے بیت اللہ کا حج کرنا ان لوگوں پر جو اس تک جانے کی استطاعت رکھتے ہوں"۔

(جامع ترمذی)

فضائل حج

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جس شخص نے حج کیا اور اس میں نہ تو کسی شہوانی اور فحش بات کا ارتکاب کیا، اور نہ اللہ کی کوئی نافرمانی کی تو وہ گناہوں سے ایسا پاک و صاف ہو کر واپس ہوگا جیسا اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا تھا"۔

(صحیح بخاری، صحیح مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "ایک عمرہ سے دوسرے عمرہ تک کفارہ ہو جاتا ہے اس کے درمیان کے گناہوں کا۔ اور "حج مبرور" کا بدلہ تو بس جنت ہے"۔

(صحیح بخاری، صحیح مسلم)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "حج اور عمرہ پے در پے کیا کرو، کیونکہ حج و عمرہ دونوں فقر و محتاجی اور گناہوں کو اس طرح دور کر دیتے ہیں جس طرح لوہار اور سنار کی بھٹی لوہے اور سونے چاندی کا میل کچیل دور کر دیتی ہے اور "حج مبرور" کا صلہ اور ثواب تو بس جنت ہی ہے"۔

(جامع ترمذی، سنن نسائی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں، اگر وہ اللہ سے دعاء کریں تو اللہ تعالیٰ ان کی دعاء کو قبول فرمائے، اور اگر وہ اس سے مغفرت مانگیں تو وہ ان کی مغفرت فرمائے"۔

(سنن ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جب کسی حج کرنے والے سے تمہاری ملاقات ہو تو اس کے اپنے گھر پہنچنے سے پہلے اس کو سلام کرو اور مصافحہ کرو اور اس سے مغفرت کی دعاء کے لئے کہو، کیونکہ وہ اس حال میں ہے کہ اس کے گناہوں کی مغفرت کا فیصلہ ہو چکا ہے"۔

(مسند احمد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کا جو بندہ حج یا عمرہ کی نیت سے یا جہاد فی سبیل اللہ کی نیت سے نکلا، پھر راستہ ہی میں اس کو موت آ گئی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے لئے وہی اجر و ثواب لکھ دیا جاتا ہے جو حج و عمرہ کرنے والوں کے لئے اور جہاد کرنے والے کے لئے مقرر ہے۔

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

☆......☆......☆

☆......☆......☆

بقیہ: کلمہ حق

نکال دیا جائے تو پیچھے چند نوابوں، راجاؤں اور درباریوں کے سوا بچتا ہی کیا ہے؟

اپنے آپ کو مورخین کہنے والوں کو تاریخ کی اتنی بڑی سچائی ہضم نہیں ہوتی کہ یہ خانقاہ تھانہ بھون کے فیض یافتہ حضرت مفتی محمد شفیعؒ اور ان کے ساتھیوں کی کاوش تھیں کہ سلہٹ اور سرحد کے لوگوں نے ریفرنڈم میں پاکستان کے حق میں ووٹ دیا اور یہ علاقے وطن عزیز کا حصہ بنے۔ یہ اور بات ہے کہ آج سلہٹ بنگلہ دیش کا حصہ ہے۔

یہ لوگ عوام کو کیوں نہیں بتاتے کہ بانی پاکستان کی طرف سے تحریک پاکستان میں علماء کے کردار کا یہ کتنا بڑا اعتراف تھا کہ مغربی پاکستان کے شہر کراچی میں سب سے پہلی پرچم کشائی شیخ الاسلام حضرت علامہ شبیر احمد عثمانیؒ کے دست مبارک سے کروائی گئی اور مشرقی پاکستان کے شہر ڈھاکہ میں فخر المحدثین حضرت ظفر احمد عثمانیؒ نے سب سے پہلے پاکستانی پرچم لہرایا۔

نصف صدی سے زائد عرصے تک شاعر مشرق مصور پاکستان علامہ اقبال مرحوم کی ہڈیوں کا چورن بنا کر بیچنے والے، جب سے امریکی استعمار کے ہاتھ پر بیعت ہوئے ہیں تب سے انہوں نے افکار اقبال کو فرسودہ کہنا شروع کر دیا ہے اور اب ان کے وہ اشعار جن میں اسلام کی حقانیت اور برتری، انگریز کی شر انگیزی اور فریضہ جہاد کی دعوت و عظمت بیان ہوئی ہے، ان کے حلق سے نیچے نہیں اترتے۔

ایک نامور محقق صاحب نے چند سال پہلے یہ نادر تحقیق پیش کی تھی کہ "پاکستان کا مطلب کیا؟ لا الہ الا اللہ" تحریک پاکستان کا نعرہ ہی نہیں تھا بلکہ دور آمریت کے ایک جرنیل نے اپنی حکومت کو مستحکم کرنے کے لئے یہ ایجاد کیا۔ افسوس کہ ان صاحب کو یہ بھی معلوم نہیں کہ یہ نعرہ سب سے پہلے تحریک پاکستان کے عظیم رکن اصغر سودائی نے تجویز کیا تھا اور پھر رفتہ رفتہ یہی پوری تحریک کی جان بن گیا تھا۔ اصغر سودائی کی پوری نظم ہی سیکولر، مورخین کے منہ پر طمانچہ ہے اور اسی نظم پر بانی پاکستان نے انہیں کہا تھا کہ تحریک پاکستان میں پچیس فیصد حصہ ان کا ہے۔

پوری نظم یہ ہے:

پاکستان کا مطلب کیا؟
لا الہ الا اللہ
شب ظلمت میں گزاری ہے
اٹھ وقت بیداری ہے
آتش و آہن سے لڑ جا
پاکستان کا مطلب کیا؟
لا الہ الا اللہ
ہادی و رہبر سرور دیں
صاحب علم و عزم و یقیں
قرآن کی مانند حسیں
احمد مرسل، صل علی
چھوڑ تعلق داری چھوڑ
اٹھ محمود بتوں کو توڑ
جاگ، اللہ سے رشتہ جوڑ
غیر اللہ کا نام مٹا
پاکستان کا مطلب کیا؟
لا الہ الا اللہ
جرات کی تصویر ہے تو
ہمت عالمگیر ہے تو
دنیا کی تقدیر ہے تو
آپ اپنی تقدیر بنا
پاکستان کا مطلب کیا؟
لا الہ الا اللہ
یہ پنجابی ہو یا افغان
مل جانا شرط ایمان
ایک ہی جسم ہے اور ایک ہی جان
پاکستان کا مطلب کیا؟
لا الہ الا اللہ
تجھ میں ہے خالدؓ کا لہو
تجھ میں ہے طارقؒ کا نمو
شیر کے بیٹے شیر ہے تو
شیر بن اور میدان میں آ
پاکستان کا مطلب کیا؟
لا الہ الا اللہ
اے اصغر اللہ کرے
ننھی کلی پروان چڑھے
پھول بنے خوشبو مہکے
وقت دعا ہے، ہاتھ اٹھا
پاکستان کا مطلب کیا؟
لا الہ الا اللہ

بلاشبہ یہ کلمہ طیبہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کی ہی تاثیر تھی کہ بے سرو ساماں مسلمان میدان میں نکل کھڑے ہوئے، انہوں نے اپنے گھر بار چھوڑے، اپنے بچے یتیم کروائے، اپنی بیویوں کو بیوہ ہونے دیا، اپنے بوڑھے والدین کو بے سہارا کیا لیکن تاریخ میں ملت اسلامیہ ہند کو سرخرو کر دیا۔

آزادی کا دن گزر گیا لیکن کتنے لوگ تھے جنہوں نے اس دن ان عفت مآب مسلمان بہنوں کو یاد کیا، جنہوں نے اپنی عزتیں بچانے کے لئے کنوؤں اور دریاؤں میں چھلانگیں لگا دی تھیں، کتنی آنکھیں ان معصوم بچوں پر پُرنم ہوئیں جنہیں ماؤں کی گود سے چھین کر نیزوں میں پرو دیا گیا، منشی عبد الرحمٰن خان مرحوم کی کتاب "پاکستان کی قیمت" پڑھیں تو اندازہ ہوتا ہے کہ اس آزادی کی کتنی بھاری قیمت چکائی گئی ہے۔

آزادی کی نعمت کی ایک جھلک دیکھنا چاہتے ہیں تو آج مقبوضہ کشمیر کے مسلمانوں کا حال دیکھ لیں جو ظلم و ستم کی چکی میں مسلسل پس رہے ہیں، موبائل اور انٹرنیٹ پر پابندی کے باوجود جو خبریں آ رہی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ بھارت کے کٹر ہندو ذہن رکھنے والے حکمران، مسلم دشمنی میں کہاں تک جا سکتے ہیں۔

یوم آزادی گزرنے کے بعد سوچنے کی بات یہ ہے کہ یہ آزادی کا دن ہمیں اس عظیم نعمت کا احساس دلانے کے لئے آتا ہے جو کسی نہ کسی درجے میں ہمارے پاس موجود ہے، اس دن کو ناچتے تھرکتے میں گزارنے والے، موٹر سائیکل کے سلنسر اتار کر ون ویلنگ کرنے والے، اور سال بھر انڈین فلمیں دیکھنے والے دراصل شہداء آزادی کا مذاق اڑانے والے اور نعمت آزادی کی سخت ناقدری کرنے والے ہیں۔

ہاں اگر اس دن ہم نے اس نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا، اس کی تکمیل کا عہد کیا، شہداء آزادی کے کارناموں کو اگلی نسل تک پہنچایا اور اپنے قول و فعل سے اپنے وطن اور اہل وطن کو کوئی واقعی فائدہ پہنچایا تو پھر بلاشبہ ہم نے یوم آزادی منایا اور ہم قابل مبارک باد ہیں۔

اللہ تعالیٰ پوری امت مسلمہ کو کفار اور ظالموں کی غلامی سے نجات عطا فرما کر آزادی کی بہاریں اور رونقیں نصیب فرمائے۔ آمین

☆......☆......☆

یمن: سعودی اتحادیوں کا باغیوں کے ٹھکانوں، فیکٹری پر حملہ، 31 افراد ہلاک

حکومت اور حوثی باغیوں کے درمیان مذاکرات کی ناکامی کے بعد فضائی حملے دوبارہ شروع کیے گئے ہیں، میڈیا ذرائع

صنعا (نیٹ نیوز) سعودی اتحادی فضائیہ نے حوثی باغیوں کے زیر قبضہ یمنی دارالحکومت صنعاء پر فضائی حملے کیے ہیں۔ حملوں میں 31 افراد ہلاک جبکہ 8 زخمی ہو گئے۔ ادھر سعودی اتحادی طیاروں کی دارالحکومت صنعاء میں باغیوں کے زیر کنٹرول علاقے کی فوڈ فیکٹری پر بمباری کے سبب 16 ورکر مارے گئے۔ فیکٹری ڈائریکٹر عبداللہ الفیصل نے تصدیق کرتے کہا 10 زخمی ہوئے ہیں۔ یمن میں باغیوں کے خلاف سرگرم عرب اتحاد میں شامل ممالک کے جنگی طیاروں نے گذشتہ روز دارالحکومت صنعاء کے قریب منحرف سابق صدر علی عبداللہ صالح کے وفادار ری پبلکن گارڈز کے ٹھکانوں پر بمباری کی جس کے نتیجے میں باغیوں کو غیر معمولی جانی اور مالی نقصان سے دوچار کیا گیا۔ عینی شاہدین نے بتایا کہ الفریجہ کے مقام پر اتحادی جنگی جہازوں نے ری پبلکن گارڈز کے بریگیڈ 62 پر کم سے کم 20 فضائی حملے کئے۔ فضائی حملوں کے ساتھ ساتھ یمنی فوج اور عوامی مزاحمتی ملیشیا نے ارحب کے جنوب مشرقی علاقوں کی طرف سے زمینی حملے بھی جاری رکھے۔ وسطی شہروں نہم اور حرض میں بھی باغیوں اور حکومتی فورسز کے درمیان لڑائی جاری ہے۔ عرب ٹی وی کے مطابق یو این مندوب نے کو سعودی عرب کے شہر جدہ میں اسلامی تعاون تنظیم کے سیکرٹری جنرل ایاد امین مدنی سے ان کے دفتر میں ملاقات کی۔ بعد ازاں ایک مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اسماعیل ولد الشیخ احمد کا کہنا تھا کہ کویت کی میزبانی میں ہونے والی امن بات چیت حساس معاملات پر رک گئی ہے مگر وہ تمام فریقین کو بات چیت پر آمادہ کرنے اور مسئلے کا جامع حل تلاش کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

امریکی شہر سلور سپرنگ کی عمارت میں دھماکہ، آتشزدگی، 30 افراد زخمی

واشنگٹن (نیٹ نیوز) امریکی شہر سلور سپرنگ کی رہائشی عمارت میں دھماکے کے بعد آگ لگ گئی۔ جس سے فائر فائٹروں سمیت 30 افراد زخمی اور 7 لاپتہ ہو گئے۔ سلور سپرنگ کی عمارت خالی کرا لی گئی۔ ہے اور امدادی کام جاری ہیں۔

مقبوضہ کشمیر: طوفانی بارشوں کے باعث 7 افراد جاں بحق، متعدد مکان تباہ

سرینگر (نیٹ نیوز) مقبوضہ کشمیر میں موسلادھار بارش کے نتیجے میں 7 افراد جاں بحق جبکہ درجنوں رہائشی مکانات کو نقصان پہنچا ہے۔ دریائے چناب اور توے خطرے کے نشان سے اوپر بہہ رہے ہیں لوگوں کو محفوظ مقامات کی طرف منتقل کرنے کی کارروائی جاری ہے۔

بھارت میں کرین نے 9 بچوں کو کچل دیا، 5 ہلاک، 4 زخمی

جھانسی (مانیٹرنگ ڈیسک) جھانسی کے بیچ نامہ علاقہ میں ایک کرین نے متعدد بچوں کو کچل دیا جس کے نتیجے میں 5 بچے ہلاک اور چار زخمی ہو گئے۔ ذرائع کے مطابق ہلاک شدگان میں بھائی بہن بھی شامل ہیں۔

بنگلا دیش میں جماعت اسلامی کے ایک اور رہنماء کو سزائے موت

71ء کی جنگ کو 45 سال گزر گئے، پاکستان کا ساتھ دینے والوں کی مشکلیں کم نہیں ہو سکیں

ڈھاکہ: (نیٹ نیوز) سقوط ڈھاکہ کو 45 سال گزر گئے لیکن عظیم سانحے کے دوران پاکستان کا ساتھ دینے والوں پر ظلم وستم ابھی تک جاری ہیں۔ شیخ حسینہ واجد کے تشکیل کردہ نام نہاد سپیشل ٹریبونل نے جماعت اسلامی کے ایک اور رہنماء کو سزائے موت سنا دی۔ سابق پارلیمنٹیرین شوکت حسین کو خانہ جنگی کے دوران پاک فوج کا ساتھ دینے کے جرم میں سزا سنائی گئی ہے۔ شوکت حسین سقوط ڈھاکہ کے وقت جماعت اسلامی کی طلبہ تنظیم کے رکن تھے جنہوں نے باغیوں کا ساتھ دینے سے انکار کیا تھا۔ ٹریبونل نے اب تک 34 افراد کو سزائیں سنائی ہیں جن میں سے 21 کو سزائے موت، 12 کو عمر قید اور ایک کو 90 سال قید کی سزا سنائی گئی۔

لغمان میں مجاہدین کی جانب سے تباہ کئے گئے اتحادی فورسز کے ٹینکوں سے دھواں بلند ہو رہا ہے

پیرو میں زلزلہ، 80 گھر تباہ، امریکی سیاح سمیت 9 افراد ہلاک

زلزلے کی شدت 5.2 تھی، بیشتر گھر زمین بوس ہو گئے، کئی افراد لاپتہ ہیں، حکومت کی جانب سے لیما کے ہسپتالوں میں ایمرجنسی نافذ کر دی گئی

لیما (انٹرنیشنل ڈیسک) پیرو میں تباہ کن زلزلہ، 80 سے زائد گھر تباہ ہو گئے جبکہ امریکی سیاح سمیت 9 افراد ہلاک اور درجنوں زخمی ہو گئے، مرنے والوں میں 3 خواتین اور 2 بچے بھی شامل ہیں، میڈیا ذرائع کے مطابق زلزلے کی شدت 5.2 تھی، زلزلے کے باعث لوگوں میں شدید خوف و ہراس پھیل گیا، 80 گھروں کو نقصان پہنچا جن میں متعدد زمین بوس ہو گئے، متعدد افراد تا حال لاپتہ ہیں، حکومت نے لیما شہر کے ہسپتالوں میں میں زلزلے کے بعد ایمرجنسی نافذ کر دی، میڈیا ذرائع کا کہنا ہے کہ متعدد افراد لاپتہ ہیں اور بیشتر زخمیوں کی حالت تشویشناک ہے جس کے باعث ہلاکتوں میں اضافے کا خدشہ ہے۔

سعودی عرب، اے ٹی ایم مشین چرانے کی کوشش، 2 شہری گرفتار

مدینہ منورہ (نیٹ نیوز) سعودی عرب کے صوبہ اولی میں اے ٹی ایم مشین چرانے کی کوشش پر 2 سعودی شہریوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ مدینہ پولیس کے ترجمان نے بتایا ہے کہ پولیس کو ایک فارمیسی اور دو موبائل فونز شاپس سے اے ٹی ایم مشینیں چرانے کی کوشش کے بارے میں اطلاعات موصول ہوئیں۔ جس پر پولیس نے کارروائی کرتے ہوئے 30 سالہ 2 سعودی شہریوں کو اس وقت گرفتار کیا جب وہ اے ٹی ایم مشین چوری کرنے کی آٹھویں کوشش کر رہے تھے۔

ترکی میں سڑک کنارے بم پھٹنے سے 5 فوجی اہلکار ہلاک

8 اہلکار زخمی ہو گئے، بم دھماکہ کرد باغیوں کی کارروائی ہے، ترجمان فوجی حکام

انقرہ (نیٹ نیوز) ترکی میں سڑک کنارے بم پھٹنے سے 5 فوجی اہلکار ہلاک اور 8 زخمی ہو گئے۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے کے مطابق ترکی کے جنوب مشرقی صوبے سرناک میں گشت پر مامور فوجی گاڑی سڑک کنارے رکھے بم سے ٹکرا گئی جس کے نتیجے میں 5 فوجی اہلکار ہلاک اور 8 زخمی ہو گئے۔ فوجی حکام کا کہنا ہے کہ بم دھماکا کرد باغیوں کی کارروائی ہے کیونکہ اس سے پہلے بھی باغیوں کی جانب سے فوج پر اس طرح کے حملے کیے گئے ہیں۔ واضح رہے کہ ترکی کے جنوب مشرقی صوبے میں ترک فوج کرد باغیوں سے لڑائی میں مصروف ہے جہاں اس سے قبل بھی باغیوں کی جانب سے حملوں میں فوجیوں کو نشانہ بنایا گیا ہے جس کے نتیجے میں اب تک متعدد ترک فوجی اہلکار مارے گئے ہیں جب کہ ترک فوج نے کارروائی کے دوران سینکڑوں کرد باغیوں کو بھی ہلاک کیا ہے۔

شام میں روسی اور اسدی فورسز کی وحشیانہ بمباری کے بعد دھوئیں کے ہولناک بادل بلند ہو رہے ہیں

سعودی سمندری حدود میں گھسنے والے 16 ایرانی ملاح گرفتار

ماہی گیر خیریت سے ہیں، رہائی کیلئے سعودی وزارت خارجہ سے بات کی جا رہی ہے، ایران

ریاض (نیٹ نیوز) سعودی عرب نے اپنی سمندری حدود میں گھسنے والے 16 ایرانی ملاحوں کو گرفتار کر کے کشتیاں ضبط کر لی ہیں، جب کہ ایران کا کہنا ہے کہ سعودی عرب نے خلیج فارس سے ماہی گیری میں مصروف کشتیاں قبضے میں لے لی ہیں۔ ماہی گیر خیریت سے ہیں اور ان کی رہائی کیلئے سعودی وزارت خارجہ سے بات کی جا رہی ہے۔ ایران کی مہر نیوز ایجنسی کے مطابق بوشہر کے کوسٹ گارڈ کمانڈر جنرل امین خود راوی کا کہنا ہے کہ سعودی عرب نے خلیج فارس میں سفر کرنے والی ایرانی کشتیوں اور ان میں سوار 16 ملاحوں کو حراست میں لیا ہے۔ کوسٹ گارڈ کمانڈر نے بوشہر میں صحافیوں کو بتایا کہ کشتیوں میں سوار عملہ تا حال محفوظ ہے، لیکن اُن کی قسمت کے بارے میں کیا فیصلہ ہوگا، اس بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ ماہی گیری کیلئے سمندر میں جانے والی کشتیوں کو مکمل ہدایات دی جاتی ہیں، لیکن بعض اوقات وہ مچھلیوں کی تلاش میں گہرے پانیوں میں جاتے ہوئے اپنی سمندری حدود سے آگے نکل جاتے ہیں۔ ملاحوں کو 5 دن کیلئے ماہی گیری کی اجازت دی گئی تھی، جس کی مدت اب مکمل ہو گئی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ انہیں کوسٹ گارڈز نے پکڑا ہے اور اس سلسلے میں سعودی وزارت خارجہ سے بات کی جا رہی ہے۔ کمانڈر کا مزید کہنا تھا کہ یہ کشتیاں بوشہر، گیناوہ اور شیف کی ہیں۔ یاد رہے کہ سعودی عرب اور ایران کے درمیان سفارتی تعلقات پہلے ہی تناؤ کا شکار ہیں۔

انڈین مسلمانوں کے گرد شکنجہ کسنے کیلئے 34 اضلاع میں ''سائبر لیب'' قائم

نئی دہلی (نیٹ نیوز) بھارتی ریاست مہاراشٹر میں انٹرنیٹ سے منسلک کرائم کے بڑھتے واقعات پر قابو پانے کیلئے 34 اضلاع میں ''سائبر لیب'' کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے۔ خدشہ ہے کہ ان سائبر لیب کے قیام سے مسلمانوں کے گرد مزید شکنجہ کسا جائے گا۔ یہ لیب کل 15 اگست سے کام کرنا شروع کریں گے۔ بھارتی میڈیا کے مطابق ریاست مہاراشٹر کے محکمہ داخلہ کا ایک افسر کا کہنا ہے کہ ہماری لیبارٹریز ہندوستان کی اچھی لیبارٹریز میں سے ہوں گی۔ فی الحال ہمیں کرائم کے معاملات کو ہینڈل کرنے کیلئے ممبئی اور پونے میں واقع سائبر لیب سے مدد لینا پڑتی ہے جس سے کیس کو سلجھانے میں کافی وقت لگتا ہے۔ اب ہر ضلع میں سائبر لیب کے قیام سے چند گھنٹوں میں تحقیقاتی رپورٹ دستیاب ہو جائے گی۔ بھارتی میڈیا کے مطابق سائبر لیب میں سوشل میڈیا پر تبصرے، سی ڈی آر کی جانچ، آواز کا نمونہ اور موبائل فارنسک جانچ کی سہولت دستیاب ہوگی۔

کشمیر میں کشیدہ صورتحال کا ذمہ دار مودی سرکار ہے، عمر عبداللہ

بھارت پھر پرانے اور ناکام طریقہ کار سے کشمیر کی صورتحال سے نمٹنے کی کوشش کر رہا ہے

سری نگر (نیٹ نیوز) نیشنل کانفرنس کے صدر اور مقبوضہ کشمیر کے سابق کٹھ پتلی وزیر اعلی عمر عبداللہ نے بھی آخر کار قابض بھارتی فوج کے مظالم اور وادی کی کشیدہ صورتحال کا ذمہ دار مودی سرکار کو ٹھہراتے ہوئے کہا ہے کہ کشمیر میں تناؤ اور بے چینی پاکستان کی وجہ سے نہیں ہے، بھارتی سرکار پھر ایک بار اپنے پرانے اور ناکام طریقہ کار کے ذریعے کشمیر کی صورتحال سے نمٹنے کی کوشش کر رہی ہے، جب حد پار ہو جائے گی پھر بیان بازیوں اور مسلسل نشستوں سے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ بھارتی میڈیا کے مطابق عمر عبداللہ کا کہنا تھا کہ نئی دلی کو ایک بار پھر کشمیر کے حالات اور جذبات کو تسلیم کرنے سے گریز کیا، جس سے زمینی سطح پر حالات مزید بدتر ہونے کا قوی امکان ہے۔ انہوں نے کہا کہ کشمیری نوجوانوں میں جوش و جذبات بڑھنے کا داعش اور خلافت موومنٹ کے احیا کے ساتھ کوئی لینا دینا نہیں ہے اور جو جوان جنگجوؤں کی صفوں میں شامل ہوئے یا ہو رہے ہیں، ان میں سے بیشتر اعلیٰ تعلیم یافتہ اور آسودہ حال گھرانوں سے تعلق رکھتے ہیں انہوں نے اعتراف کرتے ہوئے کہا کہ کشمیر میں بڑھتے ہوئے غم و غصے کی بنیادی اور واحد وجہ نئی دلی کی طرف سے مسئلہ کشمیر کی حقیقت سے بھاگنا ہے۔

میکسیکو میں طوفان نے تباہی مچادی، ہلاکتوں کی تعداد 40 ہو گئی

میکسیکو سٹی (نیٹ نیوز) میکسیکو میں سمندری طوفان نے تباہی مچادی۔ طوفان کی وجہ سے ہلاکتوں کی تعداد 40 ہو گئی۔ تفصیلات کے مطابق میکسیکو کے مشرقی علاقوں میں سمندری طوفان کے بعد سیلاب اور مٹی کے تودے گرنے سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد 40 ہو گئی ہے۔ سمندری طوفان ارل نے سب سے زیادہ ریاست پوئبلا کو متاثر کیا جہاں حکام کے مطابق 30 ہلاکتیں ہوئی ہیں جبکہ مزید دس افراد ویرا کروز ریاست میں ہلاک ہوئے ہیں۔ سمندر طوفان کیریبئن میں تباہی مچانے کے بعد گزشتہ دنوں بیلائز کی ساحلی پٹی سے ٹکرایا تھا۔ ساحل سے ٹکرانے کے بعد طوفان کی شدت میں کمی آئی تاہم اس نے میکسیکو میں اپنے تباہی کے اثرات چھوڑے ہیں۔

مقبوضہ کشمیر میں پیلٹ گن کا استعمال، آنکھوں کے ڈاکٹرز ذہنی تناؤ کا شکار

آنکھوں کی پتلی ٹھیک کرنے کا علاج دنیا میں کہیں موجود نہیں، بیشتر زخمیوں کی پتلیاں ہی شدید متاثر ہیں، ڈاکٹرز کے تاثرات

اکثر زخمیوں کی عمر 4 سے 27 سال کے درمیان، لوگوں کی یہ صورتحال دیکھ کر دماغ پر کافی دباؤ پڑتا ہے، میڈیا سے گفتگو

سرینگر (نیٹ نیوز) مقبوضہ کشمیر میں جاری عوامی احتجاجی تحریک کے دوران بھارتی فورسز کی طرف سے فائر کئے گئے پیلٹ لگنے سے زخمی ہونے والے نوجوانوں کی آنکھیں بچانے میں مصروف صدر ہسپتال سرینگر کے ڈاکٹرز تناؤ کن صورتحال دیکھ کر ذہنی تناؤ کا شکار ہو چکے ہیں کیونکہ بقول ان کے انہوں نے اپنے پورے کیریئر میں ایسی صورتحال کبھی نہیں دیکھی ہے۔ کشمیر میڈیا سروس کے مطابق ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ ذہنی تناؤ اور تھکان کے باوجود وہ اپنے لوگوں کی جان بچانے کیلئے ہر وقت تیار ہیں اور ان کی کوشش ہوگی کہ زیادہ سے زیادہ زخمی نوجوانوں کی بصارت بچائی جائے۔ مقبوضہ کشمیر میں گزشتہ 36 روز سے جاری کرفیو اور کشیدہ صورتحال کا اثر نہ صرف عام شہریوں اور مظاہروں میں شامل لوگوں پر پڑ رہا ہے بلکہ اس صورتحال کا اثر بھارتی فورسز کی کارروائی میں زخمی ہونے والے نوجوانوں کا علاج ومعالجہ کرنے والے طبی اور نیم طبی عملے پر بھی پڑ رہا ہے۔ سرینگر کے صدر اسپتال میں شعبہ امراض چشم میں بطور سرجن کام کرنے والی ایک خاتون ڈاکٹر نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر کہا کہ گزشتہ 36 دنوں میں لگاتار ایسے زخمیوں کا علاج کرنا پڑ رہا ہے جو جوانی میں ہی آنکھوں کی بصارت کھونے کے در پہ پہنچ چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان میں اکثر زخمیوں کی عمر 4 سے 27 سال کے درمیان ہے۔ انہوں نے کہا کہ انشاء مشتاق نامی لڑکی کی حالت دیکھ کر خود بخود آنکھوں سے آنسو بہنے لگتے ہیں کیونکہ ایک لڑکی جوانی کی دہلیز میں آتے ہی آنکھوں کی بصارت سے محروم ہو گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اپنے لوگوں کی یہ صورتحال دیکھ کر دماغ پر کافی دباؤ پڑتا ہے مگر اس پر تناؤ کیفیت پر قابو پانا وقت کی ضرورت ہے کیونکہ اپنے لوگوں کا بہترین علاج ہماری اولین ترجیح ہے۔ ایک اور سینئر سرجن نے نام مخفی رکھنے کی شرط پر بتایا کہ پیلٹ لگنے سے زخمی نوجوانوں کی صورتحال کافی نازک ہے اور اکثر زخمیوں کی آنکھ کی پتلی کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آنکھوں کی پتلی ٹھیک کرنے کا علاج دنیا کے کسی کونے میں موجود نہیں ہے اور نہ پیوند کاری سے اگلی روشنی واپس آنے کے امکانات موجود ہوتے ہیں مگر خوبصورت دکھائی دینے کیلئے مصنوعی آنکھ لگائی جا سکتی ہے۔

فلسطینی علاقے راملہ میں صیہونی فورسز کی جانب سے مظاہرین پر شیلنگ کی جا رہی ہے

پیرو میں 2 مسافر بسوں میں تصادم سے 17 افراد ہلاک، 29 زخمی

لیما (نیٹ نیوز) پیرو میں 2 مسافر بسوں میں تصادم کے نتیجے میں 17 افراد ہلاک اور 29 زخمی ہو گئے۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے کے مطابق جنوبی امریکی ملک پیرو میں مسافروں سے بھری بس مخالف سمت سے آنے والی بس سے ٹکرا گئی جس کے نتیجے میں 17 افراد ہلاک اور 29 زخمی ہو گئے جنہیں اسپتال منتقل کر دیا گیا۔ پولیس کے مطابق حادثہ تیز رفتاری کے باعث پیش آیا تاہم اس حوالے سے مزید تحقیقات کی جا رہی ہیں جب کہ مرنے والوں میں دونوں بسوں کے ڈرائیورز سمیت ایک برازیلین سیاح بھی شامل ہے۔

چین میں پاور اسٹیشن میں دھماکے سے 21 افراد ہلاک

چین میں کیمیکل پلانٹ میں آتشزدگی اور دھماکوں کے واقعات عام ہیں، ایک اسپتال میں 130 افراد اس سے قبل بھی مارے جا چکے ہیں

بیجنگ (نیٹ نیوز) چین کے پاور اسٹیشن کی پائپ لائن میں دھماکے سے 21 افراد ہلاک اور 5 زخمی ہو گئے۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے کے مطابق چین میں پاور اسٹیشن میں دھماکے کے نتیجے میں 21 افراد ہلاک اور 5 زخمی ہو گئے۔ حکام کے مطابق دھماکا پاور اسٹیشن کے پائپ میں ہوا جس میں ہائی پریشر بھاپ سپلائی کی جاتی ہے، دھماکے سے 21 افراد موقع پر ہی ہلاک ہو گئے جب کہ زخمیوں میں سے 3 کی حالت تشویشناک ہے۔ مقامی میڈیا کے مطابق پاور اسٹیشن میں بجلی کی پیداوار سمیت دیگر پیٹرولیم مصنوعات بنائی جاتی تھیں جب کہ چین میں کیمیکل پلانٹ میں آتشزدگی اور دھماکوں کے واقعات عام ہیں اور اس سے قبل بھی ایک اسپتال کے کیمیکل پلانٹ میں دھماکے کے باعث 130 افراد ہلاک ہو گئے تھے۔

ناکام بغاوت کے بعد 82 ہزار افراد ملازمت سے معطل یا برخاست کیے جا چکے ہیں: ترک وزیراعظم

قاہرہ (نیٹ نیوز) ترکی کے وزیر اعظم بن علی یلدرم نے کہا ہے کہ پچھلے ماہ کی ناکام بغاوت کے بعد پانچ ہزار سرکاری ملازمین کو برخاست اور 77 ہزار کو معطل کیا جا چکا ہے۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق انقرہ میں صحافیوں سے بات کرتے ہوئے وزیر اعظم بن علی یلدرم نے کہا کہ جن پانچ ہزار سرکاری ملازمین کو ملازمتوں سے برخاست کیا جا چکا ہے ان میں سے تین ہزار کا تعلق ملک فوج سے تھا۔ 15 جولائی کو ہونی والی نا کام بغاوت 76597 سرکاری ملازمین کو باغیوں کے ساتھ رابطوں کے وجہ سے معطل کیا گیا اور ان میں سے 4897 کو ان کی ملازمتوں سے برخاست کیا جا چکا ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ شبہ ہے کہ برخاست اور معطل کیے جانے والے ملازمین کا تعلق امریکہ میں مقیم مبلغ فتح اللہ گولن کی تنظیم سے ہے۔ ترک وزیر اعظم نے اعلان کیا کہ امریکی نائب صدر جو بائیڈن 24 اگست کو ترکی کے دورے پر آئیں گے۔ ترک وزیر اعظم نے ایک بار پھر امریکہ سے مطالبہ کیا کہ وہ فتح اللہ گولن کو ترکی کے حوالے کرے۔ ترک حکومت کا دعویٰ ہے کہ گذشتہ ماہ حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کے پیچھے امریکہ میں جلاوطنی اختیار کرنے والے ترک مبلغ فتح اللہ گولن کا ہاتھ ہے تاہم وہ اس الزام سے انکار کرتے ہیں۔ یلدرم نے کہا کہ امریکہ سے بہتر تعلقات کا انحصار فتح اللہ گولن کے ترکی کے حوالے کرنے پر منحصر ہے۔

بھارت کے سرکاری اشتہار میں پاکستانی جے ایف تھنڈر 17 لڑاکا طیارہ

نئی دلی (نیٹ نیوز) بھارت پر جے ایف 17 تھنڈر کی ایسی ہیبت طاری ہے کہ اس کو پاکستانی جیٹ طیارے کے علاوہ کچھ دکھائی نہیں دیتا اور ''جے ایف 17 تھنڈر'' بھارتیوں کے حواس پر ایسا سوار ہو کر رہ گیا ہے کہ حال ہی میں انڈیا کے یوم آزادی کے حوالے سے بنائے گئے ایک سرکاری اشتہار میں غلطی سے پاکستانی طیارے کو ہی دکھا دیا گیا۔ وزارت ثقافت کی جانب سے 70 ویں یوم آزادی کے حوالے ایک ویڈیو اشتہار بنایا گیا تھا اس اشتہار میں بھارتی حکومت کی جانب سے اپنی شان و شوکت اور فضائی قوت ظاہر کرنے کی کوشش کی گئی تھی تاہم مودی سرکار کو اس وقت شدید خفت کا سامنا کرنا پڑا جب یہ انکشاف ہوا کہ اشتہار میں دکھایا گیا طیارہ بھارت کا ''تیجس'' نہیں بلکہ یہ پاکستانی طیارہ'' جے ایف 17 تھنڈر'' ہے۔

☆10 اگست سری نگر میں حریت پسندوں کے حملے، 6 بھارتی سکیورٹی اہلکار زخمی ☆11 اگست مقبوضہ کشمیر میں حق خود ارادیت کیلئے ریفرنڈم مارچ، مزید 2 کشمیری شہید ☆12 اگست وادی میں احتجاج پر کرفیو میں سختی، فورسز کا مظاہرین پر تشدد، 1 کشمیری شہید، سینکڑوں زخمی ☆13 اگست پیلٹ گن کی فائرنگ سے زخمی ایک اور نوجوان سہیل احمد شہید ☆14 اگست مقبوضہ وادی میں سبز ہلالی پرچموں کی بہار، کشمیریوں نے پاکستان کا یوم آزادی منایا ☆15 اگست بھارتی یوم آزادی پر مجاہدین کا مودی کو تحفہ، بارہمولا میں متعدد فوجی ٹھکانے تباہ ☆16 اگست بھارتی یوم آزادی کشمیریوں نے یوم سیاہ کے طور پر منایا، سرینگر فوجی چھاؤنی میں تبدیل۔

☆10 اگست غزہ میں اسرائیلی فوج کی پناہ گزین کیمپ پر فائرنگ، 9 افراد زخمی ہو گئے ☆11 اگست فلسطینیوں کے خلاف اسرائیلی کریک ڈاؤن میں شدت، مزید 34 شہری گرفتار ☆12 اگست بیت المقدس: چاقو سے حملے میں یہودی آبادکار زخمی، حملہ آور فرار ☆13 اگست غرب اردن میں فلسطینیوں کی 231 ایکڑ اراضی ہتھیانے کی صیہونی منظوری ☆14 اگست موسیٰ مسلم زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے شہید ہو گئے، یہودی شرپسند نے کچلا تھا ☆15 اگست یہودی شرپسندوں نے فلسطینی شہریوں کے زیتون کے 500 درخت تلف کر دیئے ☆16 اگست صیہونی فوج نے مسجد ابراہیمی کے قریب سے فلسطینی لڑکی گرفتار کر لی۔

☆10 اگست عراق میں ہسپتال میں آتشزدگی سے 11 بچے جاں بحق ہو گئے ☆11 اگست شام میں بشارالاسد کی فورسز کی جانب سے زہریلی گیس حملے، 34 افراد شہید ☆12 اگست حلب پر روسی فضائیہ کی وحشیانہ بمباری سے 92 افراد شہید، خواتین اور بچے بھی شامل ☆13 اگست بغداد کے جنوبی علاقے الدورہ میں سکیورٹی فورسز کی چیک پوسٹ کے قریب کار بم دھماکہ، 4 ہلاک ☆14 اگست شام میں بمباری سے حکومت مخالف گروہ کے 83 ٹینکر تباہ کر دیئے گئے ☆15 اگست اسدی فورسز کی بمباری سے 13 افراد شہید، متعدد افراد زخمی ☆16 اگست کرکوک میں بارودی سرنگ دھماکے میں ایک شخص زخمی، گاڑی تباہ ہونے کے اطلاعات۔

☆10 اگست عمری آپریشن میں تیزی، ہلمند میں طالبان کا ضلع نوا میں 2 فوجی اڈوں پر قبضہ ☆11 اگست پکتیکا میں امریکی بمباری سے ڈاکٹر سمیت خاندان کے 13 افراد شہید، ہلمند میں لڑائی جاری ☆12 اگست امریکی بمباری کے باوجود طالبان لشکرگاہ پہنچ گئے، گھمسان کا رن ☆13 اگست صوبہ بدخشاں کے ضلع بہارک میں طالبان نے 17 دیہاتوں کا کنٹرول سنبھال لیا ☆14 اگست قندھار، فوجی مرکز فتح، کمانڈر سمیت 27 قتل، 2 گاڑیاں واسلحہ غنیمت ☆15 اگست پکتیا، لغمان اور پکتیکا شدید جھڑپیں، 14 ٹینک تباہ، 36 کمانڈوز و فوجی ہلاک ☆16 اگست طالبان کے کمانڈوز نے امریکی، افغان افواج کو ناکوں چنے چبوا دیئے، 2 اضلاع پر قبضہ۔

بقیہ 1

گیا، جس میں 30 افراد شہید اور متعدد زخمی ہوئے۔ خیال کیا جا رہا ہے کہ کلورین کو بیرل بم کے ذریعے گرایا گیا تھا۔ اقوام متحدہ عوامی فوج کے زیر انتظام علاقے میں کلورین گیس کے حملے کے شواہد کی تحقیقات کر رہی ہے۔ اقوام متحدہ کے خصوصی ایلچی برائے شام کا کہنا ہے کہ اگر کلورین گیس کی تصدیق ہو گئی تو یہ جنگی جرم کے برابر ہوگا۔ ادھر شام کے سرحدی علاقے اطمہ میں بس میں دھماکہ حملے میں 15 افراد جاں بحق، 25 سے زائد زخمی ہو گئے، دھماکہ اس وقت ہوا جب شام کے علاقے سے بس ترکی کا بارڈر کراس کر رہی تھی۔ خودکش بمبار نے اپنے آپ کو دھماکے سے اڑا لیا۔ واضح رہے کہ شام کا شہر حلب خانہ جنگی کے باعث سب سے زیادہ متاثر ہوا ہے جب کہ گزشتہ کئی ہفتوں سے حکومتی افواج اور باغیوں کے درمیان جاری لڑائی میں شدت آ گئی ہے جس کے باعث اب تک سیکڑوں افراد مارے جا چکے ہیں۔

بقیہ 2

کے مطابق گذشتہ روز حرم ابراہیمی کے قریب اسرائیلی فوجیوں نے ایک نوجوان فلسطینی لڑکی تغرید یوسف الاطرش کو گرفتار کر کے نامعلوم مقام پر منتقل کر دیا ہے۔ صیہونی فوج کی جانب سے جاری کردہ ایک بیان میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ مسجد ابراہیمی کے قریب سے پکڑی گئی لڑکی کے قبضے سے ایک چاقو برآمد ہوا ہے۔ عینی شاہدین نے بتایا کہ گذشتہ روز مسجد ابراہیمی کے داخلی دروازے کے قریب اسرائیلی فوجیوں نے ایک فلسطینی لڑکی پر مرچوں کا پاؤڈر پھینکا جس پر فلسطینی لڑکی نے چیخ ماری اور وہ زمین پر گر گئی۔ اس دوران صیہونی فوجیوں نے اسے پکڑ لیا اور اس کے ہاتھ پشت پر باندھنے کے بعد ایک فوجی گاڑی میں ڈال کر نامعلوم مقام پر لے گئے ہیں۔ عینی شاہدین کا کہنا ہے کہ انہیں تغرید الاطرش کے پاس چاقو یا اس طرح کا کوئی آلہ نہیں دیکھا۔ ادھر فلسطین کے مقبوضہ مغربی کنارے کے شہر سلفیت میں اسکاکا کے مقام پر یہودی آباد کاروں نے بدھ کو علی الصباح فلسطینی شہریوں کے زیتون کے ایک باغ پر حملہ کر کے سیکڑوں پھل دار پودے جڑوں سے اکھاڑ پھینکے۔ اسکاکا کے مقامی فلسطینی یونین کونسل کے چیئرمین عبدالقادر ابو حاکمہ نے بتایا کہ قصبے کے مقامی کسانوں کا کہنا ہے کہ یہودی آباد کاروں نے بلڈوزر کی مدد سے باغ میں موجود کم سے کم 500 پھل دار پودے اکھاڑ پھینکے۔ فلسطینی تجزیہ نگار خالد معالی کا کہنا ہے کہ فلسطینیوں کے باغات میں قیمتی پودوں کی تلفی کسی ایک یہودی کالونی کے یہودیوں کی شرارت نہیں بلکہ سلفیت شہر کی کل 24 کالونیوں میں موجود یہودی آباد کار فلسطینیوں کی املاک کو مسلسل نشانہ بنا رہے ہیں۔ قابض صیہونی فورسز نے فلسطین کے مقبوضہ مغربی کنارے کے مختلف علاقوں میں تازہ کریک ڈاؤن کے دوران کم سے کم 12 فلسطینی شہریوں کو حراست میں لینے کے بعد نامعلوم مقامات پر منتقل کر دیا ہے۔ صیہونی فوجیوں اور سادہ کپڑوں میں ملبوس اسرائیلی خفیہ اداروں کے اہلکاروں نے غرب اردن کے شہر جنین میں ایک پناہ گزین کیمپ پر چھاپہ مارا۔ تلاشی کی کارروائی کے دوران ایک فلسطینی شہری کو وہاں سے حراست میں لے لیا گیا۔ فلسطین کے شمالی علاقے وادی عارہ میں ''زلفہ'' کو علی الصباح اسرائیل کا بغیر پائلٹ ''هیرون 1'' نامی ایک ڈرون طیارہ فلسطینی آبادی پر آ گرا جس کے نتیجے میں کم سے کم 25 فلسطینی زخمی ہوئے ہیں۔ اسرائیلی ذرائع ابلاغ کے مطابق اسرائیلی فوج کے زیر استعمال ایک ڈرون طیارے کو شمالی فلسطین کے وادی عارہ کے علاقے میں حادثہ پیش آیا ہے۔ اسرائیلی اخبار ''ہارٹز'' نے اپنی ویب سائیٹ پر پوسٹ ایک خبر میں صرف اتنا بتایا کہ ایک ڈرون طیارہ وادی عارہ میں زلفہ کے مقام پر گرا ہے۔ اسرائیلی کے عبرانی ٹی وی 2 کے مطابق ڈرون طیارہ زلفہ کے مقام پر ایک فلسطینی شہری کے گھر پر آ گرا جس کے نتیجے میں طیارے کو آگ لگ گئی۔ طیارے کے حادثے اور آگ لگنے کے نتیجے میں 13 بچوں سمیت 25 فلسطینی زخمی ہوئے ہیں۔ ڈرون طیارے کے حادثے میں ایک کار کو بھی آگ لگ گئی جب کہ ایک مکان کو بھی نقصان پہنچا ہے۔ حادثے کے فوری بعد اسرائیلی فوج کا فائر بریگیڈ کا عملہ اور پولیس جائے وقوعہ پر پہنچ گئے تھے۔ امدادی ٹیموں نے زخمیوں کو ایمبولینسوں کی مدد سے اسپتالوں میں پہنچایا ہے۔ پولیس نے حادثے کی تحقیقات شروع کر دی ہیں۔

بقیہ 3

بھی شدید لڑائی جاری، ننگر ہار میں فوجی قافلے پر حملے میں 4 ٹینک تباہ، 10 اہلکار کام آئے۔ تفصیلات کے مطابق ملا محمد رسول گروپ کے نائب امیر ملا باز محمد نے اپنے ساتھیوں سمیت ملا ہیبت اللہ اخونزادہ کی بیعت کر لی جبکہ عمری آپریشن میں تیزی آئی ہے۔ ہلمند میں طالبان نے ضلع نوا میں 2 فوجی اڈوں، پولیس سٹیشن اور کئی چیک پوسٹوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ افغانستان میں امریکی طیاروں کی افغان ڈاکٹر کے گھر پر بمباری سے ڈاکٹر سمیت اس کے خاندان کے 13 افراد شہید ہو گئے۔ شہید ہونے والوں میں بچے اور خواتین بھی شامل ہیں۔ افغانستان کے مشرقی صوبہ پکتیکا کے ضلع خوشامند میں گزشتہ رات امریکی طیاروں نے مقامی ڈاکٹر ورتخمین خان کے گھر پر بمباری کر دی جس کے نتیجے میں ورتخمین سمیت اس کے خاندان کے 13 افراد شہید ہو گئے۔ مقامی مشران نے ضلع کا دورہ کیا اور افغان حکومت سے مطالبہ کیا کہ امریکی بمباری کو روکا جائے۔ شہید ہونے والے تمام عام افغان شہری ہیں۔ مسلسل امریکی بمباری کے باوجود طالبان جنگجو انتہائی سرعت کے ساتھ پیش قدمی کرتے ہوئے ہلمند کے صدر مقام لشکرگاہ کے انتہائی قریب پہنچ گئے ہیں۔ افغان حکومت نے ہلمند کا صدر مقام بچانے کیلئے پوری قوت جھونک دی ہے اور جنرل مراد علی مراد کی سربراہی میں علاقے میں بڑی فوجی کمک پہنچا دی ہے۔ افغان و امریکی فوجی حکام کا دعویٰ ہے کہ اب کسی شہر پر طالبان کو قبضے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ شہر کے نواح میں امریکا اور افغان قومی فوج سے طالبان کی شدید جھڑپیں جاری ہیں۔ لڑائی میں فریقین کو بھاری جانی و مالی نقصان کی اطلاعات ہیں۔ نوا ضلع ناوا میں بھی جھڑپیں جاری ہیں۔ ادھر افغانستان کے صوبے ہلمند کے مرکزی ضلع ناوا اور نادعلی میں افغان افواج اور طالبان کے درمیان شدید لڑائی جاری ہے جبکہ صوبہ ہرات کے ضلع شینڈنڈ میں بم دھماکے میں 3 پولیس اہلکاروں سمیت 5 افراد ہلاک اور 9 زخمی ہو گئے۔ بی بی سی کے مطابق ناوا جانے والی مرکزی شاہراہ تا حال بند ہے لیکن افغانستان کی افواج مرکزی شاہراہ کے بجائے جنوبی راستے سے داخل ہوئیں۔ طالبان اور حکومتی افواج کے درمیان ہونے والی لڑائی میں بھاری جانی نقصان ہوا ہے۔ افغانستان کے جنوبی صوبہ ہلمند میں شدید لڑائی جاری ہے جہاں جدید ہتھیاروں سے لیس طالبان کمانڈوز نے امریکی اور افغان افواج کو ناکوں چنے چبوا دیئے ہیں۔ ادھر صوبہ نورستان اور صوبہ بغلان کے ایک ایک ضلع پر طالبان نے قبضہ کر لیا۔ کابل میں بم دھماکے سے 3 افراد زخمی ہو گئے۔ دوسری جانب افغان طالبان کے ترجمان نے کہا ہے کہ افغانستان میں سکولوں اور پلوں کو بم سے اڑانے میں طالبان ملوث نہیں بلکہ یہ امریکی ملیشیا کا کام ہے۔ ہلمند میں گذشتہ ہفتے سے صوبے پر مکمل کنٹرول کیلئے طالبان نے آپریشن عمری کے تحت کارروائی جاری رکھی ہوئی ہیں جس میں وہ صوبائی دارالحکومت لشکرگاہ پر حملے کر رہے ہیں۔ علاوہ ازیں صوبہ بدخشاں کے ضلع بہارک میں طالبان نے 17 دیہاتوں کا کنٹرول سنبھال لیا، سیکورٹی حکام نے خبردار کیا ہے کہ اگر حکومت نے ضلع کو کلیئر نہ کرایا تو طالبان سیکورٹی کیلئے بڑا خطرہ بن سکتے ہیں۔ ضلعی گورنر سمیع اللہ عتیق کا کہنا ہے کہ طالبان ضلع کے مرکز سے تقریباً 2 کلومیٹر کے فاصلے پر موجود ہیں۔ ادھر طالبان نے مشرقی صوبہ نورستان کے ضلع وانٹ ویگل میں بڑا حملہ کیا ہے۔ سیکڑوں طالبان مجاہدین علاقے پر دھاوا بول دیا۔ صوبہ ننگرہار کے ضلع کوٹ کے سپین خوڑ کے علاقے میں مجاہدین نے صوبائی گورنر کے کاروان پر حملہ کیا، جس کے نتیجے میں دو فوجی ٹینک راکٹ لگنے سے تباہ ہونے کے علاوہ ضلعی سربراہ غالب کا بیٹا اور ایک کمانڈر سمیت 4 اہلکار ہلاک جبکہ متعدد زخمی ہوئیں اور ایک ٹینک ڈرائیور سے بے قابو ہو کر الٹ گیا، جس سے دشمن کے جانی نقصانات میں مزید اضافہ ہوا۔ دوسری جانب ضلع غنی خیل کے نہر نمبر 28 کے علاقے میں مجاہدین نے جنگجوؤں پر حملہ کیا، جس میں ایک ٹینک تباہ اور تین شرپسند زخمی ہوئے۔ عمری آپریشن کے سلسلے میں امارت اسلامیہ کے مجاہدین نے صوبہ بغلان ضلع مرکزی بغلان میں دشمن پر حملہ کیا۔ آمدہ رپورٹ کے مطابق مجاہدین نے کٹھ پتلی فوجوں کے مراکز اور چوکیوں پر حملہ کیا، جس کے نتیجے میں سرباز نامی فوجی بیس اور 9 چوکیاں فتح ہونے کے علاوہ 9 سیکورٹی اہلکار ہلاک جبکہ متعدد زخمی اور دیگر فرار ہونے میں کامیاب ہوئے۔ ذرائع کے مطابق مجاہدین نے دو فوجی ٹینک اور کافی مقدار میں مختلف النوع ہلکے و بھاری ہتھیار اور دیگر فوجی ساز و سامان غنیمت کر لیا۔ ادھر ضلع گرمسیر سطار بازار کے علاقے میں واقع دشت نامی فوجی مرکز پر مجاہدین نے حملہ کیا، جس سے مرکز فتح اور وہاں تعینات 17 اہلکار ہلاک، متعدد زخمی جبکہ ایک کماز گاڑی تباہ ہوئے۔ واضح رہے کہ مجاہدین نے 2 ٹینک، 3 رینجر گاڑیاں، ایک ڈی سی توپ، ایک امریکن ہیوی مشن گن، اور 16 امریکن بندوقوں سمیت مختلف النوع فوجی ساز و سامان غنیمت کر لیا۔ زابل میں پولیس ہیڈکوارٹر پر حملے میں گاڑیاں تباہ اور 8 ہلاک و زخمی ہو گئے، امارت اسلامیہ کے مجاہدین نے صوبہ زابل کے صدر مقام قلات شہر میں واقع پولیس ہیڈکوارٹر پر حملہ ہوا، جو ایک گھنٹے تک جاری رہا، جس کے نتیجے میں 4 رینجر گاڑیاں تباہ اور 3 سیکورٹی ہلاک جبکہ 5 زخمی ہوئے۔ عمری آپریشن کے سلسلے میں امارت اسلامیہ کے مجاہدین نے صوبہ بغلان ضلع دھنہ غوری کے مرکز اور آس پاس چوکیوں پر حملہ کیا۔ رپورٹ کے مطابق مجاہدین نے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر، آس پاس چوکیوں اور فوجی مراکز پر ہلکے و بھاری ہتھیاروں سے وسیع حملہ کیا، جس میں مجاہدین نے اللہ تعالیٰ کی نصرت سے دو فوجی بیس اور دس چوکیوں کا کنٹرول حاصل کر لیا ہے اور وہاں تعینات اہلکاروں میں متعدد ہلاک و زخمی اور فرار جبکہ 33 اہلکاروں نے مجاہدین کے سامنے ہتھیار ڈال دیے، جنہوں کافی مقدار میں ہلکے و بھاری ہتھیار بھی مجاہدین کے حوالے کر دیے۔ پکتیا، لغمان اور پکتیکا شدید جھڑپیں، 14 ٹینک تباہ، 36 کمانڈوز و فوجی ہلاک، امارت اسلامیہ کے مجاہدین نے صوبہ پکتیا ضلع جانی خیل کے شاہوخیل کے علاقے میں کٹھ پتلی فوجوں کے دو ٹینک بارودی سرنگوں سے ٹکرا کر تباہ ہوئے اور ان میں سوار 8 اہلکار ہلاک جبکہ 3 زخمی ہوئے۔ دوسری جانب رباط کے علاقے میں کمانڈوز پر یکے بعد دیگرے دھماکے ہوئے، جس سے دو ٹینک تباہ اور 7 اہلکار لقمہ اجل بن گئے۔ تازہ ترین رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ رباط کے علاقے میں مزید ٹینک بم دھماکوں سے تباہ اور ان میں سوار 8 اہلکار ہلاک جبکہ 5 زخمی ہوئیں۔ رپورٹ کے مطابق صوبہ لغمان ضلع علینگار میں مجاہدین نے فوجی کاروان پر حملہ کیا، جس کے نتیجے میں دشمن کی فوجی ٹینک تباہ ہونے کے علاوہ 7 اہلکار ہلاک جبکہ 8 زخمی اور دشمن نے سہ پہر کے وقت پسپائی اپنائی۔ جبکہ صوبہ پکتیکا میں ضلع زیڑوک کے سرخ میدان کے علاقے میں فوجی کاروان کو بارودی سرنگوں اور حملوں کا سامنا ہوا، جس کے نتیجے میں چار سپلائی گاڑیاں تباہ ہونے کے علاوہ 6 سیکورٹی اہلکار ہلاک جبکہ 7 زخمی ہوئیں۔

بقیہ 4

50 ہزار اہلکار تعینات کر دیئے، انڈین یوم آزادی پر وادی بھر میں دکانیں، سکول، عدالتیں بند رہیں، گزشتہ ڈیڑھ ماہ سے موبائل اور انٹرنیٹ سروسز بھی تا حال بند ہے۔ تفصیلات کے مطابق بھارتی فورسز کی جانب سے مقبوضہ کشمیر میں کرفیو اور مقبوضہ وادی کو فوجی چھاؤنی میں تبدیل کرنے کے باوجود کشمیری عوام نے پاکستان کے جشن آزادی کے حوالے سے ریلیاں نکالیں اور حق خود ارادیت کے لئے ریفرنڈم مارچ کیا۔ مقبوضہ وادی میں مسلسل 37 ویں روز بھی کرفیو نافذ رہا لیکن اس کے باوجود ہزاروں کی تعداد میں عوام سڑکوں پر نکلے اور اپنے حق خود ارادیت کے لئے ریفرنڈم مارچ کیا۔ مظاہرین نے پاکستان کے حق میں نعرے لگائے اور ترقی و خوشحالی کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ مختلف علاقوں میں مواصلاتی ٹاورز اور عمارات پر پاکستانی پرچم لہرائے گئے۔ مظاہرین نے بھارت کے خلاف نعرے بازی بھی کی جب کہ بھارت نے احتجاجی جلوس اور ریلیاں روکنے کے لئے جنت نظیر وادی کے ہر گلی کوچے پر فوج کو تعینات کر رکھا ہے۔ سخت کرفیو، پکڑ دھکڑ اور چھاپوں کے باوجود کشمیریوں نے سڑکوں پر نکل کر زبردست احتجاجی مظاہرے کئے، پاکستان کے حق میں نعرے لگائے اور سبز ہلالی پرچم لہرا کر پاکستان کا یوم آزادی منایا گیا۔ پلوامہ کے ترال علاقہ میں بھارتی فورسز نے دختران ملت کی سربراہ آسیہ اندرابی کی قیادت میں مظاہرہ کر نیوالی خواتین پر پیپر گیس کی شیلنگ کر دی، جس سے آسیہ اندرابی سمیت کئی خواتین شدید زخمی ہوئی ہیں۔ سری نگر، پلوامہ، بانڈی پورہ، ترال اور دیگر علاقوں میں پاکستانی پرچم لہرانے پر بھارتی فورسز سے ہونے والی جھڑپوں میں متعدد کشمیری زخمی ہوئے ہیں مقبوضہ کشمیر میں ہزاروں لوگوں نے مسلسل 39 ویں دن بھی جاری کرفیو اور پابندیوں کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے مقبوضہ علاقے کے طول و عرض میں سڑکوں پر نکل بھارت مخالف ریلیاں نکالیں اور احتجاجی مظاہرے کئے۔ کشمیر میڈیا سروس کے مطابق ضلع کولگام کے علاقے کیموہ اور ضلع پلوامہ کے علاقے اونتی پورہ میں بھی ریلیاں نکالی گئیں۔ مقبوضہ کشمیر کے عوام نے اپنے حق خود ارادیت کے لئے ہفتہ کو وادی میں ریفرنڈم مارچ کیا لال چوک پر ریفرنڈم کے سلسلے میں دھرنا دیا گیا بھارتی فورسز نے فائرنگ کر کے مزید 2 کشمیریوں کو شہید اور متعدد کو زخمی کر دیا، حریت رہنماؤں نے بھارتی مظالم کے خلاف ہڑتال میں 18 اگست تک توسیع کرتے ہوئے 15 اگست کو مقبوضہ وادی سمیت دنیا بھر میں یوم سیاہ منانے کا اعلان کر دیا ہے۔ علی گیلانی دھرنے میں پہنچ گئے جبکہ میر واعظ کو ریلی کی قیادت پر گرفتار کر لیا گیا مقبوضہ کشمیر میں مسلسل 35 ویں روز بھی کرفیو نافذ ہونے کے باوجود عوام نے ریاست بھر میں حق خود ارادیت کے لئے ریفرنڈم مارچ کیا۔ دوسری جانب بھارتی فورسز نے کلگام کے علاقے میں بھارت مخالف مظاہرین پر فائرنگ کر کے مزید ایک کشمیری کو شہید کر دیا جب کہ قابض فوج کی فائرنگ سے 2 اگست کو زخمی ہونے والا آسیل وانی زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے دم توڑ گیا۔ بھارتی فوج اور مجاہدین کشمیر کے درمیان ضلع بارہ مولہ کی تحصیل اوڑی میں طویل خونی معرکہ، متعدد فوجی ہلاک، کرنل اور لیفٹیننٹ کرنل شدید زخمی، 5 مجاہد شہید، تفصیلات کے مطابق 14 اور 15 اگست کی درمیانی شب رات 12 بجے بارہ مولہ کی تحصیل اوڑی میں گھوٹا تھل بٹالین ہیڈ کوارٹر پر پانچ مجاہدین کے ایک گروپ نے اچانک دھاوا بول دیا جس کے بعد دونوں طرف سے ہلکے و بھاری ہتھیاروں سے شدید معرکہ شروع ہو گیا جو صبح آٹھ بجے تک پوری شدت سے جاری رہا۔ جس میں کیمپ کی متعدد بیرکوں اور گاڑیوں کو شدید نقصان پہنچا اور متعدد بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے جبکہ 17 JAKL کا کرنل اور 34 راشٹریہ رائفلز کا لیفٹیننٹ کرنل شدید زخمی ہو گیا۔ تاہم علی الصبح دو مجاہد بھی شہید ہو گئے۔ جبکہ باقی تین مجاہد محفوظ مورچے سنبھالنے میں کامیاب ہو گئے۔ اور وہ دشمن کو ٹارگٹ بنا بنا کر فائر کرتے رہے ادھر دشمن نے بھی مزید کمک منگوائی اور معرکہ آرائی بڑھتی گئی دشمن کی اطلاع کے مطابق وہ دن گئے (قبل از عصر) باقی تین مجاہدین کو شہید کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ تاہم مزید مجاہدین کے چھپے ہونے کے خدشے کے پیش نظر سرچ آپریشن تا حال جاری ہے۔ لوگوں نے آزادی کے حق میں اور بھارت کے خلاف نعرے بلند کئے اور پاکستانی جھنڈے بھی لہرائے چیئرمین حریت کانفرنس علی گیلانی نے سرینگر سے ٹیلی فون کے ذریعے شرکاء سے خطاب کیا۔ ایک تازہ پیش رفت میں لوگوں نے کشمیر میں بھارتی مظالم کے خلاف بیج بہاڑہ کے قریب دریائے جہلم میں کشتیوں پر پاکستانی پرچم لہرائے۔ بد مالو کے علاقے ٹینگ پورہ میں زبردست بھارت مخالف مظاہرہ کیا گیا۔ مظاہرین نے ایک بے گناہ نوجوان شبیر احمد میر کے قتل میں ملوث ایک سینئر پولیس افسر کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا۔ لوگوں نے سوپور بانڈی پورہ ہائی وے پر اکٹھے ہو کر بھارتی فوج کے غیر انسانی رویہ کے خلاف احتجاج کیا۔ انہوں نے کہا کہ بھارتی فوج کی 27 راشٹریہ رائفلز سے وابستہ اہلکار بانڈی پورہ کے علاقے Khenusa میں زبردستی گھروں میں داخل ہو کر اہلخانہ کو ہراساں کر رہے ہیں۔ بانڈی پورہ میں ہی ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن سے وابستہ وکلاء نے جاری قتل عام اور پیلٹ گن کے استعمال کے خلاف احتجاج کیا۔ دریں اثنا بھارت نے مقبوضہ علاقے میں جاری انتفاضہ کو ناکام بنانے کیلئے تمام بڑے شہروں اور مرکزی شاہراہوں کو فوج کے حوالے کرنے کا منصوبہ بنالیا ہے۔ فوج کرفیو کو زبردستی نافذ کرنے کیلئے سڑکوں پر مارچ کر رہی ہے۔ پلوامہ، شوپیاں، ترال، اسلام آباد اور قصبوں کو فوج کے حوالے کرنے کا ایک مقصد یہاں کی شاہراہوں کو نوجوانوں کے تصرف سے نکالنا ہے۔ واضح رہے کہ مقبوضہ علاقے کے تمام اہم قصبوں کی سڑکوں پر نوجوانوں کا راج ہے اور بھارتی پولیس انکے سامنے بے بس ہو چکی ہے۔ ادھر علی گیلانی، میر واعظ عمر فاروق اور محمد یاسین ملک نے اپنے بیانات میں نریندر مودی کے کشمیر پر بیان کو مسترد کر دیا ہے اور کہا کہ جموں و کشمیر اقتصادی ترقی کا نہیں بلکہ سیاسی مسئلہ ہے جسے کشمیریوں کی خواہشات کے مطابق حل کرنے کی ضرورت ہے۔

بقیہ 5

اسپتال میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ عراق کی وزارت صحت کے حکام کا کہنا ہے کہ تمام بچے دم گھٹنے کے باعث جان کی بازی ہار گئے۔ حکام کا کہنا ہے کہ ابتدائی اطلاعات کے مطابق یرموک اسپتال میں آگ بجلی کے نظام میں خرابی کی وجہ سے بنی تاہم تحقیقات کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ ادھر عراقی ذرائع ابلاغ نے بتایا ہے کہ بغداد کے جنوبی علاقے الدورہ میں سیکورٹی فورسز کی چیک پوسٹ کے قریب ایک کار بم دھماکہ ہوا ہے جس میں کم از کم چار عراقی فوجی جاں بحق اور آٹھ زخمی ہو گئے ہیں۔ عراق کے صوبہ الانبار کے گورنر ہاؤس کے دفتر کی جانب سے جاری کردہ بیان کے مطابق ایک سو سے زیادہ حکومت مخالف افراد مادی شہر سے فرار ہوتے وقت سرنگوں میں محاصرے میں آ گئے ہیں۔ عراق کی السلمہ ویب سائٹ کا کہنا ہے کہ ان میں سے زیادہ تر غیر ملکی شہری ہیں۔ رمادی شہر کو رواں سال کے آغاز میں دہشت گرد عناصر سے آزاد کرایا گیا تھا۔

بقیہ 6

منصوبہ بندی کے ساتھ کیا گیا ہے۔ پولیس نے حملے کی تحقیقات شروع کر دی ہیں۔ مسلم کیمونٹی نے مسجد کے باہر اور علاقے میں حملے کے خلاف احتجاج کیا اور حملہ آور کی گرفتاری اور سخت سزا دینے کا مطالبہ کیا۔

بقیہ 7

ہونے والی خاتون کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ دھماکے والی جگہ پر کھانے کی چیزیں فروخت کرتی تھی۔ پولیس کے مطابق دو بم دھماکے سیاحت کے لیے معروف گاؤں فوکٹ میں ہوئے، جس میں دو افراد ہلاک اور پندرہ زخمی ہوئے۔ دھماکوں کے بعد سکیورٹی الرٹ کر دی گئی ہیں۔ تھائی وزیر اعظم پرائت چن او چا نے واقعے کے بعد عوام کو پرامن رہنے کی تلقین کی۔ بم دھماکوں کی ذمے داری ابھی تک کسی نے قبول نہیں کی ہے۔ یہ دھماکے ایسے وقت کیے گئے ہیں جب تھائی عوام ملک کی سالگرہ منا رہے ہیں۔

بقیہ 8

یہ واقعہ سوئٹزر لینڈ کے شہر سینٹ گیلن لیکٹن کے علاقے سالیز میں پیش آیا جبکہ زخمیوں کو ہسپتال منتقل کر دیا گیا ہے۔ مشتبہ حملہ آور کی عمر 27 برس بتائی گئی ہے۔ حملہ آور نے لوگوں پر چاقو سے وار کرنے سے قبل آتش گیر مادہ چھڑک کر آگ لگائی۔ حملے کی وجہ ابھی معلوم نہیں ہو سکی ہے۔ زخمیوں میں ایک بچے کے علاوہ ایک لڑکی، لڑکا جن کی عمریں 17 برس بتائی گئی ہیں، 34 اور 43 سال کی دو خواتین اور ایک 50 سالہ شخص شامل ہیں۔

بقیہ 9

ہے، جب پاکستان پہلے ہی افغانستان میں را کی سرگرمیوں پر افغان اور امریکی حکام سے احتجاج کر رہا ہے۔ بلوچستان میں بھارتی فنڈنگ سے چلنے والے فراری ٹریننگ کیمپ اکھڑ چکے ہیں۔ اس لئے بھارت کو اب بلوچستان کے لیے افغانستان میں زیادہ جگہ کی ضرورت تھی، جس کے لئے امریکہ نے اس کی مدد کی ہے اور مشترکہ کمانڈ سینٹر کے نام پر اسے کابل میں جگہ دینے کا فیصلہ کیا ہے، تاکہ ایک جانب بھارت کی افغانستان میں فوجی موجودگی کو باضابطہ بنایا جائے اور پاکستان کے اس حوالے سے احتجاج کا توڑ کیا جاسکے۔

بقیہ 10

نے پرتشدد احتجاج کیا۔ احتجاج کے دوران کئی کاروں، 1 پٹرول اسٹیشن اور کچھ عمارتوں کو نذر آتش کر دیا گیا۔ پولیس نے ہلاک ہونے والے کی شناخت ظاہر نہیں کی تاہم یہ کہا کہ وہ مسلح تھا۔

بقیہ 11

ساختہ گھڑی کو بم سمجھ کر اسکول انتظامیہ نے اسے پولیس کے حوالے کر دیا تھا، تاہم بعد میں غلط فہمی دور کرنے پر اسے رہا کر دیا گیا تھا اور صدر بارک اوباما نے بھی اسے وائٹ ہاؤس بلا کر اس کی حوصلہ افزائی کی تھی۔

بقیہ 12

انداز کر رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نریندر مودی جب گجرات کا وزیر اعلیٰ تھا تو آس نے مسلمانوں کی سرعام گردنیں کٹوائی تھیں، آج وہ بھارت کا وزیر اعظم بن کر کشمیر میں اور بھارت میں موجود اقلیتوں کے خون سے ہولی کھیل رہا ہے اور کوئی بھی ملک اس بدمست ہاتھی کو روکنے کی کوشش نہیں کر رہا۔

بقیہ 13

بھارتی میڈیا کے مطابق پولیس نے بتایا کہ ضلع کلگام میں دو نقاب پوش مسلح افراد نے پولیس کانسٹیبل منظور احمد پر اسوقت فائرنگ کی جب وہ ایک دکان کے سامنے دیگر لوگوں کیساتھ بیٹھا ہوا تھا، فائرنگ کے نتیجے میں پولیس کانسٹیبل اور ایک راہگیر ہلاک، جبکہ دو افراد زخمی ہو گئے، زخمیوں کو فوری طور پر ہسپتال داخل کر دیا گیا، مسلح افراد کی گرفتاری کیلئے تلاش شروع کر دی گئی ہے۔

بقیہ 14

اس کے علاوہ فرسٹ ایڈ کی ٹریننگ ڈاکٹر عبدالرحمن جبکہ لیڈر شپ کا سیشن رضوان وزیر نے ڈیلیور کیا۔ پروگرام کے شرکاء کا جوش وخروش والہانہ اور قابل دید تھا، تمام شرکاء نے زندگی کو بامقصد بنا کر گذارنے کا بھرپور عزم کیا۔ اجتماع میں پورے ملک سے عصری تعلیمی اداروں کے اساتذہ اور طلبہ کی شرکت۔ ذکر اور دعا کی مجالس میں رقت آمیز مناظر دیکھنے میں آئے، اجتماع میں سرفہرست بہاولپور کے طلبہ شرکت تھی۔ اجتماع میں کل 179 شرکاء نے شرکت فرمائی۔

بقیہ 15

عوام کیلئے آواز نہیں اٹھائیں گے، انہیں صرف اپنے اقتدار سے مطلب ہے، انہوں نے کہا کہ وزیر اعلیٰ ہمارے نونہالوں اور جیالوں کے کٹتے مرتے دیکھ کر لطف اندوز ہونے کے بعد 13 روز بعد اپنے بل سے باہر آ کر بھارتی فورسز اور مقامی پولیس کی اس ریاستی ظلم و ستم پر پردہ ڈالنے کی مذموم کوشش کر رہی ہے۔ گیلانی نے کہا کہ کشمیری قوم کے زخموں پر مرہم کے بجائے نمک پاشی کرتے ہوئے ان سنگ دلوں کو کوئی عار نہیں۔ گیلانی نے کہا کہ یہ قوم ان شہدا کے آنسو بہانے والی وزیر اعلیٰ سے پوچھنا چاہتی ہے کہ ایک ماہ قبل سرینگر جموں شاہراہ پر 8 بھارتی فوجیوں کی ہلاکت پر اس کو اپنے مسلمان ہونے پر ہی افسوس اور شرم ہو رہی تھی، البتہ آج درجنوں نہتے کشمیری جوانوں کے خون ناحق، 3500 عام شہریوں کو زخمی ہونے اور 200 سے زائد افراد کی بینائی چھین کر پوری کشمیری قوم کا گلا گھونٹ کر آپ کو اپنی بھارت نوازی اور اقتدار پسندی پر انہیں کوئی افسوس نہیں ہے؟ انہوں نے کہا کہ وزیر اعلیٰ کو ہمارے نوجوانوں کی شہادت پر مگرمچھ کے آنسو بہانے کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔ وہ اسے بچا کے رکھے تاکہ بھارتی فورسز کی ہلاکتوں پر بہا سکیں۔ گیلانی نے پوری دنیا میں بالعموم اور بھارت کی مختلف ریاستوں بالخصوص چنئی، مغربی بنگال، کلکتہ اور دہلی میں کشمیریوں کے حق میں ہوئے مظاہروں پر تبصرہ کرتے ہوئے وہاں کے لوگوں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا ہے انہوں نے بھارت اور اس کے مقامی ہی خواہوں کو ان آزادی اور حق پسند لوگوں کی صدائے احتجاج کو دیکھ کر شرمندہ ہونا چاہیے کہ ہزاروں میل دور رہنے والے لوگوں کو ہماری آہ و بکا اور درد کی کسک محسوس ہو رہی ہے۔

بقیہ 16

محترم محمد احمد صاحب ایک بیان میں فرمایا۔ جس میں جماعت کے حلقہ متعلقین اور معاونین شریک تھے۔ استاد محترم نے فرمایا: مسلمانوں نے جہاد کو چھوڑا تو پوری دنیا میں مظلوم ہیں۔ نہ مساجد محفوظ نہ ہماری عزت و غیرت محفوظ۔ جب مسلمان جہاد کیا کرتے تھے تو پوری دنیا کے حکمران تھے۔ مسلمانو! عزت، سعادت، شہادت میدان جہاد میں ہے۔ آخر میں استاد محترم نے پوری جماعت کا تعارف کرایا۔ 19 اگست کے دورۂ تربیہ کے لیے 12 ساتھی تیار ہوئے۔ نقل قربانی 10 عدد، القلم اخبار 70 عدد ساتھیوں نے اپنے ذمہ لیے۔ چرم قربانی 180 عدد کے وعدہ ہوئے۔ تعداد کل شرکاء تقریباً 60 عدد آخر میں دعا ہوئی۔

بقیہ 17

چاریاری صاحب اور ضلعی تنظیم کے بیانات ہوئے۔ کانفرنس میں شرکاء کی تعداد 2000 تھی۔

بقیہ 18

خون رنگ لا رہا ہے وقت کے طاغوت کی ذلت شروع ہو چکی ہے۔ مسلمانو! جہادی میدان سرد نہ ہونے پائیں۔ کلمہ، نماز اور جہاد کی دعوت لے کر اٹھو اور پوری دنیا پر چھا جاؤ!

بقیہ 19

کلمہ، نماز اور جہاد فی سبیل اللہ پر مفصل بیان فرمایا۔ انہوں نے مزید فرمایا کہ نماز اہل ایمان کی معراج ہے۔ نماز اللہ عزوجل سے مانگنے کا ذریعہ ہے۔ اہل ایمان پر جس طرح اللہ تعالیٰ نے نماز، روزہ، حج اور زکوۃ کو فرض فرمایا اسی طرح جہاد فی سبیل اللہ کو فرض فرمایا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے جس طرح نماز و باقی احکامات پر عمل کر کے اپنی امت کو سبق دیا اسی طرح آپ ﷺ نے عملی طور پر جہاد فی سبیل اللہ کیلئے میدانوں میں نکل کر اپنے جسم اطہر پر جہاد کے زخم سجا کر اپنی امت کو ظلمت سے نکلنے کا طریقہ سکھایا ہے۔ مسلمانو! اگر اسلام کا دنیا میں غلبہ چاہتے ہو تو آپ ﷺ کے اصحاب اور اسلاف کی طرح جہاد میں نکلنا پڑے گا۔ جہاد جان و مال دونوں سے فرض ہے۔ جن کے پاس وقت ہے وہ میدانوں کا رخ کریں جن کے پاس مال ہے وہ جہاد میں اپنا مال پیش کریں۔ جمعہ بیان میں تقریباً 500 افراد نے شرکت کی اور مجاہدین کیلئے مالی تعاون پیش کیا۔

بقیہ 20

درختوں سے ٹکرا گیا، حادثے کے فوری بعد طیارے میں آگ لگ گئی جس کے نتیجے میں طیارہ مکمل طور پر تباہ اور 10 افراد ہلاک ہو گئے۔

القلم پشاور
WEEKLY
ALQALM-E-PESHAWAR

تحفۃ القلم

افاداتِ اکابر

اسلام اور اس سے صحیح فائدہ اُٹھانے کا راستہ

''اسلام'' حق تعالیٰ کی وہ آخری نعمت ہے جس سے دنیا کو سرفراز کیا گیا ہے۔ اس نعمت اسلام سے صحیح اور کامل فائدہ اسی وقت نصیب ہوتا ہے جب صحیح اسلامی حکومت دنیا میں قائم ہو اور اسلام کے احکام وقوانین جاری کرنے کے لئے اسلامی حکومت کی سرپرستی حاصل ہو۔ عہد نبوت میں بھی جب مدینہ طیبہ اسلامی مرکز بن گیا اور دارالاسلام وجود میں آگیا تب جا کر دین اسلام کی برکات کا ظہور ہونا شروع ہوا، غرض اسلام اور حکومت اسلام کا تعلق چولی دامن کا سا تعلق ہے، ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوسکتا، حکومت اسلامی ہی وہ عظیم الشان سرچشمہ برکات ہے جس کی بدولت اسلام پر صحیح عمل کی توفیق میسر آتی ہے۔ حکومت اسلامی کے قیام کے بعد مسلمانوں کی جان و مال و آبرو کی حفاظت ہوجاتی ہے اور قلب کو سکون حاصل ہوجاتا ہے۔ اسلامی قوانین کے نفاذ کے لئے اسلامی حدود وتعزیرات کے نافذ ہوجانے کے بعد پرسکون ماحول میسر آجاتا ہے۔ اسلامی حکومت کا حقیقی بیت المال قائم ہوجاتا ہے جس کی بدولت کوئی یتیم لاوارث، کوئی بیوہ، کوئی مسکین، کوئی فقیر، پریشان حال نہیں رہ سکتا، ان کی ہر قسم کی پریشانیوں اور تہی دستی وافلاس کا علاج ہوجاتا ہے، صحیح زکوٰۃ، صحیح عشر وخراج ادا کرنے کے بعد زمین کی پیداوار میں مافوق العادۃ برکت ہونے لگتی ہے اور اس کے نتیجہ میں حقیقی اسلامی ہمدردی سے جمع شدہ اموال خرچ کرنے کی بنا پر مزید برکت نازل ہوتی ہے۔

(بصائر وعبر: ص ۴۰)

معارفِ جہاد

نجات اور کامیابی کا ضامن

آسمان سے اترنے والا دین ہی زمین پر چلنے والے انسانوں کی نجات اور کامیابی کا ضامن ہوتا ہے۔۔۔۔۔ لیکن اگر اس دین ہی کو چھپایا جائے یا بدل دیا جائے تو پھر تباہی اور ہلاکت کی ہولناکی کا اندازہ شاید ہی کوئی لگا سکے؟ (یہود کی چالیس بیماریاں: ص ۱۸۰)

یہودیت اور ذلت لازم وملزوم

یہودیت اور ذلت دو لازم وملزوم چیزیں ہیں۔۔۔۔۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ ہم یہودیت کو بھی اپناتے رہیں اور عزت کے خواب بھی دیکھتے رہیں۔۔۔۔۔ ہمیں اپنے اندر سے اور اپنے معاشرے سے یہودیت کے ایک ایک نشان کو مٹانا ہوگا اور ہمیں اب اس میں ذرا برابر بھی دیر نہیں کرنی چاہیے۔۔۔۔۔ اس بارے میں ہمارے ذمے اب دو کام ہیں، ایک خود کو اور اپنے نظام کو اور معاشرے کو یہودیت سے پاک کرنے کی جدوجہد کرنا۔۔۔۔۔ اور دوسرا میدانوں میں نکل کر یہودیوں کے مقابلے میں جہاد کرنا۔ (یہود کی چالیس بیماریاں: ص ۳۶)

دینی غیرت

جب کسی انسان میں ''اخلاص'' اور ''ہمت'' موجود ہو تو اس میں ''دینی غیرت'' بھی زیادہ ہوتی ہے (رنگ ونور جلد ۵: ص ۲۳۲)

عہد زریں

سبیطلہ شہر کے کچھ مناظر

نقوش عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

(۱) سبیطلہ شہر میں داخل ہونے والا راستہ

(۲) سبیطلہ کے قریب واقع آبادی

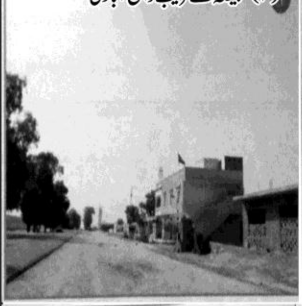

(۳) سبیطلہ میں موجود ایک جامع مسجد

(۴) وہ میدان جہاں اسلامی اور رومی فوجوں کے درمیان معرکہ آرائی ہوئی

تابندہ ستارے

46

سلطان نور الدین زنگی رحمہ اللہ

ابوحفصہ

سلطان کا

مجاہدانہ جواب سن کر ایسے مشورے دینے والے تمام لوگ خاموش ہوگئے اور وہ نہایت دریادلی سے اپنے فوجیوں میں مال واسباب تقسیم کرتا رہا۔ یہاں تک کہ سب کی تالیفِ قلب ہوگئی اور ہزیمت کی ناخوشگوار یاد ان کے دلوں سے محو ہوگئی۔

سلطان کا مجاہدانہ جواب سن کر ایسے مشورے دینے والے تمام لوگ خاموش ہوگئے اور وہ نہایت دریادلی سے اپنے فوجیوں میں مال واسباب تقسیم کرتا رہا۔ یہاں تک کہ سب کی تالیفِ قلب ہوگئی اور ہزیمت کی ناخوشگوار یادان کے دلوں سے محو ہوگئی۔

بقیعہ کے واقعہ کے بعد عیسائیوں نے ارادہ کیا کہ تیزی سے آگے بڑھ کر حمص پر قبضہ کرلیں لیکن جب ان کو معلوم ہوا کہ صرف چھ کوس کے فاصلہ پر سلطان پھر جنگ کے لیے زور شور سے تیاریاں کر رہا ہے تو ان کے حوصلے پست ہوگئے اور کسی جارحانہ اقدام کے بجائے اپنے دفاع کی فکر کرنے لگے۔ ان کا خیال تھا کہ سلطان بہت جلد واپس چلا جائے گا لیکن جب کافی عرصہ گزر گیا تو ان کو یقین ہوگیا کہ سلطان اب پوری قوت سے ان پر حملہ آور ہوگا۔ اس صورتِ حال سے بچنے کے لیے انہوں نے سلطان کو صلح کا پیغام بھیجا۔ جب سلطان نے اس پیغام کا کوئی جواب نہ دیا تو وہ منتشر ہو کر اپنے اپنے علاقوں کو واپس چلے گئے۔ اسی اثنا میں کچھ ایسے واقعات پیش آئے کہ سلطان دمشق کو لوٹنے پر مجبور ہوگیا۔ تاہم بقیعہ کی ہزیمت کا بدلہ لینے کا خیال اس کے دل میں بدستور جاگزیں تھا اور اس کے شب وروز اسی فکر میں گزرتے تھے کہ کب عیسائیوں کو قرار واقعی سزادی جائے۔

مصر کی پکار

مصر کی فاطمی خلافت کی شوکت و سطوت کا انحطاط پانچویں صدی ہجری (یا گیارہویں صدی عیسوی) کے وسط ہی سے شروع ہوگیا تھا، تاہم جب تک پانچواں خلیفہ مستنصر باللہ (۴۲۷ھ تا ۴۸۷ھ) زندہ رہا، فاطمی خلافت کی ظاہری آب وتاب کسی حد تک قائم رہی۔ اس کی وفات کے بعد یہ ظاہری ڈھانچہ بھی تیزی سے درہم برہم ہونا شروع ہوگیا۔ فاطمیوں کے اسی انحطاط کا فائدہ اٹھا کر صلیبیوں نے اس صدی کے آخر میں (اور پھر چھٹی صدی ہجری کے وسط تک) شام اور فلسطین میں کئی ایسے شہر فتح کر لیے جو خلافتِ مصر کے زیر اقتدار تھے۔ اگر فاطمی حکمران اپنی ابتدائی ناکامیوں سے عبرت حاصل کرتے اور اپنی تمام تر توجہ صورتِ احوال کی اصلاح پر مرکوز کردیتے تو شاید مصر کو آنے والے سالوں کی اس تباہی وخونریزی سے دوچار نہ ہونا پڑتا جس نے دولت فاطمیہ کے جاہ وجلال کو ہمیشہ کے لیے خاک نامرادی میں دفن کردیا۔

دراصل اس زمانے میں مصر کے حکمرانوں کی حیثیت ''شاہِ شطرنج'' سے زیادہ نہ تھی۔ اصل طاقت وزراء کے ہاتھ میں تھی۔ مدعیانِ وزارت ہر وقت باہمی جنگ وجدال اور طاقت آزمائی میں مصروف رہتے تھے۔ جو جیت جاتا تھا وہی سلطنت کے سیاہ وسپید کا مالک بن بیٹھتا تھا۔ خلیفہ کی مجال نہ تھی کہ اس کی مرضی کے بغیر ایک قدم بھی اُٹھائے۔ وہ ہر حالت میں برسراقتدار وزیر کے اشاروں پر چلنے کے لیے مجبور تھا۔

چھٹے فاطمی خلیفہ مستعلی باللہ نے بیت المقدس کو اپنے ہاتھوں سے کھو کر ۴۹۵ھ میں وفات پائی تو اس کے بعد آمر باحکام اللہ، حافظ الدین اللہ اور ظافر بامر اللہ یکے بعد دیگرے مصر کی مسند خلافت پر بیٹھے۔ ان کے عہد حکومت میں صلیبیوں نے شہر پر شہر فتح کر ڈالے اور وہ بے بسی کے عالم میں مسلمانوں کے قتل وغارت اور تباہی وبربادی کا تماشا دیکھتے رہے۔ دسویں فاطمی خلیفہ فائز بنصر اللہ کے عہد حکومت (۵۴۹ تا ۵۵۶ھ) میں مصر کے ضعف واضمحلال کی یہ کیفیت ہوگئی کہ حکومت مصر ہر سال صلیبی فرمانرواؤں کو ایک کثیر رقم محض اس لیے بھیجتی تھی کہ وہ مصر پر چڑھائی نہ کریں۔ فائز جب مسند خلافت پر بیٹھا تو اس کی عمر پانچ سال سے زیادہ نہ تھی۔ حکومت کی باگ ڈور اس کے وزیر صالح طائع بن زریک ارمنی کے ہاتھ میں تھی اور حقیقت میں وہی سلطنت کے سیاہ وسپید کا مالک تھا۔ فائز کی وفات کے بعد صالح نے ۵۵۶ھ میں حافظ الدین اللہ کے ایک نابالغ پوتے عبداللہ (عمر نو سال) کو ''عاضد الدین اللہ'' کا لقب دے کر خلیفہ بنادیا۔ اسی سال خلیفہ کی پھوپھی نے سازش کر کے صالح کو قتل کرادیا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا محی الدین زریک وزیر مقرر ہوا۔ خلیفہ نے اس کو ملک العادل کا خطاب دیا۔

محی الدین زریک بن صالح دو سال ہی وزارت کر پایا تھا کہ ۵۵۸ھ میں ایک عرب امیر شاور السعدی نے (جو بعض روایتوں کے مطابق صعید کا گورنر تھا) اس کے خلاف علم بغاوت بلند کردیا اور معمولی لڑائی کے بعد زریک کو مغلوب کر کے قاہرہ میں داخل ہوگیا۔ خلیفہ نے اپنی جان بچانے کے لیے قلمدانِ وزارت اس کے سپرد کردیا اور یوں شاور مصر کے سیاہ وسپید کا مالک بن گیا لیکن حالات نے بہت جلد پلٹا کھایا اور ایک دوسرے امیر ضرغام لخمی نے ایک جمعیت فراہم کر کے شاور کو شکست دی اور خود وزیر بن بیٹھا۔ اب شاور کے لیے مصر میں کوئی جائے پناہ نہ تھی۔ وہ تن تنہا چھپتا چھپاتا شام کی طرف بھاگ گیا۔ اس کی غیر حاضری میں ضرغام نے اس کے دونو عمر بیٹوں طیا (عمر ۱۳ سال) اور سلیمان (عمر ۱۱ سال) کو گرفتار کر کے بڑی بے دردی سے قتل کر ڈالا اور شاور کے محل کو لوٹ لیا۔ بعض مغربی مؤرخین کا بیان ہے کہ ضرغام نے شاور کی ایک نوجوان بیٹی کو بھی قتل کر ڈالا۔ کچھ عرصہ کے بعد اس کے کانوں میں بھنک پڑی کہ بہت سے امراء شاور کو پھر وزارت پر بلانے کی سازش کر رہے ہیں۔ اس نے تحقیق کے بغیر ان امراء کو (جن کی تعداد ساٹھ اور ستر کے درمیان تھی) اپنے گھر بلا بھیجا۔ جب وہ آگئے تو ضرغام کے غلام برہنہ تلوار لے کر ان پر پل پڑے اور آن واحد میں سب کو قتل کر ڈالا۔ اس واقعہ نے سارے ملک میں سنسنی پھیلادی اور حالات بد سے بدتر ہوتے گئے۔

خواتین اسلام سے رسول اکرم ﷺ کی باتیں

حضور اقدس ﷺ نے عبداللہ، عبدالرحمٰن نام رکھنے کو بہت پسند فرمایا اور انبیاء علیہم السلام کے ناموں پر رکھنے کی ترغیب دی ہے، زمانہ ہائے گذشتہ میں ماں باپ اسلامی نام رکھتے تھے۔ عبداللہ، عبدالرحمٰن، عبدالرحیم، عبدالکریم وغیرہ جن سے بندگی ٹپکتی تھی اور مالک وخالق سے خاص تعلق کا اظہار ہوتا تھا، حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ناموں پر بھی نام رکھتے تھے جس کا نتیجہ یہ تھا کہ ان جلیل القدر ہستیوں کے ناموں سے اور ناموں کے ذریعہ ان کے کاموں سے ذہن مانوس رہتا تھا۔

چند لوگ آج بھی ایسے ہیں جو بچوں کے نام رکھنے میں احادیث شریفہ کے بتائے ہوئے اصولوں کی پابندی کرتے ہیں لیکن اکثر لوگوں میں نئے نئے نام رواج پاگئے ہیں۔ اب تو پروین اور پرویز، غزالہ اور شاہین نے بہت رواج پالیا ہے، حالانکہ پرویز فارس کے اس بادشاہ کا نام تھا جس نے ہمارے نبی پاک ﷺ کا مکتوب گرامی چاک کردیا تھا جو آپ ﷺ نے تبلیغ کے لیے لکھا تھا۔ ایسے دشمن کے نام پر نام رکھنا بڑی ناسمجھی کی بات ہے۔

شاہین باز کو کہتے ہیں، غزالہ ہرن کو کہتے ہیں کیا نام نکالے ہیں۔ اچھے نام چھوڑ کر جانوروں کے نام اختیار کر لیے اس سلسلہ میں ہم نے ایک رسالہ لکھا ہے۔ جو اسلامی نام کے عنوان سے چھپا ہوا ہے، اس کا مطالعہ کیا جائے۔

بندہ، گھسیٹا، چھجو:

بعض عورتیں ٹونکہ ٹونہ کرتی ہیں اور بچوں کے نام اسی عنوان سے رکھ دیتی ہیں۔ مثلاً کسی بچے کے کان میں ٹونکے کے لیے بندہ ڈالا تو وہ بندہ ہوگیا اور کسی کو چھاج میں رکھ کر گھسیٹا گیا تو وہ گھسیٹا یا چھجو ہوگیا اور اسی طرح بہت سی حرکتیں کر کے نام رکھتی ہیں، یہ سب شرک ہے۔ بہت سے خراب نام احقر نے خود سنے ہیں اور ایسے لوگوں سے ملاقات ہوئی ہے۔ ایک شخص کا نام کوڑا تھا۔ بعض لوگوں نے بتایا کہ اس طرح کا نام عورتیں یہ سمجھ کر رکھتی ہیں کہ ایسا نام رکھنے سے بچہ زندہ رہے گا۔ یہ بھی شرک ہے اور اب ایک مصیبت اور چلی ہے وہ یہ کہ بچوں کے انگریزی نام رکھے جاتے ہیں اور بچوں کو سکھایا جاتا ہے کہ باپ کو ابا کے بجائے ڈیڈی کہا جائے۔ اور نام رکھنے کا ایک اصول یہ بنا رکھا ہے کہ جو نالائق بے شرم بے حیا بے دین مرد اور عورت سنیما کی فلموں میں کام کرتے ہیں ان کے ناموں پر بچوں کے نام رکھے جاتے ہیں۔ اعمال صالحہ اور اخلاق حسنہ والے بزرگوں کی یادگار باقی رکھنے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ بے حیا بے شرم لوگوں کے ناموں کو زندہ رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

بچوں کو دینی زندگی پر ڈالنے کا حکم:

دوسری نصیحت اولاد کو آداب سکھانے کے بارے میں فرمائی، پسندیدہ اعمال اور بلند اخلاق یہ سب ادب کے ذیل میں آجاتے ہیں۔ فرائض کا اہتمام کرنا اور ممنوعات سے بچنا آداب عبودیت میں سے ہے اور انسانوں کے ساتھ اس طریقہ سے پیش آنا کہ کسی کو تکلیف نہ ہو، یہ آداب معاشرت میں سے ہے۔ آج کل لوگ اپنی اولاد کو نہ اللہ کی راہ پر لگاتے ہیں نہ آداب عبودیت سکھاتے ہیں اور نہ اسلامی معاشرت کے آداب البتہ یورپ اور امریکہ کی بے حیا قوموں کے طرز زندگی کو اپناتے ہیں اور بچوں کو انہیں کے طور طریق سکھاتے ہیں۔ ایک چھوٹا سا بچہ کلمہ طیبہ اور سبحانک اللّٰھم نہیں سنا سکتا لیکن پتلون پہننے اور ٹائی لگانے کے آداب سے واقف ہوتا ہے۔ آہ! ماں باپ اپنی اولاد کا کیسے کیسے خون کر رہے ہیں۔ مسلمان ہونے کے بھی مدعی ہیں اور ساتھ ہی ساتھ طور طریق سج دھج رنگ ڈھنگ رفتار گفتار اور دوسرے شعبہ ہائے زندگی میں بے شرم انگریزوں کے مقتدی اور متبع بنے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو سمجھ دے۔

اعجازِ خطابت

3

ازقلم: حضرت اقدس مولانا شمس الحق خان صاحبؒ
(سابق اُستاذِ حدیث دار العلوم کراچی)

القلم کے قارئین کے لیے امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے علمی اور تقریری جواہر پاروں پر مشتمل ایک نایاب کتاب قسط وار پیش کی جارہی ہے۔ ذیل کا مضمون اُس کتاب کے تعارف پر مشتمل ہے، جسے دارالعلوم کراچی کے سابق اُستاذ الحدیث حضرت مولانا شمس الحق خان صاحبؒ نے تحریر کیا ہے۔

پیدائش:

سید الاحرار حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ یوم جمعہ بوقت سحر ۱۴ ربیع الاول ۱۳۱۰ھ مطابق ۱۸۹۱ء کو پٹنہ صوبہ بہار (بھارت) میں پیدا ہوئے۔

نام ونسب:

دادا کے خاندان والوں نے عطاء اللہ اور نانا کے خاندان کی طرف شرف الدین احمد نام رکھا گیا۔ آپ کی کنیت ابو العطایا خطاب امیر شریعت اور تخلص ندیم تھا۔

شاہ جی کے والد صاحب کا نام حافظ سید ضیاء الدین احمد اور دادا کا نام سید نور الدین احمد تھا۔ آپ کا سلسلہ چھتیسویں پشت میں حضرت امام حسین شہید کربلا رضی اللہ عنہ سے جاملتا ہے، حضرت شاہ صاحب کو اپنے سلسلہ نسب پر بجا طور پر فخر تھا اور اس کا اظہار وہ مختلف مجالس میں فرمایا کرتے تھے، چنانچہ ایک مرتبہ عدالت میں بیان دیتے ہوئے جج کے سامنے فرمایا:

''میں بیٹا علی رضی اللہ عنہ کا ہوں، جی میرا بھی چاہتا ہے کہ اُنہی کو سب کچھ کہوں لیکن عمر رضی اللہ عنہ چھوڑتے نہیں وہ خود منواتے ہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ کو نکال دیجئے پھر اسلام کی تاریخ میں رہ کیا جاتا ہے۔''

ایک دوسرے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''میرا علی رضی اللہ عنہ فاتح خیبر تھا جب دیکھا کہ سب کچھ ٹھیک ٹھاک ہے تو خاموش رہے جب کچھ خلل نظر آیا تو ہاشمی خون گرم ہوگیا، میرے جسم میں بھی ہاشمی خون دوڑ رہا ہے۔

تم دیکھتے ہو پچیس برس سے برطانیہ جیسی جابر حکومت کے خلاف ڈٹا ہوا ہوں۔

صدیاں گذر جانے کے بعد بھی میرے ہاشمی خون کا یہ عالم ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خون کی تیزی کا آپ خود ہی اندازہ لگالیں۔''

خاندانی حالات:

حضرت شاہ صاحب کے آباؤ اجداد بخارا سے آکر کشمیر میں آباد ہوگئے تھے آپ کے بزرگوں میں سے سید اکمل الدین بخاریؒ سب سے پہلے دہلی تشریف لائے اور حضرت شاہ غلام علی صاحب دہلوی قدس سرہ سے بیعت ہوئے۔ حضرت شاہ غلام علی صاحب دہلویؒ حضرت مرزا مظہر جان جاناں دہلوی قدس سرہ کے خادم خاص اور معتمد علیہ تھے۔

شاہ جی کے دادا حضرت سید نور الدین بخاریؒ شیخ طریقت کی تلاش میں جب حضرت خواجہ شمس الدین صاحب نور اللہ مرقدہ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے تو حضرت خواجہ صاحبؒ انہیں دیکھتے ہی سروقد کھڑے ہوگئے، چند دن رکھ کر سند ارشاد اور دستار خلافت سے نوازا۔

حضرت امیر شریعت کی نانی صاحبہ قطب العالم امام الواصلین والعارفین حضرت خواجہ باقی باللہ دہلوی قدس سرہ کی نواسی تھیں جو ہنگامہ ۱۸۵۷ء کے اثرات ونتائج میں دہلی سے نکل کر بہار میں پناہ گزینی پر مجبور ہوئیں اور وہاں سادات اندراب کے ایک نامور فرد سے ان کا عقد ہوا۔

شاہ جی کے پرنانا (یعنی شاہ جی کی والدہ محترمہ کے دادا) میر سید عبدالسبحان صاحب اندرابیؒ کشمیر سے پٹنہ جاتے وقت موضع سربالی ضلع گجرات میں ٹھہرے تھے۔ حضرت شاہ صاحب کے بزرگوں کی مہمان نوازی دیکھ کر بہت متاثر ہوئے اور تعلقات کا رشتہ استوار ہوگیا۔ چنانچہ شاہ صاحب کے والد جب اپنے چچا صاحبان کے ساتھ تجارت کی غرض سے پٹنہ گئے تو حکیم سید احمد شاہ اندرابی کے مکان پر ہی قیام کیا۔ ان کے زہد وتقویٰ اور قناعت سے متاثر ہو کر اپنی صاحبزادی محترمہ سیدہ فاطمہ اندرابی کا عقد حافظ سید ضیاء الدین صاحب سے کردیا۔

حضرت شاہ صاحب کے نانا سید احمد مرحوم خوش الحان حافظ اور عالم دین طبیہ کالج لکھنؤ کے مستند حکیم حاذق اور زبان وبیان پر قدرت رکھنے والے تھے، غرضیکہ حضرت شاہ صاحب ددھیالی اور ننھیالی دونوں اعتبار سے ہر طرح ممتاز اور صاحب فخر بزرگ تھے۔

تربیت:

شاہ جی چار برس کے تھے کہ والدہ محترمہ کا انتقال ہوگیا۔ شاہ جی کی پرورش والد صاحب نے خود فرمائی یہاں تک کہ نو برس تک اپنے پاس سلاتے رہے، جب دس برس کے ہوئے تو والد صاحب نے پٹنہ سے ناگڑیاں ضلع گجرات کا رخ کیا اور یہاں آکر دوسرا عقد فرمالیا اور ۱۹۳۹ء میں وفات پاگئے۔

دوسری والدہ محترمہ ابھی تک بقید حیات ہیں ان سے ایک فرزند حافظ عطاء الرحمٰن صاحب ہیں جو گجرات میں کپڑے کے تاجر ہیں، ان والدہ صاحبہ سے ایک ہمشیرہ بھی تھیں۔ سترہ اٹھارہ برس کی عمر میں شاہ جی نے پٹنہ سے پنجاب کا رخ فرمایا۔

تعلیم:

شاہ جی نے ابتدائی کتابیں اپنے نانا ہی سے گھر میں پڑھیں اور قرآن کریم حفظ فرمایا۔

سلطان عبدالمجید خاں سلطان ترکی مرحوم کی بیٹی کے بچوں کے اتالیق ایک عرب قاری سید عمر عاصم صاحب تھے، کسی بات پر وہاں سے چلے آئے اور پٹنہ میں خواجہ عنبر کی مسجد میں قرآن مجید کا درس دینے لگے۔ قدرت نے انہیں لحن داؤدی عطا فرمایا تھا۔ جب قرآن کریم کی تلاوت فرماتے تو ہندو، مرد، عورتیں اور بچے بھی ان کی خوش آوازی کا لطف لینے کے لئے بے خود ہو کر مسجد کے دروازے پر آکر جمع ہوجاتے اور ان سے دم کرایا کرتے۔

قاری صاحب بے حد خود دار اور غیرت مند تھے کسی سے پھوٹی کوڑی تک لینے کے روادار نہ تھے۔ اپنے گھر میں گھڑیوں کی مرمت کرتے اور اس سے اپنی روٹی کا بندوبست فرماتے۔ شاہ جی نے پہلے پہل ان کی قرأت کا چربہ اُتارا، انہوں نے سن پایا تو بہت محظوظ ہوئے اور پھر باقاعدہ مشق کراتے رہے۔ یہی وجہ تھی کہ شاہ جی جب بھی قرآن کی تلاوت فرماتے تو لوگ مسحور ہوجاتے اور کیا مجال ہے کہ کوئی اُٹھ کر جلسہ گاہ سے باہر چلا جائے۔ ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ شاہ جی علیگڑھ تشریف لے گئے، جلسہ منعقد ہوا یونیورسٹی کے لڑکوں نے شور مچادیا اور شاہ جی کی تقریر سننے کے لئے کسی قیمت پر راضی نہ ہوئے۔ آخر کار شاہ جی نے طلباء سے فرمایا کہ قرآن کا ایک رکوع سنا لینے دو پھر میں جلسہ تمہارے احترام میں ختم کردوں گا۔ بچے راضی ہوگئے، شاہ جی نے ایک رکوع اس کیف وسرور میں ڈوب کر پڑھا کہ تمام سامعین مست ہوگئے، آپ نے رکوع پڑھنے کے بعد طلباء سے دریافت فرمایا کہ بیٹا کیا اس کا ترجمہ بھی سنا دوں؟ لڑکوں نے کہا: ہاں ضرور سنا دیجئے۔

اب شاہ جی نے تلاوت سے ترجمہ اور ترجمہ سے تفسیر اور تفسیر سے تقریر شروع فرمادی یہاں تک کہ صبح کی اذان ہوگئی، شاہ جی نے فرمایا کہ بھئی بس جلسہ ختم ہوتا ہے لڑکوں نے شور مچایا شاہ جی کچھ اور شاہ جی کچھ اور۔

شاہ جی نے فرمایا: بیٹو! تقریر تو آئندہ ہی کبھی سناؤں گا۔

غرضیکہ حضرت شاہ صاحب کا قرآن سنانا مردہ دلوں کو زندگی اور ارواح کو تازگی بخشتا تھا۔

(جاری ہے)

☆.....☆.....☆

طب نبوی ﷺ

امام ذہبیؒ

161

حضور ﷺ نے ہمارے لیے یہ پاکیزہ مبارک اور محافظ کلمات ان حشرات اور حیوانات سے بچاؤ کے لیے بیان فرمائے ہیں، جس سے ہم دنیا میں ان چیزوں کے شر سے محفوظ رہے اور آخرت میں اس کا اجر باقی رکھا گیا۔ یہ سب کچھ آنحضرت ﷺ کے فضل اور برکت سے ہی ہوا ہے۔

طاعون اور وباء کا ذکر:

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ کیا آپ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے طاعون کے بارے میں کچھ سنا ہے؟ انہوں نے کہا کہ (ہاں) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: طاعون ایک عذاب ہے جو بنی اسرائیل کی ایک جماعت پر بھیجا گیا تھا یا فرمایا کہ تم سے پہلے لوگوں پر (وہ عذاب) بھیجا گیا تھا، لہٰذا جب کسی جگہ پر طاعون کا سنو تو وہاں نہ جاؤ اور اگر ایسی جگہ پر طاعون واقع ہو جہاں تم پہلے سے موجود ہو تو وہاں سے بھاگتے ہوئے نہ نکلو۔'' (بخاری ومسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ: ''طاعون، ہر مسلمان کے لیے شہادت کا درجہ رکھتا ہے جو طاعون وبا سے مرتا ہے۔''

صاحب ''الصحاح'' نے اس کو نقل کیا ہے، باقی ''طاعون'' از روئے طب ایک جان لیوا ردی ورم ہے جس میں التہاب بہت ہوتا ہے اور اردگرد کی جگہ سیاہ اور سبز ہوجاتی ہے اور عام طور پر یہ ورم بغل اور کان کے نیچے نکلتا ہے۔

حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا ''مطعون شہید ہے'' میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ یارسول اللہ! طاعون کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک گلٹی ہے جیسے اونٹوں کے طاعون میں اُبھرتی ہے، انسان کے بغل اور کھال میں اُبھرتی ہے۔''

ابن سینا کا قول ہے کہ: ''جب یہ پھوڑا، نرم گوشت، بغل اور کان کے پیچھے نمودار ہوجائے تو اس کا نام طاعون ہے۔''

الادب والادیب

علامہ اقبالؒ

ارباب خرد کہہ نہ سکے جن کو سر دار
اک مرد قلندر نے کئے فاش وہ اسرار
طاری تھے فضاؤں میں ہر اک سمت دھندلکے
پھیلائے تری روشنی فکر نے انوار
بیدار ہوئی قوم تری بانگ درا سے
ہیں گرم سفر آج، جو تھے نقش بدیوار
صحرا ہوئے گلزار ترے حسن عمل سے
اب پھول مہکتے ہیں کھٹکتے تھے جہاں خار
میخواروں کو ساقی نے اس انداز سے دیکھا
جام مئے توحید سے دل کر دیئے سرشار
ہاں تو نے ہی سمجھائے ہیں اسرار خودی کے
ہاں تو نے ہی توڑا بتِ افرنگ کا پندار
کیفی ہے خلاصہ یہی پیغام کا اس کے
اک ہاتھ میں قرآن ہو اک ہاتھ میں تلوار

(محمد زکی کیفی)

بزم القلم

محترم ایڈیٹر ہفت روزہ القلم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ خیریت سے ہونگے اور القلم کی ترقی کے لیے دن رات کوشاں ہونگے۔

ماشاء اللہ القلم اخبار بہت ہی خوب جارہا ہے۔ آج جبکہ میڈیا ملعون اور دوسرے دنیاوی اخبار مسلمانوں کو کفر واستبداد کا غلام بنانا چاہ رہے ہیں اور لا الہ الا اللہ کی عظمت کو صبح شام کم کرنے کے لیے سرگرداں ہیں تو وہاں القلم جیسا دینی اخبار مسلمانوں کی دینی قومی، ملی ومذہبی آزادی کی زندگی کے سفر کو کفر اور اُس کے غلامانہ نظام سے نفرت سکھا رہا ہے اور لا الہ الا اللہ کی عظمت کو مسلمانوں کے دلوں میں بٹھا رہا ہے بڑی شدت سے انتظار رہتا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائے۔ اور القلم اخبار کو جاری وساری رکھے۔

والسلام

(حارث سہیل، بہاولنگر)

طلحہ السیف
السلام علیکم
tlhasaif@gmail.com
talhausaif@alqalamonline.com

پچھلے ہفتے ہم نے ''یوم آزادی'' انتہائی جوش وخروش اور اہتمام سے منایا۔ یقیناً آپ نے بھی خوشی منائی ہوگی اور آزادی کی تقریبات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہوگا۔ بحیثیت ایک پاکستانی مجھے بھی یوم آزادی کی خوشی تھی اور الحمد للہ اب بھی ہے۔ آزادی عظیم نعمت ہے اور پاکستان تو اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا انعام واحسان ہے، اس کے شکرانے کا حق ہم سے اداء نہیں ہوسکتا۔ پاکستان ہماری جان ہے، ہماری آن بان شان ہے، ہماری اسلام کے بعد دوسری پہچان ہے۔ الحمد للہ رب العالمین۔ لیکن کیا اس نعمت کا شکر یہی ہے جس کا مظاہرہ ہم بحیثیت قوم یوم آزادی پر کرتے ہیں؟

سوال یہ ہے کہ ہم کس سے آزادی کی خوشی منا رہے ہیں؟

کیا انگریزوں سے آزادی کی خوشی؟ نہیں! ایسا تو کہیں بھی نظر نہیں آرہا تھا، نہ لباس میں، نہ چال ڈھال میں نہ انداز جشن میں بلکہ ہم تو آج ان کی مکمل غلامی میں دھنسے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

تو پھر کیا ہندوؤں سے آزادی کی خوشی؟ نہیں صاحب! ایسا بھی کچھ نہیں بلکہ ہم نے تو اپنی آج کی خوشی میں رنگ ہی ہندوؤں کے بھرے ہوئے تھے، ہم نے اپنے یوم آزادی کو بالکل ہی ہولی اور دیوالی جیسا تہوار تو بنا لیا تھا، اسی طرح پٹاخے، رنگ بازی، بھڑکیلے لباس اور انڈین گانوں کی اونچی تان، سب کچھ ہمارے ہندو دوستوں کا دیا ہوا ہے تو ان سے آزادی کیسی۔

بہت غور کرنے کے بعد سمجھ میں آیا کہ دراصل آج ہم بدقسمتی سے قرآن سے آزادی کا جشن منا رہے ہیں۔ میری بات کا برا منانے کی بجائے ٹھنڈے دل سے اس پر غور فرمایئے!۔ قرآن نے ہمیں حکم سنایا ہے کہ نماز ادا کرو اور بے نمازی بن کر مشرکین کی صفوں میں شامل مت ہو۔ 14 اگست کے دن مسجدیں نمازیوں سے خالی، صفیں حیرت سے یہ سوال کر رہی تھیں کہ مشرکین سے آزادی پانے والے اہل ایمان آج خود کیوں ان کی صفوں میں شامل ہونے کیلئے نماز سے غافل ہوگئے؟

قرآن پاک میں بے حیائی کے کاموں سے بچنے کا حکم ہے اور مومن مردوں، عورتوں کو اپنی نگاہیں نیچے رکھنے کا امر ہے، ہم نے جشن آزادی پر بے حیائی کے کاموں کو کتنا فروغ دیا؟ ہر سینما کے باہر لکھا تھا ''آج جشن آزادی کی خوشی میں چار شو ہوں گے''۔ اخباری رپورٹوں کے مطابق کئی سینماؤں میں اس آزادی کا نشہ دوبالا کرنے کیلئے ننگی فلموں کے ٹوٹے بھی چلائے گئے۔ تھیٹروں میں ڈراموں کے خصوصی شو ہوئے اور مجروں کے طوفان بھی خصوصی طور پر برپا کیے گئے۔ ہوٹل ان پروگراموں کیلئے خصوصی طور پر کئی دن قبل بک کرا لئے گئے۔ آنکھیں جھکاتا کون، یہاں تو سارے سامان آنکھیں اٹھانے کے ہم پہنچائے گئے اور پھر اللہ تعالیٰ معاف فرمائیں کئی آنکھیں ایسی اٹھیں کہ نیچے آ ہی نہ سکیں۔ لاہور کے مال روڈ پر اردگرد کے پلازوں کی چھتوں پر برپا جشن آزادی کو آنکھیں اٹھا کر دیکھنے میں مگن ایک نوجوان گاڑی کے نیچے آکر مارا گیا۔ میں نے اخبار میں تصویر دیکھی، اسکی آنکھیں مکمل کھلی ہوئی تھیں۔ کاش! اس کے جیتے جی کھل گئی ہوتیں...... ہوٹلوں اور حویلیوں میں جو کچھ ہوا ہوگا اس سے قطع نظر سڑکوں پر ہی ہماری نوجوان نسل نے بے حیائی اور بدتمیزی کے تمام سابقہ ریکارڈ توڑ ڈالے اور یہ ثابت کردیا کہ ہم خوب ترقی کر رہے ہیں۔

قرآن پاک شراب اور زناء کو حرام قرار دیتا ہے اور ان سے بچنے کا حکم کرتا ہے اور ان کا ارتکاب کرنے پر دنیا وآخرت کی سزائیں سناتا ہے۔

جشن آزادی پر شراب نوشی کھلم کھلا کی گئی۔ میونسپل کمیٹیوں والے دوسرے دن سڑکوں سے صبح صبح وہ بوتلیں چنتے پھر رہے تھے جو قوم کے مستقبل کے معمار نوجوانوں نے رات خالی کر کے پھینکی تھیں۔ بڑے ہوٹلوں میں شراب وشباب کے خصوصی پیکجز متعارف کرائے گئے اور قرآن کے اس حکم سے آزادی کا بھرپور سامان مہیا کیا گیا۔ یوم آزادی کی رات اداکاراؤں، ماڈلوں اور پیشہ ور عورتوں کی بکنگ کی بڑی بڑی خبریں آج بھی اخباروں میں چھپ رہی ہیں اور شرافت کہیں چھپ کر اپنا منہ پیٹ رہی ہے۔ بعض بڑے لوگوں نے تو ہندوؤں سے اپنی ماؤں بہنوں کی عصمت دری کا بدلہ چکانے کیلئے ہندوستان سے فاحشائیں بلوائیں اور آزادی کے جشن کو چار چاند لگائے۔

قرآن پاک میں فضول خرچی کرنے والوں کو شیطان کا بھائی قرار دیا گیا ہے۔ آپ نے خود ہی اپنے اردگرد ماحول میں نظر فرمائی ہوگی۔ لائٹوں، بڑے بڑے ڈیکوں اور ناچ گانے کی محفلوں پر غریب اور مقروض قوم نے کتنی فیاضی اور زندہ دلی سے مال اڑایا اور کتنے بھوکے، مفلس ونادار، یتیم، بیوائیں، مریض اس رات بھی بھوکے سوئے قرآن نے جنہیں کھانا کھلانے اور ان کی مدد کرنے کی ہمیں ترغیب دی ہے۔

قرآن پاک میں مومن خواتین کو حکم کیا گیا ہے کہ لباس سے مکمل جسم ڈھک کر اس کے اوپر کوئی بڑی چادر یا عباء اوڑھ لیں تاکہ کوئی انہیں تنگ نہ کر سکے اور ان پر بری نظر نہ ڈال سکے۔

مجھے یہ بات کرتے ہوئے بھی بہت شرم آتی ہے کہ پاکستانی بہنوں نے اللہ کے اس حکم سے کس انداز میں آزادی منائی؟ زرق برق، بھڑکیلے تنگ چست آدھے ننگے لباس، میک اپ سے لدے پھندے چہروں اور زیورات کی چمک دکھاتے خواتین کے جلوس اور ان کے پیچھے سیٹیاں بجاتے، تالیاں پیٹتے اور جملے کستے جوانوں کی فوجیں۔

بس ہم بھی انگریزوں جتنی آزادی سے چند قدم ہی پیچھے رہ گئے ہیں۔ دو تین جشن آزادی اور آئیں گے تو ہم ان کے برابر پہنچ ہی جائیں گے۔ ہندوؤں کے ہم پلہ تو ہم ہو ہی گئے ہیں۔

قرآن ایک انسان کے ناحق قتل کو پوری انسانیت کا قتل قرار دیتا ہے۔ جشن آزادی کے موقع پر چلنے والی اندھی گولیوں، فضاء میں تیرتی فولادی ڈوروں اور آزادی کی خوشی میں ٹریفک قوانین سے آزاد ہو کر روڈوں پر دندناتی گاڑیوں نے درجنوں قتل کر دیئے۔ کتنی بہنوں کے سہاگ اجڑے، کتنے بچوں کے سر سے سائبان ہٹے، نہ کوئی پرچہ کٹا اور نہ ہی رپورٹ درج ہوئی اور انتہاء پسندی اور روشن خیالی کے شور میں ان بیواؤں اور یتیموں کی آواز تو ویسے ہی کسی کان تک نہیں پہنچ پائے گی۔

قرآن نے مسلمانوں کو کفار سے ایسے معاہدے کرنے سے منع کیا ہے جو دوسرے مسلمانوں کے خلاف ہوں اور کفار سے دوستی کرنے سے بھی روکا ہے۔

ہم نے قرآن کے اس بار بار کے تاکیدی حکم سے آزادی تو عرصہ ہوا حاصل کرلی تھی اس جشن آزادی کے موقع پر بھی ہم نے ضروری سمجھا کہ ان معاہدوں کی تجدید کر لی جائے اور ہمارے تمام اہل اقتدار نے اپنی سرکاری تقریروں میں اس سارے عہد و پیمان کا اعادہ کیا جو ہم نے اپنے اصلی دشمنوں سے کر رکھا ہے اور اس موقع پر ان لوگوں کو جنہوں نے ہمیشہ اس ملک کی سالمیت اور بقاء کی جدوجہد کی ہے ایک بار پھر دھمکیوں اور گالیوں سے نوازا گیا اور ان سے آہنی ہاتھوں سے نمٹنے کا عزم ظاہر کیا گیا۔

آلم سے والناس تک پورا قرآن پڑھتے جائیں شرماتے جائیں، کوئی ایک آیت تو ہو جس سے ہم بدنصیبی سے آزاد نہیں ہو چکے؟ یہی ایک چیز تھی جس کی غلامی ہمارے لئے ہر آزادی اور ہر سعادت کا حصول تھی، اس سے آزاد ہوئے تو آج غلامی ہی غلامی ہے۔ نفس کی غلامی، پیٹ کی غلامی، مال کی غلامی اور کافروں کی غلامی۔

انگریز خوش ہے کہ اس نے ہمیں پھر غلام بنالیا ہے۔ ہمارے اموال، ہماری زمینوں، ہمارے ذہنوں اور ہماری حکومتوں پر اس کا مکمل تسلط ہے۔ اس کی نقالی ہمارے لئے سرمایہ افتخار اور اس کی آشیر باد ہمارا اعزاز ہے۔ اس کے ایک اشارے پر ہم کئی سرتن سے جدا کر کے تھالیاں سجا کر اس کی نظر کر چکے اور کئی سرا بھی انتظار میں ہیں۔

ہندو بھی محو رقص ہے کہ اس نے ہم سے تقسیم ہند کا بدلہ لے لیا۔ ہمارا ایک حصہ کاٹ دیا اور باقی پر اپنا ثقافتی تسلط قائم کر لیا۔ اندرا گاندھی نے دو قومی نظریہ بحیرۂ عرب میں غرق کرنے کا جشن منایا تھا اس کی بہو سونیا گاندھی نے ہماری تہذیب ہمارے گھر میں دفن کرنے کا اعلان سرعام کیا اور اپنے مشن کی کامیابی پر خوشی کے شادیانے بھی میڈیا کے سامنے بجائے، مودی آج پوری دنیا کے سامنے ہمارے کشمیر، بلوچستان اور گلگت کے بارے میں اپنے مکروہ عزائم کا برملا اعلان کر رہا ہے اور ہم آزادی کے جشن اس زور سے منا رہے ہیں، کیوں نہ منائیں! اسلام سے آزادی، قرآن سے آزادی، غلامی کے احساس سے آزادی...... اتنی ساری آزادیاں ہمیں ملی ہیں اور آپ کہتے ہیں کہ جشن نہ منایا جائے۔

14 اگست کے دن شاید تحریک پاکستان کے لاکھوں شہداء، سکھوں کی انیوں پر چڑھائے جانے والے معصوم بچے، کنوؤں میں گر کر جان دینے والی عفت مآب بہنیں، ہندوؤں، سکھوں کے قبضے میں رہ جانے والی پچپن ہزار عورتیں اور تکمیل پاکستان کی جنگ میں شہید ہونے والے لاکھوں کشمیری اور پاکستانی بھائی بہنیں انتظار کرتے ہوں کہ کہیں ان کی یاد میں کسی کے آنسو بہیں یا کوئی انہیں قرآن پڑھ کر ایصال ثواب کرے۔ کوئی اس نظریے کے تحفظ کی قسم کھائے جس کی خاطر ہمارا خون بہا گھر لٹے، تو وہ ایسا کرنا چھوڑ دیں۔ ان کی روحوں سے معذرت کے ساتھ عرض ہے کہ ہم ان کے ساتھ اپنے سابقہ تعلق سے بھی آزاد ہو چکے ہیں۔

آزادی زندہ باد...... جشن آزادی زندہ باد

☆......☆......☆

شیڈول برائے علمی وتربیتی دورات

بہاولپور دورات

دورہ تفسیر / دورہ اساسیہ: ① 13 اگست ② 27 اگست

دورہ تربیہ: ① 05 اگست ② 19 اگست

مقام: جامع مسجد عثمانؓ وعلیؓ، ریلوے لنک روڈ، ماڈل ٹاؤن بی، بہاولپور

کراچی

دورہ تربیہ: ① 12 تا 18 اگست

مقام: جامع مسجد رشیدیہ بلیر ٹنگی، کراچی
0336-3353813

پشاور

دورہ تربیہ: ① 26 اگست تا 01 ستمبر

مقام: مدرسہ ستان بن سلٹہ، گاؤں جوگیان، گھڑی اسلم شاپ، علاقہ ترناب فارم، پشاور
0315-9324524

کوئی کسی کو بتائے کیا؟ کوئی کسی سے بولے کیا؟ دیکھتی آنکھوں اور سنتے کانوں پر بھی سکتہ طاری ہے، جب قومی اسمبلی کے فلور پر بھارتی خفیہ ایجنسی ''را'' کے حق میں اور پاکستانی فورسز کے خلاف آوازیں اٹھیں گی تو پھر یہ بات پلے سے باندھ لیں کہ اس ملک کو غیروں سے زیادہ ان نام نہاد اپنوں سے خطرہ ہے کہ کھاتے پاکستان کا ہیں، رہتے پاکستان میں ہیں، حکومتی عہدے پاکستان میں انجوائے کرتے ہیں، مگر ''انڈے'' دہلی اور کابل میں دیتے ہیں... انہیں ''آئی ایس آئی'' سے زیادہ ''را'' سے ہمدردی ہے...

وزیراعظم نواز شریف کے قابل اعتماد ساتھی اور گورنر بلوچستان کے بھائی محمد خان اچکزئی نے قومی اسمبلی میں جس طرح سے سیکورٹی اداروں پر چڑھائی اور بھارتی خفیہ ایجنسی ''را'' کی وکالت کی... اس نے پوری قوم کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا...

قوم کو زیادہ حیرت اس بات پر ہے کہ پاکستانی پارلیمنٹ میں ''را'' کے کیسے کیسے حامی پائے جاتے ہیں مگر اس کے باوجود نہ تو قومی اسمبلی کا ''تقدس'' مجروح ہوتا ہے اور نہ ہی ان کی ''حب الوطنی'' پر حرف آتا ہے، نہ ''را'' کے ان حامیوں کے خلاف آپریشن ضرب عضب متحرک ہوتا ہے... اور نہ ہی نیشنل ایکشن پلان ان کی طرف بڑھتا ہے، سیکورٹی اداروں کے خلاف اور بھارتی خفیہ ایجنسی ''را'' کی وکالت میں جو آوازیں قومی اسمبلی میں اٹھیں... اگر اسی طرح کی آوازیں منبر ومحراب یا کسی مدرسے سے بلند ہوتیں تو اب تک کیا کچھ نہ ہو چکا ہوتا... اسلام، اسلامی شعائر اور دینی مدارس کو ایسے تاک، تاک کر نشانہ بنایا جاتا کہ الامان والحفیظ...

گو کہ جی ایچ کیو میں منعقدہ اعلیٰ فوجی افسران کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے آرمی چیف جنرل راحیل شریف نے یہ بات کہی کہ ''نامناسب بیانات اور تجزیے قومی مقصد کو نقصان پہنچا رہے ہیں''...

کاش کہ آرمی چیف قوم کو یہ بھی بتا دیتے کہ نامناسب بیانات اور تجزیے کرنے والے کون لوگ ہیں؟ ان کا کس سکول آف تھاٹ سے تعلق ہے؟ اور قومی وحدت کو نقصان پہنچانے والے... ان عناصر کے خلاف قانون کب حرکت میں آئے گا؟

14 اگست کو یوم آزادی کا دن کہا جاتا ہے... حسب روایت یہ دن بھی گزر گیا، اس خاکسار نے اسلام آباد کے ہوٹل میں منعقدہ ایک پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے چند سوالات اٹھائے... اگر 70 سال بعد بھی پاکستانی قوم نفاذ اسلام کی برکات سے محروم چلی آرہی ہے تو میں کیسے کہہ دوں کہ پاکستان آزاد ہے؟ برصغیر کے مسلمانوں نے بیس لاکھ کے لگ بھگ جانوں کے نذرانے پیش کر کے جس ''اسلامی پاکستان'' کے وجود کو قائم کیا تھا... اس اسلامی پاکستان کے وجود پر ''سیکولر لادینیت'' کے تازیانے برسانے والے شیطانوں کو چوکوں اور چوراہوں پر کب لٹکایا جائے گا؟

کشمیر کی آزادی کے بغیر پاکستان کی آزادی نامکمل اور ادھوری ہے... آزادی کو مکمل اور پورا کرنے کیلئے کشمیر کب تک آزاد کروایا جائے گا؟ ایم کیو ایم کے بارے میں جب فوج، رینجر، عدالتیں، میڈیا اور ملکی سلامتی کے ادارے بار بار یہ انکشافات کر رہے ہیں کہ اس کا ''را'' سے تعلق ہے تو پھر اس جماعت کو ابھی تک کالعدم قرار دینے میں کونسی قوتیں حائل ہیں؟ اگر ''را'' کے ساتھ مل کر پاکستانیوں کو قتل کرنے والی تنظیموں پر قانونی پابندی بھی عائد نہیں کی جاسکتی تو کیسے تسلیم کرلیا جائے کہ پاکستان آزاد ہے؟

70 سال قبل 14 اگست 1947ء کو بھی برصغیر کے مسلمانوں کی لاشوں کے ڈھیر تھے کہ جو کلکتہ اور ممبئی سے لیکر واہگہ بارڈر تک بے گوروکفن پڑے ہوئے تھے، مسلمانوں کی لاشوں اور کٹے پھٹے اعضاء سے ہندوستان کے کوچہ وبازار بھرے ہوئے تھے، دریا، ندیاں اور نالے خون مسلم سے سرخ ہو چکے تھے... عفت مآب بیٹیوں اور بہنوں نے اپنی عصمتوں کو بچانے کی خاطر نہ صرف کنویں بھر دیئے... بلکہ ریل کی پٹریوں پر لیٹ کر چلتی ٹرینوں کے نیچے... اپنے جسموں کے ٹکڑے کروالئے... ماں، باپ کی دیکھتی آنکھوں کے سامنے ان کے معصوم زندہ بچوں کو کرپانوں اور نیزوں کی انیوں پر اچھالا گیا، شیر خوار بچوں کو تلواروں سے ذبح کر کے ان کا خون ماؤں کو پینے پر مجبور کیا گیا، مسجدوں کو اصطبل خانوں میں تبدیل کر دیا گیا... اور آج 70 سال بعد بھی... پاکستان کو بھارت کے انہیں شدت پسند دہشت گردوں کا سامنا ہے، آزادی کے 70 برس بعد... بھارتی مائنڈ سیٹ نے پاکستانی دانشوروں، بعض سیاست دانوں اور این جی اوز کی خواتین وحضرات کے دل ودماغ میں ایسی جگہ بنالی ہے... کہ اب وہ لاہور، اسلام آباد، کراچی، پشاور اور کوئٹہ کو بھی ممبئی اور دہلی بنادینا چاہتے ہیں...

''پاکستان'' نریندر مودی کے دوست حکمرانوں اور دہلی کے غلام میڈیا کے درمیان کہیں ''کھو'' سا گیا ہے، حکمرانوں اور سیاست دانوں نے کرپشن کے ایسے ایسے قطب مینار تعمیر کئے ہیں کہ جس پر شاعر کو بھی تڑپ کر کہنا پڑا...

زبان سے دیس، دھرتی کو یہ پاکستان بھی کہتے ہیں
مسلمان ہیں، وفا کو حامل ایمان بھی کہتے ہیں
مگر غیرت نہ جانے کیا ہوئی، اہل قیادت کی
وطن کو لوٹتے بھی ہیں، وطن کو ''ماں'' بھی کہتے ہیں
اور یہ بھی کہ......

جس دیس کے کوچے کوچے میں
افلاس آوارہ پھرتا ہو
جو دھرتی بھوک اگلتی ہو
اور دکھ فلک سے گرتا ہو
جہاں بھوکے، ننگے بچے بھی
آہوں پر پالے جاتے ہوں
جہاں سچائی کے مجرم بھی
زنداں میں ڈالے جاتے ہوں
اس دیس کی مٹی برسوں سے
یہ دکھ جگر پر سہتی ہے
اور اپنے دیس کے لوگوں کو
آزادی مبارک کہتی ہے

☆......☆......☆

گوشہ مکتوب خادم

مکتوب خادم (11.08.2016)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ..

اللہ تعالیٰ بڑے فضل والے ہیں.. واللہ ذوالفضل العظیم.. اللہ تعالیٰ کا فضل کیا چیز ہے؟ قرآن مجید میں جہاں جہاں اللہ تعالیٰ کے فضل کا تذکرہ ہے.. ان آیات کو غور سے پڑھیں.. تب "فضل " کے معنی سمجھ آئیں گے".. رزق " بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اگر حلال ہو.. حرام مال اللہ تعالیٰ کا فضل نہیں اس کا عذاب ہے.. علم بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اگر " نافع " ہو.. نیکی کی توفیق ملنا یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے.. گناہ سے بچ جانا یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے.. چھوٹی مصیبت میں مبتلا ہو کر بڑی آفت سے محفوظ رہنا یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے.. کسی مسلمان کی خدمت کی توفیق ملنا یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے.. اللہ تعالیٰ کے فضل کے اتنے رنگ ہیں کہ.. انسان حیران رہ جاتا ہے اور خوشی سے جھوم اٹھتا ہے.. اے اللہ کے بندو! اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگا کرو.. اور جمعہ کے دن جمعہ نماز کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل کو ڈھونڈا کرو.. نماز پڑھنے کے بعد نکل جایا کرو.. کیا معلوم کسی بیمار کی عیادت کا اجر پالو.. کسی محتاج کی مدد کا ثواب پالو.. کسی غمگین کے غم کو دور کرنے کا سبب بن جاؤ.. کسی گمراہ کی ہدایت کا ذریعہ بن جاؤ.. کسی ٹوٹے ہوئے کو جوڑنے کا بہانہ بن جاؤ.. کسی بے نمازی کو نماز پر لانے والے بن جاؤ.. کسی بھوکے کو کھانا کھلانے والے بن جاؤ.. کسی منکر جہاد کو جہاد سمجھانے والے بن جاؤ.. مغرب سے جمعہ شریف اور مقابلہ حسن مرحبا.

والسلام

مکتوب خادم (13.08.2016)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ..

اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک آزاد ملک دیا.. الحمد للہ، الحمد للہ.. مگر ہمارے گناہوں کی شامت کہ غلام طبقہ.. ملک کا حکمران بن گیا.. استغفر اللہ، استغفر اللہ.. آزادی کا شکرانہ یہ ہے کہ.. ہم سچے مسلمان بنیں.. دین پر عمل کریں، دین کو نافذ کریں.. گناہ چھوڑیں، استغفار کریں.. استغفر اللہ، استغفر اللہ.. آزادی کا حق یہ ہے کہ.. ہم کشمیر کو آزاد کرائیں.. غیرت مند بنیں.. باوقار، بااختیار.. کسی کے سامنے نہ جھکنے والے.. بس ایک اللہ سے ڈرنے والے.. استغفر اللہ، استغفر اللہ.. جشن آزادی ہم شکر، نماز اور صدقات کے ذریعہ منائیں.. آج جشن کے نام پر جن گناہوں کی تیاری ہے وہ عذاب کو پکار رہے ہیں.. استغفر اللہ، استغفر اللہ.. افغان مسلمانوں نے ہم پر احسان فرمایا.. انہوں نے اپنے سینے پر سرخ کا فرانقلاب کو روکا.. انہوں نے ہماری آزادی اور ہمارے اقدار کا تحفظ کیا.. آج ہر گلی ہر بازار میں ان کو ستایا جارہا ہے.. حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی اور قوم پرستی کی لعنت.. استغفر اللہ، استغفر اللہ.. جو افغانی کمیونسٹ ہیں، ملحد اور بددین ہیں وہ تو کراچی سے کوئٹہ اور پشاور تک محلات میں مقیم اور ہمارے سیاستدانوں کے لئے جرائم کے سہولت کار ہیں.. ان سے نہ کوئی کارڈ پوچھتا ہے اور نہ ان تک کوئی پولیس والا جاسکتا ہے.. مگر وہ جنہوں نے یہاں کی مساجد آباد کیں، جنہوں نے جہاد میں قربانیاں دیں.. جو غربت اور غریب الوطنی میں اپنے دین اور اپنی غیرت کی حفاظت کرتے رہے.. ان کو ستانا، رسوا کرنا اپنی آزادی کو خطرے میں ڈالنے والا عمل ہے.. استغفر اللہ، استغفر اللہ..

والسلام
خادم
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

کردار کس طرح کے؟

جلوے دکھا رہی ہے سرکار کس طرح کے؟
اس قوم کو ملے ہیں معمار کس طرح کے؟
منزل کہاں کہ رہرو، ہیں ظلمتوں کے راہی
ہیں اپنے رہبروں کے کردار کس طرح کے؟
فیاضیوں کے بدلے خود سوزیوں کے منظر
ہیں آج کے شہروں کے دربار کس طرح کے؟
صدق و وفا سکھاتے، مقتل کی راہ دکھاتے
ہیں اپنے شہر فن کے فنکار کس طرح کے؟
لرزش نہ کوئی لغزش، مستی نہ لڑکھڑاہٹ
آئے ہیں میکدے میں میخوار کس طرح کے؟
کوئی چوٹ، زخم، آنسو، دھڑکن بھی کب ملی ہے!
اس مصر کے ہیں یارو بازار کس طرح کے؟
لفظوں کا کیا کروں میں، کوئی غم تو لے کے جاتے
غم بانٹنے کو آئے غمخوار کس طرح کے؟
تیغ و سپر نہ خنجر ہے سیل یا کوئی سی ڈی
انور ہیں دوستوں کے ہتھیار کس طرح کے؟

پروفیسر انور جمیل

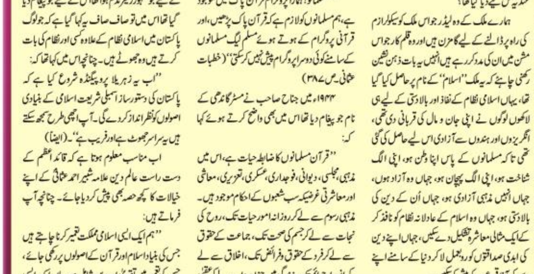

صاف جھوٹ بولتے اور قوم کو بدترین گمراہی میں ڈالتے ہیں وہ لوگ جو یہ پروپیگنڈہ پھیلا رہے ہیں کہ ملک پاکستان کے تمام تر مسائل کی وجہ یہ ہے کہ یہاں ہم نے ریاست کے ساتھ مذہب کو جوڑ دیا ہے، اور اگر مذہب اور ریاست کو الگ الگ کر دیا جائے تو ملک کے تمام مسائل حل ہو جائیں گے

حیرت ہوتی ہے کہ کیا خود کو مسلمان کہلانے والا کوئی شخص ایسی بات کرسکتا ہے؟

اگر یہ ملک اسلام کے نام پر حاصل نہیں کیا گیا تھا تو پھر ہندوؤں سے الگ ہو کر الگ ملک کے مطالبے کا کیا مقصد تھا؟ اگر ریاست کو مذہب سے جدا رکھنا تھا تو یہ کام متحدہ ہندوستان کی شکل میں بھی بخوبی ہوسکتا تھا جیسا کہ آج بھی ہندوستان کا دعویٰ کہ وہ ایک سیکولر اسٹیٹ ہے

کیا لاکھوں لوگوں نے ''پاکستان کا مطلب کیا؟ لا الہ الا اللہ'' کے نعرے لگا کر قیام پاکستان کے خاکے میں جو رنگ بھرا تھا وہ اس لیے تھا کہ یہاں ریاستی معاملات سے دین اسلام کو بے دخل کر دیا جائے گا؟

کیا ہزاروں ماؤں بہنوں نے اپنی عزتوں اور جانوں کی قربانی اس لیے دی تھی کہ وہ ایک ایسے ملک میں جا بسیں جہاں اسلام کی بالادستی کی بجائے سیکولرزم کو بالادستی حاصل ہو؟

کیا قائدین پاکستان نے شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانیؒ کے ہاتھوں پاکستان کی پہلی پرچم کشائی اس لیے کروائی تھی کہ وہ علمائے دین کو ریاست کے امور سے دور کرنا چاہتے تھے؟

ہندوستان کے مقابلے میں اس نئے ملک کا نام ''پاکستان'' کس لیے رکھا گیا تھا؟

اس ملک کو ''مدینہ منورہ'' طرز کی اسٹیٹ بنانے کا عندیہ کس لیے دیا گیا تھا؟

ہمارے ملک کے وہ لیڈر جو اس ملک کو سیکولرازم کی راہ پر ڈالنے کے لیے گامزن ہیں اور وہ قلم کار جو اس مشن میں ان کی مدد کر رہے ہیں انہیں یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہئے کہ یہ ملک ''اسلام'' کے نام پر حاصل کیا گیا تھا، یہاں اسلامی نظام کے نفاذ اور بالادستی کے لیے ہی لاکھوں لوگوں نے اپنی جان و مال کی قربانی دی تھی، انگریزوں اور ہندوں سے آزادی اس لیے حاصل کی گئی تھی تاکہ مسلمانوں کے پاس اپنا وطن ہو، اپنی الگ شناخت ہو، اپنی الگ پہچان ہو، جہاں وہ آزاد ہوں، جہاں انہیں مذہبی آزادی ہو، جہاں اُن کے دین کی بالادستی ہو، جہاں وہ اسلام کے عادلانہ نظام کو نافذ کر کے ایک مثالی معاشرہ تشکیل دے سکیں، جہاں اپنے دین کی ابدی صداقتوں کو روبعمل لا کر دنیا کے سامنے اپنے دین کی آفاقی دعوت کو پیش کرسکیں۔

بعض لوگ اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ بارے قائدین پاکستان کے بیانات کو لے کر یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ قائدین اس ملک کو ایک سیکولر اسٹیٹ بنانا چاہتے تھے حالانکہ یہ بات محض دھوکہ دہی کے لیے کہی جاتی ہے، قائدین نے اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کی جو بات کی تھی وہ بھی اسلامی تعلیمات کا ہی حصہ ہے، اسلامی تعلیمات میں اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کا جو پروگرام دیا گیا ہے وہ کسی بھی اور دین ومذہب میں موجود نہیں ہے۔

اس کے برعکس قائدین پاکستان کے وہ صریح بیانات موجود ہیں جس میں انہوں نے واضح کیا کہ اس ملک میں اسلام کو ہی بالادستی حاصل ہوگی۔

۱۹۳۹ء عید کے موقع پر بمبئی سے ہندوستان کے کروڑوں مسلمانوں کے نام پیغام میں قائد پاکستان مسٹر محمد علی جناح نے واضح کہا تھا:

''مسلمانو! ہمارا پروگرام قرآن پاک میں موجود ہے، ہم مسلمانوں کو لازم ہے کہ قرآن پاک پڑھیں، اور قرآنی پروگرام کے ہوتے ہوئے مسلم لیگ مسلمانوں کے سامنے کوئی دوسرا پروگرام پیش نہیں کرسکتی'' (خطبات عثمانی۔ص ۳۸۷)

۱۹۴۴ء میں جناح صاحب نے مسٹر گاندھی کے نام جو پیغام دیا تھا اس میں بھی واضح کرتے ہوئے کہا کہ:

''قرآن مسلمانوں کا ضابطہ حیات ہے، اس میں مذہبی، مجلسی، دیوانی، فوجداری، عسکری، تعزیری، معاشی اور معاشرتی غرضیکہ سب شعبوں کے احکام موجود ہیں۔ مذہبی رسوم سے لے کر روزانہ امور حیات تک، روح کی نجات سے لے کر جسم کی صحت تک، جماعت کے حقوق سے لے کر فرد کے حقوق وفرائض تک، اخلاق سے لے کر انسداد جرائم تک، زندگی میں جزا وسزا سے لے کر عقبیٰ کی جزا وسزا تک ہر ایک قول وفعل اور حرکت پر مکمل احکام کا مجموع ہے۔ لہٰذا جب میں کہتا ہوں کہ مسلمان ایک قوم ہے تو حیات و مابعد حیات کے ہر معیار اور ہر مقدار کے مطابق کہتا ہوں۔'' (ایضاً)

جالندھر میں آل انڈیا مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کے اجلاس منعقدہ ۱۹۴۳ء کی صدارتی تقریر میں بھی انہوں نے صاف صاف کہا کہ:

''مجھ سے پوچھا جاتا ہے کہ پاکستان کا طرز حکومت کیا ہوگا؟ پاکستان کا طرز حکومت متعین کرنے والا میں کون ہوں؟ یہ کام پاکستان کے رہنے والوں کا ہے اور میرے خیال میں مسلمانوں کا طرز حکومت آج سے ساڑھے تیرہ سو سال قبل قرآن حکیم نے فیصل کردیا تھا'' (ایضاً)

سرحد اور آزاد قبائل کو پاکستان میں شامل کرانے کے لیے جو مشہور ریفرنڈم ہوا تھا اس کے لیے جو پیغام دیا گیا تھا اس میں تو صاف صاف یہ کہا گیا ہے کہ جو لوگ پاکستان میں اسلامی نظام کے علاوہ کسی اور نظام کی بات کرتے ہیں وہ جھوٹے ہیں۔ چنانچہ اس میں کہا تھا کہ:

''اب یہ زہریلا پروپیگنڈہ شروع کیا ہے کہ پاکستان کی دستور ساز اسمبلی شریعت اسلامی کے بنیادی اصولوں کو نظر انداز کردے گی۔ آپ اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں یہ سراسر جھوٹ ہے اور فریب ہے''۔ (ایضاً)

اب مناسب معلوم ہوتا ہے کہ قائد اعظم کے دست راست عالم دین علامہ شبیر احمد عثمانیؒ کے اپنے خیالات کا کچھ حصہ بھی پیش کردیا جائے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

''ہم ایک ایسی اسلامی مملکت تعمیر کرنا چاہتے ہیں جس کی بنیاد اسلام اور قرآن کے اصولوں پر رکھی جائے، جس کی تعمیر میں تقویٰ اور دین شامل ہو۔ ہاں ایک ایسی اسلامی سلطنت جو آگے چل کر خلافت راشدہ کے نمونہ کی مثالی حکومت بن سکے۔ ہم پاکستان کو اسلامی عدل و انصاف کا گہوارہ بنانا چاہتے ہیں۔ ہم پاکستان کو کرۂ ارضی میں جنت ارضی بنانے کے آرزومند ہیں۔ ہم پاکستان کے ذریعہ خلافت اسلامیہ کا قیام واحیاء چاہتے ہیں ہاں ہم پاکستان ہی کے ذریعہ عہد صحابہ کے اسلامی اور قرون اولیٰ کے مسلمانوں کے حیات افروز اعمال کی یاد تازہ کرنا چاہتے ہیں ہمارا تو یقین ہے کہ ان شاء اللہ پاکستان کے ذریعہ ہی تمام اسلامی مملکتوں کا اتحاد اور خلافت اسلامیہ کا قیام عمل میں آئے گا۔''

اسی طرح مسئلہ کشمیر کی اہمیت پر بات کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''آج کے مقدس دن ہم کشمیر کے مسئلہ کو فراموش نہیں کرسکتے ہماری کوشش یہی ہے کہ یہ نازک مسئلہ ناخن تدبیر سے سلجھ جائے لیکن اگر گرہ آسانی سے نہ کھل سکے تو پھر اسے کھینچ کھینچ کر توڑ دیا جائے۔ تالا اگر چابی سے نہ کھل سکے تو پھر ہتھوڑے سے اسے توڑنا ہی پڑتا ہے۔ کشمیر کا مسئلہ عالم اسلام کا مسئلہ ہے اگر ضرورت پیش آئے اور استصواب رائے میں رکاوٹیں پیدا کی جائیں تو پھر آخری صورت جہاد ہی کی ہے ہمیں ہر قیمت پر کشمیر کو اسلام اور پاکستان کے لئے حاصل کرنا ہے۔ ملت پاکستانیہ اس بات کو اچھی طرح ذہن نشین کرے کہ کشمیر کے بغیر پاکستان مکمل نہیں ہے۔ پاکستان کی زندگی کے سرچشمے کشمیر میں ہیں۔ دشمن آسانی کے ساتھ کشمیر سے اپنا فوجی تسلط نہیں چھوڑے گا۔ ہماری حکومت اور ساتھ ہی پاکستان کے تمام مسلمانوں کا دینی فرض ہے کہ وہ کشمیر کے مظلوم اور سسکتے ہوئے اپنے کشمیری بھائیوں کی آہ و فریاد سنیں وہ ہمارا خون اور گوشت ہیں حالات کا تقاضا یہی ہے کہ جلد سے جلد ہم اپنے کشمیری بھائیوں کو استبداد سے نجات دلائیں اور کشمیر کو اسلام اور پاکستان کے لئے حاصل کریں۔ کشمیر کے بغیر پاکستان کی سلامتی خطرہ میں ہے۔'' (خطبات عثمانی)

ان اقتباسات سے آپ پر روشن ہوگیا ہوگا کہ اکابر قائدین پاکستان اس ملک میں کس طرح کا نظام چاہتے تھے؟ ان کی تمام تگ ودو کا مقصد کیا تھا؟ مسلم لیگ کے ساتھ مسلمانوں کی قلبی وابستگی کس بنیاد پر تھی؟

آج جس انڈیا کے ساتھ یاری لگانے کے چکر میں سلامتی پاکستان کو خطرے میں ڈالا جارہا ہے اور جس طرح اس ملک کی سیاست اور اقتدار کو سیکولرازم کے راستے پر ڈالنے کی کوششیں ہو رہی ہیں وہ یقیناً قابل مذمت ہیں، اس ملک کو بدامنی کی راہ پر وہ لوگ ڈالنے والے ہیں جو اپنے اختیارات کو غلط استعمال کرکے اور اس ملک کے عوام کی خواہشات اور دینی اقدار کو پس پشت ڈال کر اسلام دشمن قوتوں کے ہاتھوں کو مضبوط کرتے ہیں اور اسی طرح یقیناً وہ لوگ بھی اس ملک کے خیر خواہ نہیں ہیں جو مسئلہ کشمیر کو اس قوم کے دلوں سے نکال رہے ہیں!

☆......☆......☆